

وے میں تیری ہوگئی آں (سیزن 2)

از قلم رابعہ بخاری

مکمل ناول

سنا ہے وقت ہر زخم کا مرہم ہے جو آہستہ آہستہ گہرے سے گہرے زخم کو بھی بھر دیتا ہے لیکن آج وقت جتنی تیزی سے گزر رہا ہے اس بات کا اندازہ لگانا ناممکن ہے کہ وقت زخم بھر رہا ہے یا اس کی شدت میں اضافہ کر رہا ہے۔۔۔۔۔

لیکن اکثر اوقات وقت کی تیزی دل کے گہرے زخموں پر وقتی مرہم تو لگا دیتا ہے لیکن اس کی زخم کا درد اور سرسراہٹ ہر وقت محسوس ہوتی رہتی ہے۔۔

#ایک_سال_بعد:

زراب آج سفید روایتی فراک نما لباس میں ملبوس کالی سادی شال لپیٹے سر پر پگ پہنے شیشے کے سامنے کھڑے خود میں فیض خان کا عکس ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

آج بھی اس کی آنکھوں کے سامنے وہی منظر ناچ رہا تھا جو تقریباً ایک سال پہلے اس کے ہاتھوں سرزرد ہوا تھا۔۔۔

شیشے میں اپنے عکس کی بجائے وہ فیض خان کا دم نکلتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

آنکھوں میں درد لبوں پر خودی کہ ذات کا شکوہ اور بے چین نظروں سے وہ سب ہوتا دیکھ تو رہا تھا لیکن ماضی کی بھینک یاد کو درست کرنے سے قاصر تھا۔۔۔

اپنے اندر کے گردو غبار سے جوج ہی رہا تھا۔۔۔

کہ اچانک کسی کے اندر آنے کی آہٹ سے چونک گیا۔۔۔

مڑ کر دیکھا تو شیریں بی بی کو اندر آتے پایا۔۔۔

ماں واری اپنے بیٹے کے۔۔۔۔

ماں صدقے اپنے لال کے۔۔۔

ماشاء اللہ کس قدر حسین لگتا ہے تم اس میں۔۔۔

کہیں ہمرا نظر نہ لگ جائے تم کو۔۔۔

آؤ میں تم کو بد نظر کا کالا ٹیکا لگا دیتا ہے۔۔۔

شیرین بی بی جو اندر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

زراب کو اس لباس میں دیکھ کر خوشی سے پھولے نہ سمار ہی تھی۔۔۔

اتنے عرصے بعد وہ اپنا خواب پورا ہوتے دیکھ رہی تھی جو کبھی ان کے شوہر کی آنکھوں میں سجا تھا۔۔۔

زراب اب شیشے سے پیچھے ہو کر ان کی جانب بڑھا۔۔۔

اور آگے گردن جھکائے پیار لینے کو بڑھا۔۔۔

شیرین بی بی نے اس کو اپنے ساتھ لگایا اور سر ہاتھ میں تھامتے ماتھے پر پیار بھرا بوسہ دیا۔۔۔

اور خوب بالائیں دعائیں دی۔۔۔

آپ کیوں آئی خود یہاں؟؟؟

مجھے بلا لیتی آپ۔۔۔

زراب سوچ کے بھنور سے خود کا دامن بچاتے بمشکل مسکراتے بولا۔۔۔

کیوں؟؟

ہم کیوں نہ آتا؟؟؟

اب تو تم ہمارے بیٹا ہونے کے علاوہ اس قبیلے کا ہونے والا سردار ہے۔۔۔

تو اب جیسا سب ویسا ہم بھی حکم مانے گا۔۔۔

شیرین بی بی کیلئے آج کا دن بہت بڑا تھا۔۔۔

آج فیض خان کی جگہ زراب خان سرداری جگہ پر بیٹھنے والا تھا۔۔۔

اور اس کی دست بردار کی رسم بھی کچھ دیر میں متوقع تھی۔۔

اماں اب ایسی بھی کوئی بات نہیں۔۔۔

آپ میں اور سب میں بہت فرق ہے۔۔۔

آپ میری امی ہو میری جان ہو میرے وجود کا باعث ہو۔۔۔

اور ہاں سردار بعد میں پہلے میں اپکا زراب ہو۔۔۔

زارب شیرین بی بی کی گالوں کو چھوتے ہوئے مسکرا کر بولا۔۔۔

اچھا بابا۔۔۔

اب تم چلوں ہمارے ساتھ۔۔۔

زنانہ خانہ میں سب عورتیں تمہارا انتظار کر رہا ہے ---

تمہاری نظر سے اٹلنا چاہتا ہے ---

اب چلوں ---

شیرین بی بی نے زراب کی بازو تھامی اور کہا ---

امی آپ چلے میں ذرا انا کو کال کر لو ---

اس کو تو بتاؤ نہ کہ آج میری دستبرداری ہے اور اس کو بھی شامل ہونا لازم ہے ---

زراب نے جلدی سے اپنا فون نکالا اور وٹس ایپ پر ویڈیو کال مل انا شروع کر دی ---

ارے او بابا ---

یہ کیسا بات کرتا ہے تم؟؟؟

وہ کیسے آسکتا ہے یہاں؟؟؟

شیرین بی بی زراب کی بات سن کر چلتے چلتے رک گئی ---

ارے میری بھولی اماں ---

یہ ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے ---

دور بیٹھے لوگوں سے اب ہم ویڈیو کے ذریعے بات بھی کر سکتے ہیں ---

زراب بتا رہا تھا جبکہ شیریں بی بی بغیر دلچسپی لیے سن رہی تھی۔۔۔

زراب ہم کا کچھ سمجھ نہیں آتا جو بھی کرنا کرو ہم انتظار کر رہا ہے تمہارا۔۔۔

شیریں بی بی ہاتھ جھاڑتی وہاں سے چلتی بنی۔۔۔

جبکہ زراب ان کی اس حرکت کو دیکھ کر مسکراتا رہا۔۔۔

اور پھر ویڈیو کال ملا دی۔۔۔



تم اٹھ رہے ہو کہ نہیں۔۔۔۔

انا کیچن سے باہر کی جانب بھاگتی چلاتی نکلی۔۔۔

اپنی اسی پنجابی حلّے میں کالے بالوں کو ہلکی سی چٹکی میں سموئے ہاتھ میں انڈے کی پیالی

تھامے وہ موجود تھی۔۔۔

کیا مسئلہ ہے انا؟؟؟

آبان نائیٹی ٹراؤزر ٹی شرٹ پہنے عائر کو گود میں اٹھائے کمرے سے باہر کو نکلا۔۔۔

مسئلہ۔۔۔۔۔

ابھی بتاتی ہو تمہیں میں مسئلہ کیا ہے مجھے؟؟؟

انا نے پیالی سلیپ پر رکھی اور ہاتھ میں لکڑی کا بیلن تھامے آبان کی جانب بڑھی۔۔۔

آبان نے انا کو بپھڑتے آتے دیکھا تو فوراً عاڑ کو صوفے پر بیٹھایا۔۔۔۔

اور تیز تیز صوفے کے گرد بھاگنے لگ گیا۔۔۔۔

عاڑ جو سرخ شرٹ اور بیلو شارٹ پینٹ میں تھا۔۔۔

سفید ننھے ہاتھوں سے دونوں کو یوں بھاگتا دیکھ کر تالیاں بجانے لگ گیا۔۔۔۔

آخر ہوا کیا ہے؟؟؟

کیوں مارنے پر تلی ہو مجھے تم؟؟؟

آبان کبھی ایک جانب کو بھاگتا تو کبھی دوسری جانب کو بھاگ نکلتا۔۔۔۔

کیوں نہ مارو۔۔۔۔

شادی سے پہلے کتنی محبت کتنے خواب۔۔۔۔

اور اب میں اکیلی معصوم ناشتہ بنا رہی ہو کوئی فکر ہے کہ تمھوڑی مدد کرو میری تم۔۔۔۔

انا ایک دم کی اور سانس بھرنے کو کمر ہر ہاتھ لٹکائے آبان کو تیکھی آنکھوں سے دیکھتی

بولی۔۔۔۔

ہائے اللہ۔۔۔۔

میری جان بس اتنی سی بات۔۔۔۔

لو ابھی آپ کا مجازی خدا آپ کو خوبصورت محبت رومینگ ناشتہ بنا کر کھلاتا ہو۔۔۔

آبان دونوں بازوؤں پر شان سے ہاتھ پھیرتا آگے کی جانب بڑھا۔۔۔

انا جو بس موقع کی تلاش میں ہی تھی فوراً جنگلی بلی کی طرح آبان کر جھپٹی۔۔۔۔

لیکن اس سے پہلے انا اس کو مارتی۔۔۔

آبان نے انا کی بازو تھامی بیلن والی بازو کو کمر سے لگایا۔۔۔

اور خود اس کے چہرے کو اپنے چہرے کے قریب کر لیا۔۔۔۔

دونوں کی گرم سانسیں ایک دوسرے کی سانس رفتاری کی گواہی دے رہی تھی۔۔۔

انا آبان کے اتنے قریب ہوئی تو آنکھ جھپکا سی گئی۔۔۔

دونوں کی دھڑکنیں بلند آواز سے ایک دوسرے کے کانوں کو گونج رہی تھی۔۔۔

پاکستان سے آئے ہوئے ہمیں ایک سال ہو گیا ہے۔۔۔

یہاں کے ماحول میں ڈوبے ہوئے بھی ایک برس ہو گیا۔۔۔

لیکن تمہاری یہ شرماسٹ نہ تب بدلی تھی نہ آج بدلی۔۔۔

جو آج بھی مجھے تمہارے سحر مبتلا کیے رکھتی ہے۔۔۔

آبان انا کے چہرے پر جھکا۔۔۔

جبکہ انا اس کو خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

آبان کی شرارتیں عروج پر تھی۔۔۔

کہ تبھی انا کا فون بجنے لگا۔۔۔۔

آبان چھوڑے۔۔۔۔

دیکھے کال آرہی ہے۔۔۔۔

انا آبان کو خود سے دور کرتے بولی۔۔۔

ہووووو ہائے ہائے ہائے ہائے۔۔۔۔

شوہر کو یعنی مجھے۔۔۔۔

یعنی مجازی خدا کو۔۔۔۔

بھلا کسی کیلئے ایسے دور کرتے ہیں کیا؟؟؟

آبان اس کو محبت سے دیکھتے بولا۔۔۔

فون کی گنٹی کی آواز عروج پر تھی۔۔۔

کہ تبھی دروازے پر بھی دستک نے شور مچایا۔۔۔

یاخدا۔۔۔۔

یہ سب ہمیں اکیلا کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔۔۔

ایک تو بمشکل سے ہی ہم دونوں ایک دوسرے کے قریب آتے اور اوپر سے یہ رقیب۔۔۔

آنا آبان کی بے چینی کو دین کر ہنسی لبوں میں دبائے کھڑی اسے دیکھتی رہی۔۔۔

آبان نے اس کی کھر کھر سنی تو دانت پیستے بولا۔۔۔

ہنس لو۔۔۔۔

ہنس لو۔۔۔۔

جیسے کہ میرے ہاتھ آنا نہیں تم نے کبھی۔۔۔

پھر لونگا پورا بدلہ۔۔۔۔

آبان منہ پھولائے آنا کو چھوڑتے دروازے کی جانب بڑھا۔۔۔

جبکہ آنا ہنستے ہوئے فون کی جانب بڑھی۔۔۔۔

ارے یہ تو زراب کی کال ہے۔۔۔۔

آنا فون دیکھتے بولی۔۔۔۔

آبان زراب کی کال ہے جلدی او۔۔۔۔

آنا نے آبان کو گاہ کیا جو دروازے کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

اور کال اٹھالی۔۔۔

السلام و علیکم۔۔۔

زراب کا چہرہ اب موبائل کی سکریں پر چمک رہا تھا۔۔۔

و علیکم السلام کیسے ہو آپ زراب؟؟

شیرین تائی کیسی ہے؟؟؟

انا خوشگوار انداز سے بولی۔۔۔

سب ٹھیک اللہ کا شکر۔۔۔

اماں بہت یاد کرتی آپ کو۔۔۔

آبان کو عائنہ کو۔۔۔

زراب مسکرا کر بولا۔۔۔

اچھا تائی کو میرا سلام۔۔۔

اور یہ بتاؤ کس بات کی تیاری ہے آج؟؟؟

انا زراب کو یوں سجا دیکھ کر بولی۔۔۔

زراب سن کر مسکرا دیا۔۔۔

آج میری دستربندی ہے۔۔۔

باؤ جی کی جگہ۔۔۔۔۔ زراب کہتے کہتے چپ ہو گیا اور چہرے پر مایوسی چھا گئی۔۔۔۔۔

انا بھی ایک دم چپ سادھ گئی۔۔۔

السلام وعلیکم انا کیسی ہو؟؟؟

ایک سفید شرٹ میں ملبوس لڑکی بھورے رنگ کے بال گلابی چہرے کی مالک بڑی بڑی
بھورے رنگ کی آنکھوں جیسی خوبصورتی چہرے پر معصومیت اور چلبلاہٹ سجائے وہ آنا کے
گردن پر اپنے ہاتھوں کا ہار بنائے لپک کر بولی۔۔۔۔۔

زراب جو خاموش تھا۔۔۔

ایک انجانی آواز سن کر موبائل کی تصویر کو دیکھنے لگ گیا۔۔۔

اور ایک دم رک سا گیا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔

میں ٹھیک ہو۔۔۔۔۔

تم کیسی ہو سمر؟؟؟

انا کے منہ سے نام سن کر زراب کے لب بے اختیار بول اٹھے۔۔۔۔۔

سمر!!!!

آبان آپ بات کرو زراب سے ذرا میں سمر سے کچھ بات کر لو۔۔۔۔

انا نے فون آبان کے ہاتھ تھمایا۔۔۔

اور خود عائز کے پاس صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

مجھے دو اسے انا۔۔۔

اتنے دن ہو گئے ہیں عائز بے بی سے نہیں ملی میں۔۔۔۔

سمر عائز کو گود میں اٹھائے اس کی گالوں سے کھیلنے بولی۔۔۔۔

زراب جو ابھی بھی اس کے سحر میں تھا۔۔۔

آبان کی آواز پر چونک گیا۔۔۔۔

کیا حال ہے تمہارا زراب؟؟؟؟

میں ٹھیک تم سناؤ؟؟؟ زراب نے کہا۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہو آج تمہاری دستار بندی؟؟؟

آبان نے کہا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔

تجھی کال کی تھی کہ تم سب لوگ میری دستار بندی دیکھ سکوں۔۔۔ زراب نے کہا۔۔۔

ہاں بہت اچھا کیا ہے۔۔۔۔

آبان مسکرا کر بولا۔۔۔

لگتا انا بڑی ہے کسی کے ساتھ؟؟؟

زارب نے اپنی نظر پیچھے کی جانب دیکھتے کہا۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔۔

وہ تو اپنی دوست کے ساتھ بیٹھی ہے۔۔۔

بس ابھی فری ہوگی تو تمہیں ہی فوراً کال کرے گی۔۔۔

آبان نے جواب دیا۔۔۔

ہاں چلوں ٹھیک ہے انتظار رہے گا پھر۔۔۔

فی ایمان اللہ۔۔۔

زارب نے کہتے ساتھ کال بند کر دی۔۔۔

جبکہ آبان بھی فون رکھ کر ان دونوں کی جانب بڑھ گیا جو خوش گپیوں میں مصروف تھی۔۔۔

دوسری جانب زراب فون کو ہتھیلی پر گھومائے فون میں نظر آنے والی پری کا سوچ سوچ کر
مسکرا رہا تھا کہ تبھی اسے شیریں بی بی کی آواز سنائی دی جو اسے باہر آنے کا کہہ رہی
تھی۔۔۔۔



ہاں جی تو کیا باتیں ہو رہی ہے دونوں سہیلیوں میں؟؟؟
آبان مسکراتا ہوا آیا اور انا کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔۔
انا نے اسے یوں اپنے ساتھ چپکتے دیکھا تو فوراً اس سے ہٹ سی گئی۔۔۔۔
آبان اس کا یہ رویہ دیکھ کر عجیب سا منہ بنائے دیکھنے لگا۔۔۔۔
کیا ہوا انا بھائی سے کوئی لڑائی چل رہی ہے کیا تمہاری؟؟؟ سمر جو عاڑ کے ساتھ لگی ہوئی تھی
انا کے رویے کو دیکھ کر بولی۔۔۔۔

لوں جی۔۔۔۔

سمر تمہیں آج تک پتہ نہیں چلا کیا۔۔۔۔

یہ میڈم جب چاہے بناء لڑائی کے بھی منہ بنا سکتی ہے۔۔۔۔

نکاح میں یہ شرط بھی تھی ان کی ---

آبان ٹیڑھے منہ سے بولتا ہوا ناراضگی ظاہر کرتے اٹھا۔۔۔

ہوووووووو۔۔۔۔۔

یہ کب تمہا نکاح میں؟؟

اور کب کی یہ شرط؟؟؟

انا آبان کی بات سن کر آنکھیں نکالے اسے دیکھتی بولی۔۔۔

بتاؤ تمہیں میں کب تھی یہ؟؟؟؟

آبان بچوں کی مانند تیزی سے اس کی جانب بڑھا۔۔۔

اب دونوں ایک دوسرے کو غصے سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

سمر اور عائزہ دونوں ہی منہ کھولے ان کی خوبصورت نوک جھونک سے لطف انداز ہو رہے تھے۔۔۔

اچھا بس بس۔۔۔

اور کتنا لڑو گے آپ دونوں۔۔۔

سمر ان دونوں کے درمیان آئی اور مسکراتے بولی۔۔۔

میں نہیں لڑ رہی / لڑ رہا۔۔۔

دونوں ہی ایک ساتھ چھبتی آنکھوں سے سمر کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

سمر واپس معصوم سامنہ بنائے جہاں سے اٹھی تھی جا بیٹھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انا منہ موڑے وہاں سے کیچن کی جانب بڑھی۔۔۔

آبان اسے یوں جاتا دیکھ کر اس کی نقل اتارتے

ہمہ ہمہ کرنے لگا۔۔۔

بابا بابا بابا۔۔۔۔۔

توبہ ہے بھائی۔۔۔

آپ دونوں اتنی محبت کرتے ہیں ایک دوسرے سے۔۔ کہ کیا کیا نہیں کیا آپ نے؟؟؟

پھر بھی اتنی نوک جھوک لڑائی؟؟؟

کیوں؟؟؟

سمر اس کی جانب متوجہ ہوتے بولی۔۔۔

آبان خوشگوار انداز سے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

نہیں سمر۔۔۔

اسے نوک جھوک نہیں کہتے بلکہ یہ بھی پیار کی ایک قسم ہے۔۔۔
اگر ہم مسلسل صرف پیار پیار ہی کرتے رہے تو یقیناً جانو ایک دوسرے سے اکتا جائے
گے۔۔۔

لڑائی ہی ہے جو ہماری محبت کو تازہ کرتی ہے۔۔۔
وہ لڑتی ہیں منانا اور جب میں ناراض ہوتا تو وہ مناتی۔۔۔
اسی طرح ہماری محبت کی خوشبو اور تازگی نرقرار رہتی ہے۔۔۔
آبان کی بات سن کر سمر نے حامی میں سر ہلایا۔۔۔
یہ تو بہت ہی اچھی بات کی ہے آپ نے آبان بھائی۔۔۔
سمر نے جواب دیا۔۔۔۔
آجاؤ سب ناشتہ تیار ہے۔۔۔۔
سزائے آبان بندر کہ۔۔۔۔
انا کیچن سے سر نکالے اونچی آواز سے بولی۔۔۔

اے۔۔۔۔

بندر کس کو بولا؟؟؟

آبان اس کی آواز پر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

جس کو برا لگا اسے ہی کہا۔۔۔۔

انا ایک بار پھر کچن سے سر نکالے بولی۔۔۔

بابا بابا بابا بابا بابا۔۔۔۔

یقین جانئے بھائی آپ دونوں کی جوڑی میرے لیے ایک بہترین خوشگوار زندگی کی مثال ہے۔۔۔

ایسے ہی رہے ہمیشہ۔۔۔

سمر ہنستی ہوئی کچن کی جانب بڑھی۔۔۔

جہاں انا ڈائننگ ٹیبل پر ناشتہ لگا چکی تھی۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں بندر لگتا ہو کیا؟؟؟

آبان کچن کی جانب بڑھتے ہوئے دیوار پر گئے شیشے میں خود کے چہرے پر ہاتھ بوتے بولا۔۔۔

مجھ سے پوچھ لے میں بتا دیتی ہو اپکو؟؟؟

انا سلاٹس منہ میں دبائے بولی۔۔۔

جبکہ آبان بس دانت پیستے رہ گیا۔۔۔

اور کرسی کھینچ کر براجمان ہو گیا۔۔۔

اچھا بھائی اب بس۔۔۔

میں یہاں ایک ضروری بات کرنے کو آئی تھی لیکن آپ دونوں تو بس۔۔۔۔

سمر مایوسی سجائے بولی۔۔۔

انا نے آبان کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

جس پر آبان نے لاعلمی سے کندھے اچکاتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔

اچھا ایسا کرو مجھے دو عائر دو۔۔۔

میں اسے ناشتہ کھلا دو۔۔۔

اور تم بتاؤ آخر کیا بات کرنی تھی؟؟؟

انا نے عائر کو گود میں بھرا اور اسے چھوٹے چھوٹے ڈبل روٹی کی بائیس کھلانے لگ گئی۔۔۔۔

سمر کچھ دیر خاموش رہی۔۔۔

وہ آبان بھائی دراصل!!!!

سمر بوٹے ہچکچا رہی تھی۔۔۔

ہاں بولو سمر۔۔۔

کیا ہوا ہے کیا بات ہے؟؟؟

شہر ماؤ مت بہن کہا ہی نہیں مانا بھی ہے۔۔۔

بولو کیا بات ہے؟؟؟

آبان اس کی جانب سنجیگی سے دیکھتے بولا۔۔۔

ہاں بولو سمر۔۔۔

انا بھی اسے کہتے بولی۔۔۔

بھائی مجھے پاکستان دیکھنا ہے۔۔۔

میں آج تک نہیں گئی پاکستان۔۔۔

مجھے وہاں کی روایات وہاں کے خوش مزاج لوگ ان کی اپنائیت اور محبت بھری فضا دیکھنی محسوس کرنی ہے۔۔۔

ابو پاکستان سے تھے یہاں آئے محبت کی شادی کی اور یہی کہ ہو چلے۔۔۔

امی ابو کو چھوڑ کر چلی گئی کسی اور کی محبت میں۔۔۔

اور ابو نے واپس پلٹ کر بھی پاکستان نہ دیکھا۔۔۔

سمر اپنی زندگی کی تلخ کہانی انا اور آبان کے سامنے رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

اور آنکھوں میں نمی اتر آئی۔۔۔

انا عائر کو آبان کی گود میں ٹکائے سمر کے ساتھ کھڑی ہوئی اور اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔

بس سمر۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

یہ بس نصیب کا کھیل۔۔۔

انا سمر کو حوصلہ دیتے بولی۔۔۔

اچھا تو بس پھر ہم دو دن بعد ہی پاکستان کیلئے نکلے گے۔۔۔

ٹھیک ہے ناں انا؟؟؟

آبان انا کو مسکرا کر دیکھتے کہا۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔

بلکہ میں تمہیں اپنے گاؤں بھی لے کر جاؤں گی۔۔۔

بالا کوٹ۔۔۔

بہت ہی خوبصورت حسین جگہ ہے۔۔۔۔

انا کرسی کھینچتے اس کے سامنے جا کر بیٹھ گئی۔۔۔

ہاں سچی۔۔۔

آپ سچ میں لے کر چلے گئے مجھے پاکستان؟؟؟

سمر بے یقینی سے مسکراتے بولی---

ہاں ہاں کیوں نہیں----

بس اب پیکنگ کرو آپ----

آبان ٹکٹس کروادے گا ہماری---

ٹھیک ہے----

انا سمر کی گالوں کو چھوتے ہوئے بولی---

جس پر وہ مسکرا گئی اور ناشتہ کرنے لگ گئی---



زراب کی دستار بندی بہت ہی اچھے طریقے سے ہوئی---

شیرین بی بی تو بس زراب پر واری صدقے ڈال رہی تھی---

جبکہ انا اور زراب دونوں ہی لائیو کال ویڈیو کے ذریعے دستار بندی کی رسم میں موجود تھے---

دستار بندی سے جب زراب فارغ ہوا تو اپنا روایتی وزنی لباس اتار کر سیدھا بیڈ پر گر گیا---

اففففف سکون ملا کھلے سادا لباس میں---

ناجانے باؤ جی پورا پورا دن اس لباس میں کیسے گزار لیتے تھے؟؟؟

ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اسے پھر سے باؤ جی کی یاد آگئی۔۔۔

کوشش کرونگا باؤ جی آپ جیسا بننے کا آپ جیسا سردار بننے کا۔۔۔

میں تو بس اپکا ایک ہی روپ دیکھا تھا معلوم نہیں تھا کہ سردار صرف غنڈہ گرد کا نام نہیں۔۔۔

اج جب لوگ آپکی تعریف کا گن گاتے ہیں تو خود سے ہی شرمندہ ہو جاتا کو اپنی سوچ سے گھن

آتی ہے مجھے اب۔۔۔۔

ایک ننھا سا آنسو کنپٹی سے بہتا تکیے میں سمو گیا۔۔۔۔۔

ایک لمبی گہری سانس بھری اور سونے کیلئے آنکھیں موندھے لی۔۔۔۔۔

کچھ لمحے گزرے ہی تھے کہ تبھی کوئی سایہ آنکھ سے گزرا۔۔۔۔۔

السلام و علیکم انا کیسی ہو؟؟؟

ایک آواز کان میں گونجی۔۔۔۔۔

اور مسکراہٹ بھی آنکھوں میں جھلک گئی۔۔۔

چونکتے ہوئے اٹھ بیٹھا اور اس عکس کا سوچنے لگ گیا۔۔۔۔۔

سمر!!!!!!

اور ایک محبت بھری آواز منہ سے نکلی۔۔۔۔

اور پھر واپس تکیے کو بازوؤں میں سموئے وہ اپنی میٹھے خوابوں کو بننے لگ گیا۔۔۔



سمر سارا سامان رکھ کیا ناں؟؟؟؟

انا سمر کو گاڑی میں سوٹ کیس رکھتے بولی۔۔۔

ہاں سب رکھ لیا ہے۔۔۔

جیسا تم نے کہا تھا شلوار قمیض ڈوپٹہ سب۔۔۔

سمر ایک فرما بردار بچی کی مانند بولی۔۔۔

بلکل ٹھیک کیا اچھا اب یہ عائر کو پکڑو اور گاڑی میں بیٹھو۔۔۔

میں گھر کو لاک لگا کر آئی۔۔۔

انا عائر کو تھما کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

جہاں آبان سفید شلوار قمیض پہنے آستینیں چڑھائے باہر کو آ رہا تھا۔۔۔

انا آبان کو یوں آتے دیکھا کر رک گئی۔۔۔

ماشاء اللہ 😍

انا چوٹی موٹی کی طرح شرماتے ہوئے بولی۔۔۔۔

آبان ایک دم رک گیا اور اس کے چہرے تاثرات دیکھ کر آنکھ اچکائے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

کیا ہے؟؟؟؟

آبان بے رخی سے بولا۔۔۔

بہت کیوٹ لگ رہے ہو قسمیں۔۔۔۔

انا بلش کرتے بولی۔۔۔

وہ تو میں ہو اس کے علاوہ؟؟؟؟

آبان دونوں بازوؤں کو جوڑتے بولا۔۔۔۔

اور یہی کہ ایسے ہی رہا کرو تاکہ میرا پیار بھرتا جائے تمہیں دیکھ دیکھ کر 😍۔۔۔۔

انا اس کے قریب ہوتے گلے ہر اپنی بازوؤں کا ہار بناتے بولی 😍۔۔۔۔

کیوں؟؟؟

جس کو مجھے قبول کرنا ہے ہر صورت میں قبول کرنا ہے 😐۔۔۔۔

آئی سمجھ۔۔۔

اور ویسے بھی میں اپنے سسرال جا رہا ہوں اب جیسا دیس ویسا بھیس تو ہو گا نا۔۔۔

آبان انا کے ہاتھوں کو خود سے دور کرتے آگے کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔۔

ناراض ہو؟؟؟؟؟

انا آبان کا ہاتھ تھامے بولی۔۔۔۔

کیوں؟؟؟

میری ناراض سے کوئی فرق پڑتا بھی ہے تمہیں؟؟؟

جاؤ دروازے کو لاک لگاؤ 😞۔۔۔۔

آبان منہ بسورے ناک پر غصہ چڑھائے گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

جبکہ انا وہی کھڑی اس کی بے رخی کو دیکھنے لگ گئی۔۔۔۔



ایئر پورٹ پر آبان سب کی ٹکٹس کی کنفرمیشن کروا کر انا اور سمر کی جانب بڑھا۔۔۔۔

چلے سب اب۔۔۔۔

آبان نے کہا اور آگے کو بڑھ گیا۔۔۔۔

انا اور سمر بناء کچھ بولے اس کے پیچھے کو چل پڑی۔۔۔۔

جہاز میں سب بیٹھ چکے تھے۔۔۔۔

اپنی اپنی نشست پر بیٹھے سب اڑان بھرنے کو تیار تھے۔۔۔

انا آبان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔۔

جبکہ سمر سامنے والی کرسی پر ہی کسی خاتون کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

اور عائر بھی اس کی گود میں موجود تھا۔۔۔۔

آبان دوسری جانب منہ کرے بیٹھا تھا۔۔۔

جبکہ انا اسکی خفگی کو بہت محسوس کر رہی تھی 😞۔۔۔۔

آبان۔۔۔۔

انا نے اسے بلایا۔۔۔۔

ہاں تو تم نے زراب کو بتایا کہ ہم آرہے ہیں؟؟؟

آبان نے فوراً اس کی بات کو کاٹا اور کہا۔۔۔۔

انا ایک دم رک گئی۔۔۔

ن۔۔۔۔ نہ۔۔۔۔ نہیں۔۔۔

نہیں بتایا 😞۔۔۔۔

انا فوراً پیچھے کو ہو گئی۔۔۔۔

کیون؟؟ آبان بناء دیکھے بولا۔۔۔

وہ میں نے سوچا سرپرائز دے گے انہیں۔۔۔۔

انا انگلیوں کو کھیلاتے بولی۔۔۔

صحیح ہے۔۔۔۔

آبان پھر دوسری جانب چہرہ کرتے بولا۔۔۔۔

جبکہ انا بس اس کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔

بس اب ہم پاکستان پہنچ جائے۔۔۔

آپ کو منا لوگی۔۔۔۔

جیت لونگی پھر سے جیسے ہر بار جیتی ہو 😊۔۔۔

انا دل ہی دل میں امنگ جگائے بولی۔۔۔۔

اور پھر یوں ان کے جہاز نے اڑان بھری۔۔۔۔



بالاکوٹ میں سورج کی کرنیں پر بادلوں کی بھاگم دور جارہی تھی۔۔۔

کبھی بادل کرنوں کو خود میں چھپا لیتے تو کبھی کرنیں اپنا دامن چھڑائے بادلوں کی اوٹ سے باہر آنے میں کامیاب ہو جاتی۔۔۔

انہی آنکھ مچولی نے بالاکوٹ کہ فضا کو محبت اور دلکش فضا سے مہکا دیا تھا۔۔۔۔

کمرے میں بیڈ پر اوندھے منہ لیٹے زراب کے موبائل پر اچانک کسی کی کال نمودار ہوئی۔۔۔ مسلسل آواز بڑھتی چلی گئی۔۔۔

اور زراب نیند کی وادی سے کودتا ہوا باہر کو آگیا۔۔۔

آنکھوں کو ملتے ہوئے وہ بمشکل اٹھنے کی کوشش کر کے پاس پڑے موبائل کو تھام لیا۔۔۔

نیند سے بھری آنکھوں سے موبائل کی سکرین پر نظریں جمائی تو سامنے انا کا نمبر چمکتا پایا۔۔۔

انا۔۔۔۔

انا کی کال اس وقت؟؟؟؟

زراب فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا اور فون کان سے لگا لیا۔۔۔

السلام وعلیکم۔۔۔

انا کیسی ہو؟؟؟

زراب آج بھی اسے اسی محبت سے ہی بات کرتا تھا۔۔۔

وعلیکم السلام زراب۔۔۔

میں ٹھیک ہو۔۔۔

بس یہ پوچھنا تھا۔۔۔

کہ کتنی دیر میں ایئر پورٹ پہنچ سکتے ہو؟؟؟

انا تجبسی انداز سے بولی۔۔۔

یہی کوئی آدھے گھنٹے میں پہنچ سکتا ہو۔۔۔۔

زراب نے بناء سوچے جواب دیا۔۔۔

ہاں تو ٹھیک پھر۔۔۔۔

آجاؤ لینے پھر میں اور آبان ایئر پورٹ پر کھڑے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

انا کی بات سننے کی ہی دیر تھی زراب چھلانگ کھاتا بیڈ سے اتر آیا۔۔۔۔

انا کیا تم؟؟؟

سچ؟؟؟

مطلب دیکھو جھوٹ تو نہیں بول رہی ناں؟؟؟

پچھلی بار کی طرح؟؟؟

زراب شش و پچ سے بے چینی سے بولا۔۔۔

انا نے زراب کی بات سنی تو زور دار قمقہ مارتے بولی۔۔۔

ہاہاہاہاہا ارے نہیں بابا ایسا کچھ نہیں۔۔۔

میں سچ کہہ رہی ہو۔۔۔

بلکہ یہ ایئر پورٹ کی آواز سن لو۔۔۔

انا نے فون ہوا میں لہرایا۔۔

زراب نے ہو سٹس کی آواز سنی تو اسے یقین آیا کہ انا سچ بول رہی ہے۔۔۔

انا بس مجھے آدھے گھنٹے کا وقت دو۔۔۔

بلکہ مین بس پندرہ منٹ میں پہنچ رہا ہو وہاں۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

زراب نے تیزی سے کہا اور فون بند کر کے پاس پڑی اپنی قمیض کو پہن لیا اور گاڑی کی چابی

تھامے باہر کی جانب بھاگا۔۔۔

شیرین بی بی جو اسی کے کمرے کی جانب آرہی تھی۔۔۔

اسے یوں بھاگتا دیکھ کر پیچھے سے آواز دی۔۔۔

زراب ---

کدھر کو جاتا ہے اتنی تیز؟؟؟

نہ سلام نہ دعا؟؟؟

اماں بس آ رہا ہو بہت ضروری کام۔ ہے۔۔۔

آؤ گا تو آپ بھی بہت خوش ہوگی کچھ مہمان آرہے ہیں۔۔۔

ناشتہ تیار کروائے بس آپ۔۔۔

زراب تیز تیز بولتا ہوا گیراج کی جانب بھاگ کھڑا ہوا۔۔۔

گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی بھاگا دی۔۔۔

توبہ ہے اس لڑکے کا کچھ سمجھ نہیں آتا۔۔۔

اتنا بھی کیا جلدی اس کو۔۔۔

شیرین بی بی اسے یوں جاتا دیکھ کر بول اور واپس اندر کو ہو گئی۔۔۔



فلائٹ لینڈ کر چکی تھی۔۔

آبان پورے راستے انا سے خفا ہی رہا۔۔۔
انا نے کئی بار اسے اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔۔۔
اب بھی آبان سمر کے پاس کھڑا عائر کے ساتھ لگا ہوا تھا۔۔۔
جبکہ انا زراب۔ کو کال کر رہی تھی۔۔۔
کال سے فارغ ہوئی تو ان کے پاس چلی گئی۔۔۔
انا کردیا کال آپ نے؟؟؟
سمر انا کو آتے دیکھا کر بولی۔۔۔
ہاں کردیا ہے آ رہا ہے زراب بس پندرہ منٹ میں۔۔۔
انا نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔
آبان جو پاس کھڑے سب سن رہا تھا بولا۔۔۔
حیرت ہے۔۔۔
آدھے گھنٹے کا سفر وہ پندرہ منٹ میں کرے گا۔۔۔
آبان جے بنے لہجے سے بولا۔۔۔
انا نے آبان کی بات سنی تو اس کی جانب غیر متوقع انداز سے دیکھا۔۔۔

ظاہر سی بات ہے کزن ہے میرا۔۔۔

خوش تو ہوا ہوگا میرے آنے پر۔۔۔

انا نے دبی دبی آواز سے کہا۔۔۔

جی کزن۔۔۔۔۔ آبان کزن ہر زور دیتے بولا۔۔۔

وہی کزن جو آپکی محبت میں پوری عمر گرفتار رہا۔۔۔

آبان اب تلخی پر ابھر آیا اسے پاس کھڑی سمر کا بھی خیال نہ رہا کہ وہ کیا بول رہا ہے۔۔۔

آبان۔۔۔۔۔ انا آبان کی جانب دیکھتے بولی۔۔۔

بس کر دے اب پلیز۔۔۔۔۔

بہت ہو گیا اب۔۔۔۔۔

انا روہانسی ہوتے بولی۔۔۔

اوہ۔۔۔

بھائی انا آپ دونوں کیوں لڑ رہے ہیں اتنا۔۔۔

سمر جو پاس کھڑی تلخ بھرے ماحول کو محسوس کر رہی تھی بولی۔۔۔

میں نہیں لڑ رہی سمر۔۔۔

پورے راستے سے آب تک ایسا ہی منہ بنا ہوا انکا۔۔۔

اور اب یہ باتیں۔۔۔

شرم نہیں آرہی ان کو کہ یہ کیا بول رہے مجھے۔۔۔

بیوی ہو میں ان کی کچھ تو لحاظ رکھے۔۔۔

انا کی آنکھوں میں آنسوں ابھر آئے جنہیں چھپانے کیلئے وہ فوراً وہاں سے چل پڑی اور کچھ دور جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

سمر انا کو یوں جانتا دیکھ کر آبان کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

کیا؟؟؟ آبان اس کی نظروں کے حصار کو توڑتے بولا۔۔۔

بھائی آپ سوچ کر بولا کرے۔۔۔

دل دکھا دیا ناں اسکا آپ نے۔۔۔

میکے آتے ساتھ ہی اس کو رلا دیا آپ نے۔۔۔

سمر بھی اب ڈانٹ کی کمان تمھارے آبان ہر نشتر چلاتے بولی۔۔۔

چھوڑو اسے۔۔۔

ڈرامے۔۔۔

آبان بھی منہ سو جائے دوسری جانب کو بڑھ گیا۔۔۔
جبکہ سمر اور عائزہ درمیان میں کھڑے کبھی انا کو دیکھتے تو کبھی آبان کو اور پھر وہی مایوسی سے
کھڑے ہو گئے۔۔۔



زراب تیز گام مانند ائیر پورٹ پر پہنچ ہی گیا۔۔۔
جہاں انا آبان کے ساتھ کھڑی اسی کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔
انا بھی زراب کو آتے دیکھا کر آگے کو بڑھی تاکہ اسے اپنا بتا سکے۔۔۔۔
زراب نے اپنی گاڑی ان کے سامنے روکی۔۔۔
اور پھر گاڑی سے نکلتے ہوئے سب سے پہلے انا کی جانب بڑھا۔۔۔۔
السلام و علیکم انا کیسی ہو؟؟؟

زراب نے خوشی سے پھولے نہ سماتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے آگے بڑھا دیا۔۔۔
آبان جو پاس کھڑا سب دیکھ رہا تھا جل بھن سا گیا۔۔۔۔
انا نے آبان کی جانب دیکھا۔۔۔

لیکن پھر اس کو مزید چڑانے کی غرض سے اپنا ہاتھ زراب کے ہاتھ میں رکھ دیا۔۔۔۔

آبان درمیان میں کھڑا بازو باندھے دونوں کے ہنستے چہرے کو بدیدی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

میرے خیال سے ہم بھی ہے یہاں؟؟؟

آبان آگے کی جانب بڑھا اور انا کا ہاتھ زراب کے ہاتھ سے کھینچتا ہوا اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے کر بولا۔۔۔۔

جی جی آپ کو کیسے بھول سکتے ہیں ہم۔۔۔۔

زارب مسکراتے ہوئے اس کی جانب بڑھا اور بغل گیر ہوا۔۔۔۔

نہیں مجھے لگا شاید صرف کزن کی محبت کھینچ کر لائی تمہیں یہاں ہم تو بس درمیان میں یونہی آگئے۔۔۔۔

آبان طنزیہ لہجہ اپنائے مسکراہٹ دیتے بولا۔۔۔۔

زارب کو انا کا لہجہ بہت عجیب لگا لیکن وہ مزید کچھ نہ بولا۔۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ انا۔۔۔۔

عائز کہاں ہے؟؟؟

زارب اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔

عائز۔۔

انا پیچھے کو چہرہ کرتے بولی۔۔۔

وہ دیکھو سمر کی گود میں ہے عائز۔۔۔

انا نے سمر کی جانب اشارہ کرتے کہا۔۔۔

جو نیوی بیلو کرتی شلوار میں ملبوس ہنستی ہوئی ان کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

زرا ب منہ کھولے کھڑا سمر کو آتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

جو اب انا اور آبان کے درمیان کھڑی مسکرا رہی تھی۔۔۔

السلام و علیکم۔۔۔۔

سمر دھیمے لہجہ سے بولی۔۔۔

و۔۔۔۔۔ و علیکم السلام۔۔۔۔

زرا ب خودی میں گم سمر کو دیکھتے بولا۔۔۔

زرا ب یہ میری دوست ہے سمر۔۔۔

جس دن کال آئی تھی تم یہی آئی تھی ملنے ہم سے۔۔۔

اور سمر یہ میرا کزن اور اب قبیلے کا سردار بھی۔۔۔

انا مسکرا کر دونوں کا تعارف کرواتے بولی۔۔۔

کیسی ہے آپ سمر؟؟؟ زراب لاش کرتے بولا۔۔۔

الحمد للہ آپ سنائیں؟؟ سمر بھی متوقع انداز سے بولی۔۔۔

اگر آپ سب کا ملنا ہو گیا ہو تو چلے اب۔۔۔۔

یقین جانئے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔ انا عائر کو پکڑے گاڑی کی جانب بڑھتے بولی۔۔۔۔

سمر مسکراتی ہوئی زراب کے ساتھ قدم بہ قدم بڑھاتے چل پڑی۔۔۔

جبکہ آبان منہ سو جھائے وہی کھڑا انا اور زراب کی بے تکلفی کو سوچ سوچ کر جیلیس ہو رہا

تھا۔۔۔

اور پھر بوجھل انداز سے گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

انا زراب کے ساتھ اگلی نشست پر بیٹھ گئی جبکہ آبان عائر کو گود میں لیے سمر کے ساتھ بیٹھ

گیا جو باہر کے نظاروں سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔۔۔



گاڑی گیراج کی جانب بڑھی تو شیریں بی بی کو سامنے ہی کھڑا پایا جو انجان مہمانوں کے

استقبال کو کھڑی تھی۔۔۔۔

لیکن انا کو گاڑی سے باہر آتا دیکھ کر ان کے چہرے پر خوشی چمک اٹھی۔۔۔

انا تیز قدم بڑھاتے ہوئے سر پر ڈوپٹہ سنبھالے ان کی جانب بڑھی اور اپنا سر ان کے آگے جھکا لیا۔۔۔

شیرین بی بی نے انا کے سر پر اپنے لب رکھے۔۔۔
السلام وعلیکم

کیسی ہے تائی اماں؟؟؟

انا مسکراتی ان کو دیکھتے بولی۔۔۔۔

وعلیکم السلام انا۔۔۔

تم کب آیا؟؟؟

اور ہم کو کسی نے بتایا بھی نہیں؟؟؟

شیرین بی بی زراب کو آتے دیکھ کر بولی۔۔۔۔

ہم نے ہی منع کیا تھا تائی ماں ورنہ آپ کے چہرے کی اچانک خوشی کو کیسے دیکھ پاتی

میں۔۔۔۔

انا بولی۔۔۔

آبان اور سمر جو پیچھے آرہے تھے اب شیریں بی بی کے سامنے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

شیریں بی بی نے اپنا شفقت بھرا ہاتھ آبان کے سر پر رکھا اور ڈھیر و ڈھیر دعائیں دی۔۔۔۔

اب باری سمر کی تھی جو پیچھے کنفیوز سی کھڑی تھی۔۔۔۔

انا شیریں بی بی کے گلے پر ہاتھ لٹکائے کھڑی ہوئی۔۔۔۔

تائی ماں دیکھے میں اپکی ایک اور بیٹی کو لائی ہو۔۔۔۔

سمر نام ہے اسکا اور خاص کر آپ سے ملنے کو آئی ہے یہاں پاکستان۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔ شیریں بی بی مسکرا کر سمر کی جانب بڑھی اور پھر اس کے ماتھے ہر بوسہ دیا۔۔۔۔

پھر تو یہ ہمارا خاص والا مہمان ہے۔۔۔۔

آجاو اب کھانا تیار ہے مل کر کھاتے سب۔۔۔۔

تم سب تھک گیا ہونا۔۔۔۔

دوپہر کا کھانا کھا کر آرام کرنا کچھ دیر اور پھر شام کا قہوہ ہمارے ساتھ۔۔۔۔

شیریں بی بی سب کو پورے دن کی روٹین بتاتے بولی۔۔۔۔

اور سب ان کے پیچھے کو چل پڑے۔۔۔۔



کھانا کھانے کے بعد انا کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

جہاں پہلے سے ہی آبان عائر کو سلا چکا تھا اور اب خود بیڈ پر آنکھیں موندھے لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔

انا کمرے میں داخل ہوئے تو اسے یوں لیٹا دیکھ کر پل بھر کو رک گئی۔۔۔

لیکن پھر شیشے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔

اور کانوں کو بوندوں سے آزاد کرنے لگ گئی۔۔۔۔

آبان کو کھٹ پٹ کی آواز آرہی تھی۔۔۔

تھوڑی سی آنکھیں کھولی تو انا کو شیشے کے سامنے کھڑا پایا۔۔۔

آبان کا۔ تھا کہ وہ سارے شکوے اس کے سامنے رکھ دے۔۔۔

لیکن وہ انا کو اڑانا چاہتا تھا۔۔۔

انا جیولری اتارنے کے بعد واش روم کی جانب بڑھی اور پھر کھلے ڈھیلے لباس پہنے واپس باہر کو

آگئی اور سکون کا سانس بھرا۔۔۔۔

آبان ابھی ابھی ویسے ہی لیٹا سونے کا بہانہ کر رہا تھا۔۔۔

انا بیڈ کی جانب بڑھی اور پھر آبان کی دوسری جانب لیٹ گئی اور چہرہ بھی اسی کی جانب کر
لیا۔۔۔۔

اتنی بے رخی کیوں آبان؟؟؟

انا آہستگی سے آبان کو دیکھتے بولی۔۔۔۔

آبان سب سن کر بھی کچھ نہ بولا اور یونہی آنکھیں موندھے لیٹا رہا۔۔۔۔

اتنی کمزور محبت تو نہ تھی۔۔۔۔

ہماری محبت تو دنیا سے بھی لڑ گئی تھی۔۔۔۔

لیکن اب یہی محبت ہمیں سکون سے جینے کیوں نہیں دے رہی۔۔۔۔؟؟؟ انا کی آنکھوں سے
آنسو بہنے لگ گئے اور وہ اپنی سسکیوں کو دبانے کی خاطر فوراً اٹھ کھڑی ہوئی اور باہر کو نکل
پڑی۔۔۔۔

آبان انا کی آواز سن چکا تھا۔۔۔۔

بہت غلط کر رہا ہو میں۔۔۔۔

بہت غلط۔۔۔۔

آبان بے چینی سے بولتا ہوا اٹھ بیٹھا۔۔۔۔

اور عائز کو دیکھ کر وہ بھی انا نے پیچھے کو ہو گیا۔۔۔

کمرے سے باہر نکل کر وہ ارد گرد انا کو ڈھونڈنے لگا۔۔۔۔

ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہ اب باہر کو آ رہا نکلا۔۔۔

نظر دہرائی تو انا کو نہ پایا لیکن اچانک ہی نظر انا پر پڑی۔۔۔۔

جیسے ہی آبان اس کو خود سے لگائے کو آگے کو بڑھا۔۔۔۔

زراب کو بھی انا کے پاس کھڑا پایا۔۔۔

جو شاید اس وقت اسے تسلیاں دینے میں مصروف تھا۔۔۔

آبان کے تو تم بدن میں جیسے آگ ہی جل اٹھی پاؤں پٹختا ہوا وہ انا کے پاس جا پہنچا۔۔۔

انا جو اس وقت آنکھوں کو مل رہی تھی۔۔۔

آبان کو اپنے سامنے سرخ چہرے کے ساتھ کھڑا دیکھ کر چونک سی گئی۔۔۔

زراب بھی اس کی موجودگی پر ذرا سنبھل سا گیا۔۔۔

کیا ہوا آبان کچھ چاہیے تھا؟؟؟

زراب اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے بولا۔۔۔

نہیں کچھ نہیں چاہیے مجھے۔۔۔۔

بس جو میرا ہے اس کو لینے آیا ہو۔۔۔۔

زارب انا سمجھ آنے والی نظروں سے اسے دیکھتا دہا۔۔۔

آبان نے انا کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما۔۔۔

اور پھر اسے اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے چل پڑا۔۔۔

انا تو اس کے رویے پر بس سرپیٹتی رہ گئی لیکن کچھ نہ بولی۔۔۔



یہ کیا حرکت تھی آبان؟؟؟

انا جو پورے راستے کچھ نہ بولی۔۔۔

کمرے میں پہنچتے ساتھ ہی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑواتے ہوئے بولی۔۔۔

آبان جو پہلے سے ہی زہر آلود تھا اس کی جانب انگاری آنکھوں سے دیکھتے بولا۔۔۔

وہی جو تم اب باہر دیکھ کر آئی ہو۔۔۔

میری بات اپنے لیے باندھ لو انا۔۔۔

آبان انگلی دیکھاتے اسے وارن کرنے کے انداز سے بولا۔۔۔

مجھے یہ سب پسند نہیں۔۔۔

کہتے ساتھ ہی بیڈ کی جانب بڑھ پڑا۔۔۔

کیا پسند نہیں؟؟؟؟

انا نا سمجھی سے اس کی باتوں کو سوچتے بولی۔۔۔

زیادہ بچی بننے کی ضرورت نہیں تمہیں۔۔۔

تم جانتی ہو میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں۔۔۔۔

آبان بیڈ پر بیٹھا اور موبائل ہاتھ میں تھامے نظریں اس پر مرکوز کر لی۔۔۔

میں نہیں سمجھی کچھ اور نہ ہی کچھ جانتی ہوں۔۔۔۔

گول مول باتیں مت کریں پلیز۔۔۔

آپ صاف صاف بولیں کہ کیا کہنا چاہ رہے ہو؟؟؟

انا اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے بولی۔۔۔

آبان نے موبائل دوسری سائیڈ پر رکھا اور سیدھے ہوتے اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔۔

دیکھو انا۔۔۔

مجھے تمہارا زراب کے ساتھ یوں فری ہونا پسند نہیں۔۔۔

تم جانتی ہو تم اس کی پسند تھی۔۔۔
مت بھولو کچھ بھی جو ایک سال پہلے ہوا تھا۔۔۔
پلیز میرے صبر کا مزید امتحان مت لو۔۔۔
آبان آہستگی سے دھیمے لہجہ اپناتے اس کا ہاتھ تھامے بولا۔۔۔
انا جو سب کچھ سن کر بھی خاموش تھی اپنا ہاتھ آبان کے ہاتھ سے نکالے وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور
جانے کو پلٹی۔۔۔
کہ تبھی آبان نے جاتی انا کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔
انا ایک دم جھٹکے سے رک گئی۔۔۔
اپنا ہاتھ آبان کی گرفت میں پا کر پلٹی تو آبان کھڑا ہو چکا تھا۔۔۔
اور اب اس کے قریب تر آ رہا تھا۔۔۔
انا واپس دوسری جانب چہرہ کیے کھڑی ناراضگی کا اظہار کرنے لگی۔۔۔
آبان اس کے بگڑتے موڈ کو جان چکا تھا۔۔۔
اب انا کو آہستگی سے اپنی جانب کھینچنے لگا جو بناء کسی بل و حجت کے اسکے قریب آ گئی۔۔۔
ہاتھ چھوڑیں میرا آپ۔۔۔۔۔

انا معصومیت بھرے لہجے سے شکوہ کناں ہوئی۔۔۔

آبان کے چہرے پر رنگین مسکراہٹ سبھی۔۔۔

اب وہ اس کے ساتھ کچھ شرارت کرنے کے موڈ میں تھا۔۔۔۔

انا کی بات سنی تو ہاتھ میں موجود اس کی کلائی کو ہلکے سے مڑوڑا۔۔۔۔

انا کے منہ سے ہلکی سی کسک نکلی۔۔۔

آبان!!!!

وہ زور دیتے بولی۔۔۔

کیوں چھوڑوں تمہارا ہاتھ؟؟؟

چھوڑنے کیلئے تھوڑی پکڑا تھا ہاتھ۔۔۔

آبان انا کے قریب ہوا کہ اب اس کے لب انا کی آنکھوں کے قریب تھے۔۔۔۔

جو آبان کہ باتوں پر بھینگ چکی تھی۔۔۔

پلیز۔۔۔۔

چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔۔

انا مڑی اور اپنا ہاتھ آبان کی گرفت سے چھڑوانے کی کوشش کرنے لگ گئی۔۔۔۔

آبان انا کی بے تکی سی حرکت پر مسکرا نے لگ گیا۔۔۔

کہ اب اس کی ہنسی سے پورا کمرہ دھیمے دھیمے گونج رہا تھا۔۔۔

مذاق اڑاتے رہے ہیں آپ میرا؟؟؟؟

انا سرخ پڑتی نظروں سے آبان کو دیکھتے بولی۔۔۔۔

-----١١١١١١١١

نہیں نہیں۔۔۔

میں اپنی جان کا مذاق کیوں اڑاؤں گا۔۔۔

آبان اس کی جانب گہری نظروں سے دیکھتے بولا۔۔۔

دیکھیں جو بھی آپ کرنے کا سوچ رہے ہیں نا۔۔۔

اپنی سوچ میں ہی رکھیں۔۔۔

کیوں کہ مجھے ابھی آپ سے بہت نفرت ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

انا انکارے اگلتی جھلملا کر بولی۔۔۔

اچھا جی۔۔۔۔

پاس آئیں آپ ہم آپکا غصہ ابھی ختم کر دیتے ہیں۔۔۔

آبان نے دبی ہوئی ہنسی ابھاری اور پھر انا کو خود سے لگا لیا۔۔۔

انا کچھ دیر تو اس سے دفع کرتی رہی لیکن پھر آبان کی ہٹ دھرمی سے کچھ ہی دیر میں اس کی
بانہوں میں سمٹ گئی۔۔۔۔



انا کے جانے کے بعد زراب وہی کھڑا آبان کے رویے کے متعلق سوچ ہی رہا تھا کہ تبھی اس
کو پیچھے سے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔۔۔
مڑ کر دیکھا تو سمر کو آتے پایا۔۔۔
جو آسمان کی جانب چمکیلی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے شوخ چنچل انداز سے لطف اندوز ہو رہی
تھی۔۔۔۔

زارب وہی کھڑا اس کو دیکھ رہا تھا جو زراب کی موجودگی سے بے خبر اردگرد کی پہاڑیوں کو دیکھ دیکھ
خوش ہو رہی تھی۔۔۔۔

اچانک چلتے چلتے سمر کو کسی چیز سے ٹھوکر لگی اور وہ زمین پر گرنے لگی۔۔۔
گرنے کے ڈر سے سمر نے مضبوطی سے اپنی آنکھوں کو موند لیا۔۔۔

لیکن جب اسے زمین کی ٹھنڈک اپنے وجود پر محسوس نہ ہوئی۔۔۔

بلکہ برعکس زمین کی ٹھنڈک کے کسی کے ہاتھوں کی گراہٹ کا احساس ہوا تو فوراً آنکھیں

کھولے اپنے سنبھالنے والے کو دیکھنے لگی۔۔۔

زراب نے مضبوطی سے اسے پکڑ رکھا تھا۔۔۔

سمر فوراً خود کو سنبھالتی ہوئی سیدھی کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

دونوں ایک دم تذبذب کا شکار ایک دوسرے سے پیچھے ہوئے۔۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے سے شرمندہ تھے۔۔۔

لیکن اب بات کا آغاز کہیں نہ کہیں سے تو ہونا تھا۔۔۔

تو پھر کیسا رہا آپکا ٹوٹر۔۔۔

زراب نے ہچکچاتے ہوئے ماحول کی نرویسنس کو کم کرنے کو بولا۔۔۔

بہت اچھا۔۔۔۔

سمر سر جھکائے آگے کو چلتے بولی۔۔۔

زراب کے چہرے پر بھینی بھینی مسکراہٹ ابھری۔۔۔

اچھا تو آپ برا نہ مانیں کیا میں آپ کے ساتھ کچھ دیر چہل قدمی کر سکتا ہوں؟؟؟

زراب وہی کھڑا چلتی سمر کو دیکھتے بولا۔۔۔

جو زراب کی آواز سن کر رک گئی تھی۔۔۔

جی ضرور کیوں نہیں!!!!

سمر مڑی اور پرہوش انداز سے استقبال کرتے بولی۔۔۔

زراب کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی فوراً قدم سے قدم ملانے کیلئے سمر کے سنگ چلنے لگا۔۔۔

کچھ دیر دونوں یونہی اردگرد کی باتیں کرنے لگ گئے۔۔۔

کبھی سمر کسی بات پر قہقہہ مارتی نظر آتی تو کبھی زراب اپنی ہنسی کو دبائے سمر کے سنجیدہ تاثرات کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

دور کھڑی شیریں بی بی جو دونوں کو یوں ہنستے کھلکھلاتے دیکھ رہی تھی دل ہی دل میں کوئی گانڈھ بن رہی تھی۔۔۔

اور پھر انہیں یونہی مسکراتے چھوڑ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔



شام کی چائے کا وقت سمر اور زراب دونوں ہی شیریں بی بی کے بلاوے پر گیسٹ روم میں آگئے۔۔۔

جبکہ انا اور آبان کا ابھی تک کچھ پتہ نہ تھا۔۔۔۔۔

ارے انا اور زراب کو بھی بلا لانا تم۔۔۔۔۔

تم کو کہا بھی تھا ان کے کمرے میں جا کر ان کو بلا لاؤ۔۔۔۔۔

شیریں بی بی اپنے ہاتھوں سے خود چائے کا قہوہ تیار کرتے بولی۔۔۔

بھابھو ماں ہم گئی تھی۔۔۔

مگر کسی نے دروازہ نہ کھولا۔۔۔

پاس کھڑی ملازمہ شیریں بی بی کو دیکھتے بولی۔۔۔

اماں ہو سکتا ہے وہ سو گئے ہوں۔۔۔۔۔

آپ میری اور سمر کی چائے تیار کریں۔۔۔

زراب نے شیریں بی بی کو دیکھتے کہا۔۔۔۔۔

میں مدد کروں آپکی کچھ۔۔۔

پاس بیٹھی سمر فوراً آگے کو بڑھتے بولی۔۔۔

کیوں نہ کیوں نہ؟؟؟

آؤ ہم تم کو بتاتا ہے کیسے قہوہ تیار کرتا ہے ہم۔۔۔۔

آگے تم ہی تو پلائے گا بنا کر زراب کو۔۔۔۔

شیریں بی بی فرط جذبات میں بہتے ہوئے دل کی بات زبان پر لے آئی۔۔۔

جبکہ سامنے بیٹھے سمر اور زراب اس موقع پر ایک دوسرے کو چونکتے ہوئے دیکھنے لگے۔۔۔

دونوں ہی اس بات پر ایک دوسرے سے نظریں چرانے لگے اور کترانے لگے۔۔۔۔



شام سے رات اور رات سے صبح ہو گئی۔۔۔

اٹھیں آبان۔۔۔۔

انا سوئے ہوئے آبان کو اٹھانے کی کوشش کرتے بولی۔۔۔۔

یار سونے دو پلیز۔۔۔

ابھی وقت ہی کیا ہوا ہے؟؟؟؟

نیند سے بھری آواز سے بولتا آبان گھڑی کی جانب مشکل سے کھلتی آنکھوں سے دیکھتے بولا۔۔۔

آبان ہم کل دوپہر سے کمرے میں ہیں۔۔۔

سب ناجانے کیا سوچ رہے ہونگے؟؟؟

انا اپنے گیلے بالوں کو تویلے کی گرفت سے آزاد کرتے بولی۔۔۔۔

کیا سوچتے ہونگے؟؟؟

بھائی اب ہم میاں بیوی ہیں بند کمرے میں جو مرضی کریں کسی کو کیا؟؟؟

آبان الجھے بالوں میں ہاتھ کھجلاتے ہوئے سیدھے ہوتے بیٹھا۔۔۔

انا نے آبان کی بات سنی تو اسے گھورا۔۔۔

اٹھیں۔۔۔

فریش ہوں۔۔۔

سب کے ساتھ مل کر ناشتہ کرنا ہے ہم نے۔۔۔۔

انا حکم صادر کرتے بولی۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے۔۔۔۔

آبان اس سے آگے بولتا انا بول اٹھی۔۔۔

ہاں جی سب ہی ٹھیک ہے اب آپ جاؤ میں ذرا سمر سے بھی ہو آؤ سوچتی ہوگی اکیلا چھوڑ دیا
مجھے پاکستان آکر۔۔۔

انا کہتے ساتھ ہی گیلے بالوں کو بناء کنگی کے سمیٹنے لگی۔۔۔

ارے ایسے بالوں کو نہیں باندھتے۔۔۔۔

ادھر آؤ میں بتاتا ہوں کیسے باندھتے ہیں؟؟؟

آبان ایک دم بیڈ سے جھک کر انا کی جانب بڑھا۔۔۔

انا اس کے ارادے بھانپ چکی تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے آبان آنا انا ڈوپٹہ سنبھالے باہر کو بھاگ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

اففففف اتنی سپیڈ۔۔۔۔

بچ گئی انا۔۔۔۔

چلوں کوئی نہیں نیکسٹ ٹائم۔۔۔۔۔

آبان ہاتھ ملتے ہوئے مایوسی سے واش روم کی جانب بڑھا۔۔۔



کمرے سے نکلنے کے بعد انا سیدھا سمر کے کمرے کی جانب بڑھی ----

جو شیشے کے سامنے کھڑی خود کو سنوار رہی تھی ----

السلام و علیکم گڈ مارنگ سمر ----

انا مسکراتی ہوئی اندر کی جانب بڑھی ----

و علیکم السلام مارنگ ٹو ----

بھئی کہاں تھی آپ کل سے؟؟؟

ہم تو بس آپکا انتظار کرتے رہ گئے ----

وہ تو شکر ہے زراب تھے وقت اچھا گزر گیا ----

سمر شیشے میں دیکھتے آنکھوں میں سرما جڑتے بولی ----

اچھا جی ----

اس کا مطلب آپکی اچھی دوستی ہوگئی زراب سے ----

انا اس کے پاس پڑے کنگے سے بالوں کو سلجھاتے بولی ----

اچھی تو نہیں ----

لیکن ہوگئی ہے ----

خیر چلیں اب ناشتے کیلئے۔۔۔

سمر سامنے کھڑی مکمل تیار تھی۔۔۔۔

ہاں چلتے ہیں بس بال سلجھا لوں پھر۔۔۔۔

انا بولی۔۔۔

اچھا اور زراب بھائی کہاں ہیں؟؟؟

تمہارے بھائی اب سو کراٹھے ہیں۔۔۔

بس ابھی فریش ہو کر آئیں گے تو سیدھا بریک فاسٹ پر ہی ملیں گے۔۔۔

انا بالوں کو ٹھیک کرتے بولی۔۔۔

ہاں... سمر بولی

چلوں اب چلتے ہیں۔۔۔۔۔ انا باہر کی جانب بڑھتے بولی۔۔۔



آبان فریش ہو کر واش روم سے جیسے ہی باہر نکلا تو اسے عائز کی دلخراش رونے کی آواز آئی۔۔۔

مڑ کر دیکھا تو عائز کو زمین پر اونڈھے منہ گرا دیکھا۔۔۔

آبان کا دل اسے یوں دیکھ کر بیٹھ سا گیا۔۔۔

بھاگتا ہوا اس کی جانب بڑھا اور اسے اٹھایا۔۔۔

جیسے ہی اسے اٹھایا تو اسے فرش پر سرخ رنگ کا مادہ نظر آیا۔۔۔

آبان نے حواس باختہ ہوتے ہوئے جب عائر کی جانب دیکھا تو خون کی پھوار پائی۔۔۔

ماتھے پر ایک گہرا زخم لگا ہوا تھا جس سے مسلسل خون بہہ رہا تھا۔۔۔۔

آبان کے ہاتھ بھی خون سے بھر گئے۔۔۔

وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا کہ تبھی چلا اٹھا۔۔۔

انا۔۔۔۔۔



السلام علیکم تائی ماں۔۔۔۔

انا ٹیبل کی جانب بڑھی جبکہ سمر بھی اس کے ساتھ آگے کو بڑھی اور سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔

کیا حال ہے تم دونوں کا بچپن؟؟؟

آؤ ناشتہ کرو۔۔۔

شیریں بی بی جو کب سے ان سب کا انتظار کر رہی تھی دونوں کو کرسی کی جانب اشارہ کرتے

بولی۔۔۔

آج ناشتہ سارا روایتی بنا ہے۔۔۔

کھا کر بتاؤ سمر ہم کو کیسا لگتا ہے تم کو یہاں کا روایت؟؟؟؟
شیریں بی بی آنکھوں میں۔ ملائی مکھن گھولے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

جی آئی۔۔۔

سمر نے بس اتنا کہنا ہی مناسب سمجھا۔۔۔۔

دونوں نے ناشتہ شروع کر دیا۔۔۔

السلام علیکم خواتین۔۔۔۔

زراب بلیک کاٹن کی شلوار قمیض میں جگ مگ کرتا وہاں نمودار ہوا۔۔۔۔

سب کی نظریں اس کی جانب مبذول ہوئی۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔

سب زراب کی جانب دیکھتے بولے --

زراب کی نظریں سمر کے چہرے پر جا ٹکرائی جو سلام کا جواب دینے کے بعد واپس ناشتہ نوش کرنے میں مصروف ہو گئی۔۔۔

آبان کہاں ہے انا؟؟؟

زراب اپنے پلیٹ میں چند بریڈ سلاٹس اور انڈہ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ فریش ہو رہے تھے۔۔۔

تو میں آگئی بس آنے ہی والے ہونگے یہاں۔۔۔۔

انا زراب کی بات پر متوجہ ہوئی۔۔۔

ارے انا بچہ۔۔۔

عائز کا کہاں ہے؟؟؟

تم اس کو بھی ناشتے پر لے آنا۔۔۔۔

شیریں بی بی اس کی جانب دیکھتے بولی۔۔۔

تائی ماں میں خود ہی نہیں لائی پھر وہ تنگ کرتا ہے اور اودھم مچا دیتا ہے ویلے بھی وہ سو رہا تھا

میں نے اٹھانا مناسب نہیں سمجھا پھر۔۔۔۔

انا چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر منہ میں ڈال رہی تھی۔۔۔

کہ تبھی اسے آبان کے چلانے کی آواز آئی۔۔۔۔

سب آبان کی آواز پر چپ سد ہو گئے اور گھبرا کر اپنی اپنی کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔

اسد خیر کمرے آبان ایسا کیوں چلایا؟؟؟ شیریں بی بی دل پر ہاتھ رکھے ڈر کر بولی۔۔۔

میں دیکھ کر آتی ہوں۔۔۔

انا کرسی پیچھے کرتی عنقریب کمرے کی جانب بھاگ کر گئی۔۔۔

اس سے پہلے وہ کمرے میں داخل ہوتی۔۔۔

آبان دروازے سے باہر نکلتا ہوا اس کو پیچھے کرتے بھاگتا ہوا باہر کو آنکلا۔۔۔

انا کی نظر بس آبان کی گود میں پڑی۔۔۔

جس میں عائرز جو اب تک بے ہوش ہو چکا تھا بے سود پڑا تھا۔۔۔

اور آبان کی گرے شرٹ اب سرخ رنگ میں بدل چکی تھی۔۔۔

آبان بھاگتا ہوا لاؤن میں پہنچا جہاں سب ناشتہ کیلئے اکٹھے تھے۔۔۔

انا بھی آبان کے پیچھے بھاگتی ہوئی آئی۔۔۔

کیا ہوا ہے عائرز؟؟؟

خون؟؟؟

اتنا خون؟؟؟؟

وہ روہانسی ہوئی اس کے ماتھے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

پیچھے ہو تم آئی سمجھ۔۔۔۔

آبان نے انا کا ہاتھ جھٹلا کر کہا۔۔۔۔

زراب شیریں بی بی اور سمراب تیزی سے ان کی جانب بڑھے۔۔۔۔

یہ کیا ہوا ہے؟؟؟

زراب پریشانی سے عائر کو دیکھتے بولا۔۔۔

ہائے میرے اس۔۔۔۔

بچے کا اس قدر خون۔۔۔۔

تم وقت کیوں ضائع کرتا ہے اسے لے کر جاؤ اسپتال۔۔۔۔

جاؤ زراب۔۔۔۔۔

شیریں بی بی نے دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زراب نے حامی میں سر ہلایا اور بھاگتا ہوا باہر کو نکل پڑا۔۔

آبان بھی عائر کو گود میں تھامے اسی کے پیچھے چل پڑا۔۔۔

میں بھی چلوں گی آپ کے ساتھ۔۔۔۔

انا آگے کی جانب بڑھی۔۔۔

جس پر آبان کی آنکھوں میں جو پہلے سے ہی خون اتر اہوا تھا اسے دیکھتے بولا۔۔۔

ہرگز نہیں۔۔۔۔

کہتے ساتھ ہی وہ وہاں سے ہوا کے گھوڑے پر سوار چلتا بنا۔۔۔

جبکہ انا خالی نظروں سے آبان اور عائر کو جاتا دیکھتی رہی۔۔۔

ان کے جانے کے بعد انا وہیں زمین پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔۔۔

میرا بچہ۔۔۔۔

اس کا اتنا خون نکل رہا تھا۔۔۔۔

سب میری غلطی۔۔۔

میں چھوڑ کر آئی تھی اسے اکیلے۔۔۔

میری وجہ سے ہوا یہ سب۔۔۔۔

انا روتے ہوئے خود پر الزام عائد کرتے بولی۔۔۔

سمر اور شیریں بی بی اس کی جانب بڑھی تاکہ اسے حوصلہ دے سکیں۔۔۔

نہیں انا۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔

یہ بس حادثہ تھا اور کچھ نہیں۔۔۔

کسی کی غلطی نہیں اس میں۔۔۔۔

سمر نے انا کو سہارا دے کر کرسی پر بٹھایا اور کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے سمجھانے لگی۔۔۔۔

صحیح کہہ رہا ہے سمر۔۔۔۔

اس میں تمہارا کوئی غلطی نہیں بچہ۔۔۔۔۔

بس تم دعا کرو۔۔۔۔

شیریں بی بی نے اسے اپنے ساتھ لگایا اور حوصلہ دیتے کہا۔۔۔۔

تائی امی اسے کچھ نہیں ہوگا ناں؟؟؟

انا روتے ہوئے ہچکیاں بھرتے بولی۔۔۔

نہیں میری جان کچھ نہیں ہوگا۔۔۔

آبان اور زراب گئے ہیں ناں اسے لے کر۔۔۔

ابھی آجائے گا وہ بس دیکھنا۔۔۔

جاؤ سمر بیٹا پانی پلاؤ بہن کو۔۔۔۔

شیریں بی بی نے سمر سے کہا تو وہ حامی میں سر ہلاتے ہوئے ٹیبل کی جانب بڑھی اور پانی کا

گلاس شیریں بی بی کی جانب بڑھایا۔۔۔

یہ لو پانی پیوں بچہ۔۔۔

شیریں بی بی نے پانی کا گلاس انا کے لبوں کے ساتھ لگایا۔۔۔

چند گھونٹ بھر کر انا نے گلاس پیچھے کر دیا۔۔

میں کیا جواب دونگی انعم کو اگر عائز کو کچھ ہو گیا تو؟؟؟؟

انا آنکھوں میں شرمندگی اور آنسوؤں لیے شیریں بی بی کی جانب دیکھتے بولی۔۔۔

نہیں ہوتا کچھ تائی ماں پر یقین ہے ناں۔۔۔۔

بس کچھ دیر میں فون کر کے پتہ کر لینا۔۔۔۔

سمر اسے کمرے میں لے جاؤ ہم۔ کچھ دیر میں آتا ہے۔۔۔۔

شیریں بی بی کے کہنے پر سمر انا کو اپنے ساتھ اس کے کمرے میں لے گئی۔۔۔



تین گھنٹے گزر چکے تھے۔۔۔

اب تک انا کو عائز کی کوئی خبر نہ ملی تھی۔۔۔

بے چینی سے وہ مسلسل کمرے کے چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔

سمر جو پاس بیٹھے اسے یوں ٹہلتے دیکھ رہی تھی تھوڑی تھوڑی دیر بعد اس کو سمجھانے کو اٹھتی

لیکن ناکام ہو کر واپس مایوسی سے بیٹھ جاتی۔۔۔۔۔

سمر کچھ تو کرو۔۔۔۔۔

کہیں سے تو پتہ کرو۔۔۔۔۔

میرا دل بہت ڈر رہا ہے۔۔۔

کہیں عائز کو کچھ؟؟؟؟

کیا بولی جا رہی ہو انا بس کرو۔۔۔۔۔

تم آبان بھائی کو کال ملاؤ۔۔۔۔۔

سمر اس کی پریشانی کو دیکھتے بولی۔۔۔

ملا رہی ہو کب سے۔۔۔۔

کب سے۔۔۔۔

لیکن وہ میرا فون کاٹی جا رہا ہے۔۔۔۔

انا فون کو بیڈ پر پٹختے بولی۔۔۔

اچھا تو زراب کو کال ملاؤ وہ بھی تو وہیں ہے نا۔۔۔۔۔

سمر کی بات سنتے ہی انا نے حامی میں سر ہلایا اور بھاگتی ہوئے واپس اپنے فون پر جھپٹی۔۔۔۔

اور زراب کو کال ملا دی۔۔۔



زراب اور آبان چلڈرن وارڈ کے باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے کہ کب ڈاکٹر باہر آئے اور انہیں

عائز کی خبر دے۔۔۔۔۔

لیکن ڈاکٹر کا کچھ اتنا پتہ نہ تھا۔۔۔

ایک آدھ نرس باہر آتی جیسے ہی وہ اس کی جانب بڑھتے وہ بناء کوئی جواب دیے وہاں سے چلتی
بنتی --

اور زراب آبان وہی کھڑے بس انتظار کرتے رہے۔۔۔

آبان کو ایک جانب انا کی لاپرواہی کا بہت غصہ تھا اور دوسری جانب عائز کی پریشانی۔۔۔۔

وہ سر کو ہاتھوں میں تھامے کرسی پر پریشانی سے بیٹھ گیا۔۔۔

زارب نے اسے یوں پریشان دیکھا تو اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے بیٹھ گیا۔۔۔۔

صبر کرو آبان۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔

بس ایک حادثہ تھا اور وہ بھی انشاء اللہ ٹل جائے گا۔۔۔۔۔

نہیں یہ حادثہ نہیں۔۔۔۔

آبان غصیلے انداز سے بولا۔۔۔

مطلب؟؟؟؟

زارب نے آبان کی بات نہ سمجھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مطلب یہی کہ یہ انا کی لاپرواہی تھی ---

وہ کمرے میں ہوتی یا اسے اپنے ساتھ لے جاتی تو ایسا نہ ہوتا۔۔۔۔

آبان سرخ چہرہ زراب کی جانب کرتے اسے دیکھتے بولا۔۔۔۔

زارب اس کے احساسات اور جذبات کو اس کے چہرے پر عیاں ہوتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جب سے وہ یہاں آئی ہے تب سے بے خبر ہے وہ۔۔۔۔

فرصت اسے باتوں سے لے تو کچھ دیکھے۔۔۔۔

آبان کرسی سے اٹھتے ہوئے زراب کو بات لگاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

زارب جو کرسی پر بیٹھا سب سمجھ رہا تھا تبھی ڈاکٹر کو باہر آتے دیکھ کر ان کی جانب بڑھا۔۔۔۔

آبان ڈاکٹر۔۔۔۔

آبان نے زراب کی آواز سنی تو فوراً ڈاکٹر کی جانب لپکا۔۔۔۔

کیسا ہے میرا بیٹا؟؟؟؟

زیادہ لگی تو نہیں اسے؟؟؟

وہ ٹھیک تو ہے ناں؟؟؟؟

آبان کمزور دل تھامے بولا۔۔۔۔

جی جی ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔

اللہ کا شکر سب ٹھیک ہے۔۔۔۔

بس خون زیادہ بہنے سے بے ہوش ہو گیا تھا بچہ اور کچھ نہیں۔۔۔

اور یہ بھی کہ بچے کو تین ٹانگے لگائے گئے ہیں۔۔۔

بس آپ احتیاط کرنا۔۔۔

ڈاکٹر کی بات سن کر آبان کی جان میں جان آئی۔۔۔۔

اچھا تو ہم کب لے کر جاسکتے ہیں عائر کو اپنے ساتھ۔۔۔۔

زراب آبان کے کندھے پر تسلی دیتے ہوئے ڈاکٹر کی جانب راغب ہوتے بولا۔۔۔۔

جی بس کچھ ہی دیر میں آپ لے جانا۔۔۔۔

کچھ ادویات ہیں وہ میں لکھ دیتا ہوں آپ لے جائیں۔۔۔۔

ڈاکٹر نے زراب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جی شکریہ۔۔۔۔

زراب نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد آبان واپس سکھ کا سانس لیتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

جبکہ زراب بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

کہ تبھی زراب کے فون پر انا کا نام جگمگ کرنے لگا۔۔۔۔

زارب نے فوراً اس کا فون اٹھایا۔۔۔۔

وعلیکم السلام انا۔۔۔۔

آبان جو ساتھ بیٹھا آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔۔۔

انا کا نام سن کر چونک کر آنکھیں کھول کر زراب کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

ہاں ہاں سب ٹھیک ہے۔۔۔۔

عائزہ بالکل ٹھیک ہے اور ہم آرہے ہیں کچھ دیر میں بس۔۔۔۔

اپنا خیال رکھنا اچھا۔۔۔۔

زارب نے مسکرا کر فون بند کر دیا۔۔۔۔

جبکہ آبان اس کے چہرے کی مسکراہٹ پر مزید زہر آلود ہو گیا۔۔۔۔

وہ انا کی کال تھی بہت پریشان تھی تمہیں بھی کال کی تھی لیکن شاید!!!!!!

زارب وضاحت دیتے بولا۔۔۔

اور پھر اٹھ کر چل پڑا۔۔۔۔

زراب میں ڈاکٹر سے ادویات کی پرچیاں لے کر آتا ہوں۔۔۔

زراب کہتے ساتھ ہی وہاں سے چلا گیا۔۔۔

جبکہ آبان کا دماغ نہ جانے کس سوچ کے محور میں گھوم رہا تھا۔۔۔

اور اب اس کو اپنا رشتہ کمزور اور دیک زدہ لکڑی کے مانند لگ رہا تھا۔۔۔



زراب سے کال پر بات کرنے کے بعد انا کے چہرے پر پریشانی اور الجھن کے تاثرات ذرا مدہم ہوئے۔۔۔

سمر جو سامنے تصویر بنی اس کو دگدگی باندھے دیکھ رہی تھی بول ہی اٹھی۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟

کیا کہا ہے زراب نے؟؟؟

سب ٹھیک ہے نا؟؟؟

اور عائر وہ کیسا ہے؟؟

سمر ایک ہی سانس میں مسلسل بوٹے اس کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھتے بولی۔۔۔

انا نے ایک ٹھنڈی پرسکون لمبی سانس بھری اور بیڈ کی پشت کے ساتھ ٹیک لگالی۔۔۔
ہاں زراب نے بتایا ہے۔۔۔

عائز کافی بہتر ہے۔۔

بس وہ آہی رہے ہیں کچھ دیر میں عائز کو لے کر۔۔۔۔

یہ تو بہت بہتر ہو گیا ہے۔۔۔

شکر اللہ کا سب ٹھیک ہے۔۔۔۔

سمر نے شکرانہ ادا کرتے ہوئے سکھ کا سانس بھرتے کہا۔۔۔۔

شیریں بی بی بھی اسی وقت عائز کی پریشانی کو سر پر سوار کیے اندر کی جانب بڑھتی آئی۔۔۔

ارے انا کچھ پتا چلا عائز بابا کا۔۔۔

جی آئی ابھی ابھی زراب کو کال کی تھی۔۔۔

اس نے بتایا ہے کہ عائز اب پہلے سے کافی بہتر ہے۔۔۔

بس آرہے ہیں کچھ ہی دیر میں آبان بھائی اور زراب عائز کو لے کر۔۔۔۔

سمر نے شیریں بی بی کی آواز سنی تو بیڈ سے اٹھتے ہوئے ان کی جانب مڑی اور جواب دیا۔۔۔۔
اسد کا لاکھ لاکھ کرم۔۔۔

بچہ سلامت ہے۔۔۔

شیریں بی بی انا کی جانب بڑھتے ہوئے اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھتے بولی۔۔۔
ہاں تائی اسد پاک کا کرم ہے۔۔۔
انا بمشکل مسکرائی۔۔۔

اچھا میں جاتی ہوں ابھی۔۔۔

بچوں نے صبح کا نوالہ کھایا ہوا۔۔۔

کھانا تیار کرواتی اب سب کیلئے۔۔۔

شیریں بی بی کہتے ساتھ ہی مڑی۔۔۔

آنٹی میں بھی چلتی ہوں آپ کے ساتھ۔۔۔

انا کچھ پل آرام کر لے گی۔۔۔

اور میں آپ کے ساتھ کچھ مدد۔۔۔

سمر تیزی سے شیریں بی بی کی جانب بڑھی۔۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔۔

آجاؤ ساتھ کرتے ہیں سب۔۔

شیریں بی بی مسکرا کر بولی۔۔۔

اور دونوں ہی یوں کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

انا وہی سر ٹکائے بیٹھی سوچ میں گم تھی۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یہ سب؟؟

آبان کیوں میرے ساتھ یہ سب کر رہا ہے؟؟؟

پل میں محبت پل میں رنجش۔۔۔

کیسے سنبھالو آپ کے بدلتے رنگوں کو آبان؟؟؟

انا کی سوچ اسے مسلسل اضطراب سے گزار رہی تھی۔۔۔

سکون کے نام پر آنکھیں موندے وہ بس اسی سوچ سے الجھ رہی تھی۔۔۔



زراب اور آبان عائز کو اپنے ساتھ لیے گھر کی جانب نکل چکے تھے۔۔۔

زراب نے نکلنے سے پہلے انا کو میسج کر دیا تھا۔۔۔

لہذا جیسے ہی وہ گھر کی دہلیز پر پہنچے تو سمر شیریں بی بی اور انا کو گھر کی دہلیز پر کھڑے انکا

انتظار کرتے پایا۔۔۔

آبان عائز کو گود میں لیے انا کو مکمل طور پر نظر انداز کرتا ان کی جانب بڑھا جبکہ زراب پیچھے کو

چل رہا تھا۔۔۔

دونوں دروازے کی جانب بڑھے تو شیریں بی بی نے آبان کو اندر آنے سے روک دیا۔۔۔

ابھی نہیں۔۔۔

پہلے ہم اپنے چراغ کا صدقہ دے گا۔۔۔۔

اسلامی نظر سے بچائے ہمارے بچے کو۔۔۔۔

شیریں بی بی نے عائز کی جانب دیکھتے ہوئے کسی ملازم کو آواز لگائی۔۔۔

خانم -----

خانم -----

جو اپنے ساتھ تین صدقے کے کالے بکروں کو تھامے ان کی جانب بڑھا۔۔۔

چلوں آبان باؤ۔۔۔

عائز کا ہاتھ لگاؤ بکروں سے۔۔۔

شیریں بی بی کے کہنے پر آبان نے عائز کے ننھے ننھے ہاتھوں سے بکروں کو چھوا۔۔۔

خانم اسے لے جاؤ اور ذبح کر ڈالو۔۔۔

شیریں بی بی نے خانم کو حکم دیا۔۔۔

جس پر وہ اٹے پاؤں واپس بکروں کو تھامے مڑ گیا۔۔۔

اب آجاؤ اندر۔۔۔

شیریں بی بی نے عائز کے سفید پٹی بند ماتھے پر لبوں کو رکھا اور محبت بھرا بوسہ دیا۔۔۔

اللہ کا کرم سب ٹھیک ہے کوئی بڑا نقصان نہ ہوا۔۔۔

ٹھیک کہا آپ نے آئی شکر ہے اس کا۔۔۔

ورنہ نا جانے کیا ہو جاتا۔۔۔

سمر بھی آگے کی جانب بڑھی اور عائر کی ننھی ننھی انگلیوں کو ہاتھوں میں پکڑتے بولی۔۔۔

انا وہی تھوڑی سی دور کھڑی آبان کی شکوے بھری نظروں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

لیکن پھر عائر کی محبت اسے اس کے پاس لے گئی۔۔۔

مجھے دیں اسے میں اندر لے جاتی ہوں۔۔۔۔۔

انا نے جھکی نظروں سے اپنے ہاتھوں کو آبان کی جانب بڑھایا اور خالی نظروں سے اس کی جانب دیکھنے لگ گئی۔۔۔

میں لے جاؤں گا اسے کمرے میں اور سنبھال بھی لوں گا۔۔

ابھی یہ نیند میں ہے سو رہا ہے کسی کی ضرورت محسوس نہیں کر رہا وہ۔۔۔۔۔

آبان تلخی بھرے لہجے سے طنز و تیر انداز سے بولا۔۔۔

آبان۔۔۔۔

زراب جو پیچھے کھڑا تھا سن کر کندھے پر ہاتھ رکھتے بولا۔۔۔

میں جارہا ہوں کمرے میں تھک گیا ہوں میں۔۔۔

پلیز کوئی ہمیں ڈسٹرب نہ کرے۔۔۔

آبان غصے سے بھری نظروں کے تیر چلاتے ہوئے بولا اور وہاں سے چل پڑا۔۔۔۔

سمر اور شیریں بی بی جو پاس ہی کھڑی سب دیکھ رہی تھی انا کا مایوس پرتلاچہرہ دیکھ کر اس کی جانب بڑھی۔۔۔

انا پریشان نہ ہو۔۔۔۔

آبان بھائی بس ابھی ذرا پریشان ہیں تبھی یوں ری ایکٹ کر رہے ہیں۔۔۔

دل برا نہ کرو اور اداس نہ ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔

جیسے ہی ان کا موڈ ٹھیک ہو گا وہ واپس نارمل ہو جائیں گے۔۔۔

سمر انا کے دونوں کندھوں کو تھامتے بولی۔۔۔۔

سامنے کھڑا زراب بھی انا کو سمجھانے کو آگے کی جانب بڑھا۔۔۔

صحیح کہہ رہی ہے سمر۔۔۔۔۔

زارب نے سمر کو مسکراہٹ بھری نظروں سے دیکھتے کہا۔۔۔

آبان بس ذرا ڈسٹرب ہے اس لیے ذرا مزاج تلخ ہوا پڑا ہے اسکا۔۔۔

خیر تم جاؤ اندر اور اسے مناؤ۔۔۔

سب ٹھیک ہوگا۔۔۔

زراب کہتے ساتھ ہی وہاں سے چلا گیا۔۔۔

جبکہ سمر بھی شیریں بی بی کو یلے کیچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

اکیلی کھڑی انا کمرے میں جاتے ہوئے خوف کھا رہی تھی۔۔۔

کہ ناجانے آبان اکیلے میں اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔۔۔۔

لیکن پھر ہمت کر کے دھیرے قدموں کے ساتھ کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔



سمر شیریں بی بی کے ساتھ کیچن میں ان کی مدد کروا رہی تھی جب زراب اندر کی جانب بڑھا

لیکن سمر کو شیلف کے قریب کھڑے دیکھ کر رک گیا۔۔۔

سمر اپنی بھورے سیدھے بالوں کو بمشکل جوڑھے میں لپیٹے پیاز کو چھری سے کتر رہی تھی۔۔۔

پیاز کی ترشی سے اس کی آنکھوں میں چھنبن ہو رہی تھی۔۔

اور آنکھوں سے پانی بہتا جا رہا تھا۔۔۔

جبکہ دوسری جانب بالوں کی ایک لٹھ بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے آجاتی جس سے وہ ایک طرح کی جنگ لڑ رہی تھی۔۔۔۔

زراب دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے سمر کی جنگ کو دیکھ رہا تھا جو وہ بیک وقت دو چیزوں سے لڑ رہی تھی۔۔۔۔

اور پھر ایک دم وہ دیکھتے دیکھتے ہنس پڑا۔۔۔

اس کی ہنسی کی گونج سے شیریں بی بی اور سمر دونوں ہی اس کی موجودگی سے باخبر ہو گئی۔۔۔

سمر نے زراب کو یوں خود پر ہنستا دیکھا تو فوراً چہرہ دوسری جانب کر لیا۔۔۔

زراب اس کو یوں کرتا دیکھ چکا تھا اور اب وہ باقاعدہ اندر کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔

ہنس کیوں رہا ہے تم زراب؟؟؟؟

شیریں بی بی نے زراب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

زراب جس کے چہرے پر ابھی بھی ہنسی اڑ رہی تھی فریج کی جانب بڑھتے بولا۔۔۔

اماں۔۔۔

کیوں ولایتی لوگوں سے محنت کروا رہی ہو۔۔۔

یہ فارمی لوگ ہیں محنت کم ہی کر سکتے یہ۔۔۔۔

زراب بظاہر دیکھ تو شیریں بی بی کی جانب رہا تھا لیکن سروں کا پورا رخ سمر کی طرف تھا جو کہ شیریں بی بی بھی سمجھ چکی تھی۔۔۔۔

سمر زراب کی باتوں کا رخ سمجھ کر زراب کی جانب متوجہ ہوئی۔۔

آئی لوگوں کو پتہ ہونا چاہیے دیس کوئی بھی بھیس اور ذوق انسان کے خون میں ہی رچا بسا رہتا ہے۔۔۔۔

میں دکھنے میں فارمی ضرور ہوں لیکن ہوں دیسی خالص۔۔۔۔

سمر پیاز کی پٹیٹ زراب کے سامنے پٹخنے کے انداز میں رکھتے بولی۔۔۔

شیریں بی بی دونوں کی اس نوک جھوک سے بخوبی لطف اندوز ہو رہی تھی لہذا کچھ نہ بولی۔۔۔۔

ارے یہ تو اور بھی اچھی بات ہے پھر۔۔۔

مستقبل میں مسئلہ نہیں ہوگا آپکو۔۔۔۔

زراب شیلف کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے سمر کی جانب جھکتے بولا۔۔۔

سمر نے زراب کا جھکاؤ اپنی جانب دیکھا تو اس کی جانب دیکھنے لگی جس کی نظریں پہلے ہی سے اس کی نظر کی منتظر تھی۔۔۔۔۔

سمر اور زراب کچھ پل یونہی رہے لیکن۔ پاس کھڑی شیریں بی بی جو ان کو دیکھ رہی تھی زور سے کھانس پڑی۔۔۔۔۔

جس پر دونوں ہی چونک اٹھے۔۔۔

سمر کی نظریں ہڑبڑاہٹ سے چاروں طرف گھومنے لگی جبکہ زراب بھی اب سیدھے سے کھڑا ہو کر فریج کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

آئی یہ میں نے کر لیا ہے اور کوئی کام؟؟؟؟ سمر فوراً شیریں بی بی کی جانب بڑھتے ہوئی۔۔۔

اچھا امی میں جارہا ہوں باہر جیسے ہی کھانا بنے بلا لیجیئے گا مجھے کمرے سے۔۔۔۔۔

زراب کہتے کہتے سمر کی جانب دیکھتے بولا۔۔

جس کے چہرے پر شرم و حیا بخوبی جھلک رہی تھی۔۔۔۔

جس نے زراب کے دل میں کئی امنگیں پیدا کر دی جبکہ سمر بھی کچھ ویسا ہی محسوس کر رہی تھی۔۔۔

زارب اب وہاں سے جا چکا تھا جبکہ سمر ابھی بھی اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔



انا پریشانی چہرے پر سجائے کمرے میں داخل ہوئی تو دیکھا عائر بیڈ پر سو رہا تھا جبکہ اس کے ارد گرد کوئی بھی نہ تھا۔۔۔۔

آبان کہا گیا؟؟؟

وہ بھی عائر کو اکیلے چھوڑ کر؟؟؟

اناتیزی سے عائر کی جانب بڑھی اور پھر اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔۔

تبھی اسے واش روم سے پانی گرنے کی آواز آئی۔۔۔۔

اچھا لگتا ہے واش روم میں ہے شاید چیخ کر رہے ہونگے۔۔۔

خیر اچھا ہی ہوا وہ یہاں نہیں تھے ورنہ ناجانے کیا کیا سنا چکے ہوتے اب تک۔۔۔۔

انا دل ہی دل میں سوچتے ہوئے شکر منا رہی تھی۔۔۔

اور پھر پاس لیٹے عائز کی جانب جھک گئی۔۔۔

اور اس کو پیار کرنے لگ گئی۔۔۔۔

میرا بے بی۔۔۔

اما کو مشش کر رہے تھے۔۔۔۔۔ انا کے پیار کرتے کرتے عائز اٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

انا کو اپنے قریب دیکھ کر عائز اب خوشی سے اس کی باتوں کا اپنی زبان میں جواب دے رہا تھا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔۔۔

ٹھیک کہہ رہے ہو میری وجہ سے ہی ہوا تھا ایم سوری عائز۔۔۔۔۔

انا اس کی باتوں کا جواب بہت معصومیت سے دے رہی تھی۔۔۔۔

کہ باتوں میں لگن اسے خبر نہ ہوئی کہ آبان اس کے پیچھے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟؟

آبان کی آواز میں ابھی ابھی پہلے جیسی ہی تلخی گھلی ہوئی تھی۔۔۔۔

انا نے آبان کی آواز سنی تو چونکتے ہوئے اس کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

کیا مطلب؟؟؟؟

میں یہاں کیوں آئی؟؟؟

یہ میرا بھی کمرہ ہے بلکہ ہمارا کمرہ ہے۔۔۔۔۔

انا اس کے سامنے کھڑے ہو کر بولی۔۔۔۔

مجھے بحث نہیں کرنی جاؤ یہاں سے ابھی۔۔۔

آبان نے ہاتھ میں پکڑا ہوا تولیہ بیڈ کی دوسری جانب پھینکا اور اسے کندھے سے پیچھے کرتے
کہا۔۔۔۔۔

آبان۔۔۔۔۔

یہ کیا حرکت ہے؟؟؟

انا آبان کی جانب سے دیے گئے دھکے سے پریشان ہو کر حیرت سے بولی۔۔۔۔

اب تمہیں میری حرکتیں بھی بری لگنے لگ گئی ہے؟؟؟؟

ظاہر سی بات ہے جب نظر کو کوئی اور بھاہ جائے تو باقی سب برے ہی لگتے ہیں۔۔۔۔۔

آبان اس وقت منہ سے لاوا اگل رہا تھا جس سے انا مسلسل جھلس رہی تھی۔۔۔۔۔

آبان بکو اس بند کریں اب۔۔۔

بہت ہو گیا یہ تماشا۔۔۔

بہت سن لیا میں نے۔۔۔۔۔

اور بہت کہہ دیا آپ نے۔۔۔۔۔

اب بس۔۔۔۔۔

انا آبان کے سامنے ہاتھ کرتے بولی۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔۔

میں تو بھول ہی گیا جب تمہیں میں برا ہی لگتا ہوں تو باتیں کہاں سے اچھی لگیں گی جو سنوں

گی۔۔۔

اگر نہیں سن سکتی تو وہ ہے دروازہ جا سکتی ہو کمرے سے باہر اب۔۔۔۔۔

آبان نے انا کو ہاتھ سے اشارہ کیا اور پھر خود عائز کے پاس آکر بیٹھ گیا جو ان دونوں کی نوک جھوک کو دیکھ کر مایوس تھا۔۔۔۔

انا کی آنکھیں بھر آئی۔۔۔

آبان کی باتوں نے اسے بہت دکھ پہنچایا جس پر وہ دل برداشتہ سی روتے ہوئے کمرے سے باہر کو نکل گئی۔۔۔

آبان ابھی ابھی ظالم عاشق کی طرح وہی بیٹھا انا کو جاتے دیکھتا رہا لیکن اسے روک نہ سکا۔۔۔۔



□

آنکھوں میں آنسوؤں کی ٹولی لیتی انا جیسے ہی کمرے سے باہر تیز قدموں کے ساتھ بھاگتی نکلی تو راستے میں سامنے آنے والے زراب سے بے خبر سیدھا اس سے جا ٹکرائی۔۔۔۔

زارب بھی اپنے موبائل میں گم ہونے کی وجہ سے سامنے سے آتی انا کو دیکھ نہ پایا۔۔۔۔
دونوں ہی اپنی اپنی جگہ سنبھل گئے۔۔۔۔

سو سوری انا وہ میں بس موبائل۔۔۔۔

زارب اس کو شرمندگی سے دیکھتے بولا کہ اسے انا کے چہرے پر نمی کا احساس ہوا۔۔۔۔

جسے انا اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے بمشکل چھپا رہی تھی۔۔۔۔

انا۔۔۔۔

انا کیا ہوا کیوں رہی ہو آپ؟؟؟؟

زراب اس کی جانب جھکتے ہوئے اس کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

ک۔۔۔۔ک۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔

انا چہرے پر ہاتھ رکھتے روتے ہوئے وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی۔۔۔

انا۔۔۔۔

انا بتاؤ تو کچھ؟؟؟؟

زراب اس کو یوں روتا جاتا دیکھ کر چین سے نہ بیٹھ سکا اور اس کے پیچھے کو چل پڑا۔۔۔

کہ تبھی وہاں سمر بھی آگئی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے زراب آپ اتنے پریشان کیوں سب خیریت؟؟؟؟

سمر زراب کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دیکھتے بولی۔۔۔۔

سمر وہ انا۔۔۔۔

زراب کہتے ساتھ ہی وہاں سے اسی راستے چل پڑا جہاں سے انا گزر کر گئی تھی۔۔۔

جبکہ سمر بھی معاملے کو سمجھنے کی خاطر زراب کے ساتھ ہو گئی۔۔۔



آبان بھی بے چینی سے اپنے کمرے کے چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔۔

عائز کو اس کی چیر کیرئیر میں سوتے لیٹا کر آبان بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

بہت غلط کر دیا میں نے۔۔۔۔

بہت غلط۔۔۔۔

مجھے سوچ سمجھ کر بولنا چاہیے تھا۔۔۔۔

ناجانے کیا کیا سوچ بن رہی ہو گی وہ میرے بارے میں۔۔۔

کہ کس قدر کند ذہن کا مالک ہوں میں۔۔۔۔

آبان خود سے بات کرتے ہوئے سر پکڑے انا کے ساتھ کیے جانے والے برے رویے کو

سوچ سوچ پگلا رہا تھا۔۔۔۔

مجھے اس کو منانا ہے۔۔۔

وہ ابھی۔۔۔

کہیں وہ مجھ سے بدگمان نہ ہو جائے۔۔۔۔

آبان سوچتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور انا کو ڈھونڈنے کی غرض سے کمرے سے باہر نکل پڑا۔۔۔



□



شام کا وقت ہر طرف سرخی نیلی سیاہی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

ہلکی ٹھنڈی ہوا ہر سو اپنا دامن مہکا رہی تھی۔۔۔

جبکہ اسی ماحول میں اداس کھڑی سمر ڈوبتے سورج کی آخری کرن کی جدوجہد کو دیکھتے ہوئے

آبان کے بدلتے ہوئے مزاج اور سنگلی پر آنسوں بہا رہی تھی۔۔۔۔

سورج بھی ڈوبتے ہوئے آخری بار ضرور کوشش کرتا ہے کہ اندھیرے کی چادر سے لڑ سکے۔۔۔۔

تو تم کیوں اتنی کمزور بن رہی ہو کہ حالات کا مقابلہ نہیں کر پا رہی۔۔۔۔

زراب انا کے عین پیچھے کھڑا اس کی طرح سورج کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

انا زراب کی آواز سن کر چونک سی گئی۔۔۔

اور مڑ کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

دیکھو زراب تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔

اگر آبان نے ہمیں یوں ساتھ دیکھ لیا تو حالات میرے لیے بدتر ہو جائیں گے۔۔۔

جو کہ میں سنبھال نہیں پاؤں گی۔۔۔۔

انا اس کے سامنے التجائی نظروں سے دیکھتے بولی۔۔۔

انا کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

بھائی برے نہیں ہے بس تمہارے لیے بہت پوزیسو ہیں۔۔۔

سمر جو زراب کے ساتھ کھڑی ہو گئی تھی اسے سمجھاتے بولی۔۔۔

معلوم نہیں مجھے سمر کیا ہو رہا ہے ایک سال گزارا ہے میں نے آبان کے ساتھ ہماری کئی

لڑائیاں ہوئی لیکن اب کی بار ان کی آنکھوں میں نفرت۔۔۔

ایسے تو نہیں تھے وہ۔۔۔۔

سب کچھ بدلتا جا رہا ہے۔۔۔۔

میری آنکھوں کے سامنے سب کچھ بدل رہا ہے میری محبت میرا مان سب کچھ۔۔۔

انا ہچکیاں لیتے ہوئے روتے بولی۔۔۔

زرا ب اسے یوں روتے دیکھ نہیں پا رہا تھا اس کی جانب بڑھا اور اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔

بس بھی انا ہم ہیں ناں کچھ نہیں ہونے دیں گے ہم۔۔۔۔
ہم تمہاری محبت کو کبھی ختم نہیں ہونے دیں گے۔۔۔
کبھی بھی نہیں۔۔۔۔

سمر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولی۔۔۔۔



پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہے یہ انا؟؟؟

پورا گھر دیکھ لیا مگر کوئی خبر ہی نہیں اس کی۔۔۔۔

آبان لاؤنچ میں کھڑا خود سے بولا۔۔۔

بھائی بات سنو۔۔۔۔۔

آبان نے پاس سے گزرتے ایک ملازم کو آواز دی۔۔۔

جی صاب جی۔۔۔۔

وہ آبان کی جانب بڑھتے بولا۔۔۔

تم نے انا کو جاتے دیکھا ہے کہیں؟؟؟

آبان بچوں کی طرح اس کو دیکھتے بولا۔۔۔

جی صاحب جی وہ باہر گیا ہے لاؤن میں کھڑا ہے۔۔۔

ملازم نے جواب دیا تو آبان اس کو پیچھے کرتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

اور تیزی سے لاؤن کی جانب بھاگا۔۔۔۔۔

بس اب میں اس سے اپنے رویے کے متعلق معافی مانگو۔۔۔۔

بہت ہرٹ کر دیا اسے میں نے۔۔۔۔

آبان اسی پریشانی میں سوچتا ہوا لاؤن کی جانب بڑھ ہی رہا تھا کہ تبھی اس کے قدم سامنے کے

منظر کو دیکھتے ساتھ ہی رک گئے۔۔۔۔

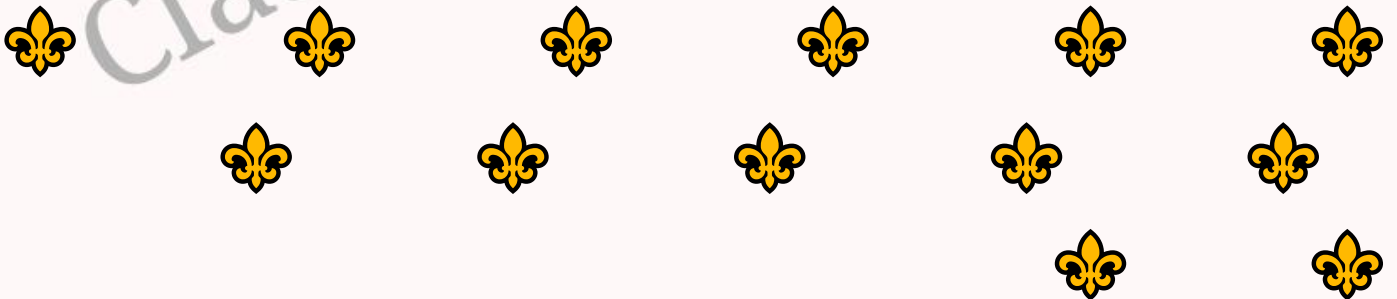
زراپ انا کو خود سے لگائے کھڑا تھا۔۔۔

جبکہ سمر جس کی موجودگی سے آبان بے خبر تھا اسے دیکھ نہ سکا کیونکہ اس کی نظر صرف ان

دونوں پر ہی پڑی ---

آبان کے جسم میں اس منظر کو دیکھ کر کرنٹ سا دوڑ گیا۔۔۔۔۔
جسم میں دوڑتا خون تیز روانی سے بھاگا اور چہرے سمیت آنکھیں سرخ ہو گئی۔۔۔۔۔
اپنا ہاتھ مٹھی میں بدلہ اور پھر ساتھ ہی موجود ستون پر دے مارا۔۔۔۔۔۔۔
انا اور زراب کسی چیز کی آواز سنی تو چونکتے ہوئے مڑے۔۔۔۔۔
آبان کو یوں پیچھے آگ بگولہ کھڑا پایا تو انا فوراً زراب سے پیچھے کو ہو گئی۔۔۔۔۔
اور آبان کے غصے کو دیکھتے ہوئے اس کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔
لیکن آبان یہ سب دیکھ کر مزید نہ رکا۔۔۔۔۔
اور تیز قدموں کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔
آبان۔۔۔۔۔
آبان۔۔۔۔۔
انا اس کے پیچھے کو بھاگی۔۔۔۔۔

جبکہ زراب اور سمر آبان کو یوں جاتا دیکھ کر اس کے پیچھے کو ہوئے۔۔۔۔۔



آبان-----

آبان-----

میری بات تو سنیں-----

ایسا کچھ نہیں ہے جو آپ نے دیکھا-----

انا اپنے پلوں کو نوچتے ہوئے آبان کے پیچھے پیچھے حرکت کر رہی تھی-----

جبکہ آبان مسلسل اپنے کپڑے الماری سے نکالتے ہوئے سوٹ کیس میں بھر رہا تھا-----

میری بات سنیں-----

میری بات سنیں-----

انا چلا کر بولی اور دوڑتے آبان کے سامنے دیوار بنتے کھڑی ہو گئی-----

آبان اس کے یوں سامنے کھڑے ہو کر رک گیا-----

اور دہکتی آنکھوں سے اس کو دیکھنے لگ گیا-----

ایسا کچھ نہیں ہے آبان-----

انا آبان کی بازوؤں کو تھامتے ہوئے بولی-----

جسے آبان نے بہت برے طریقے سے جھٹکا دیا اور اس کو دھکا دیتے ہوئے پیچھے کو کیا۔۔۔

میری نظروں سے پیچھے ہو جاؤ انا۔۔۔

تم اس قدر گرمی ہوئی ہوگی امید نہ تھی۔۔۔

آبان اپنی نفرت کو بخوبی لفظوں سے بیاں کرتے بولا۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔

آبان ایسا کچھ نہیں وہاں میں اور زراب۔۔۔

انا اس سے پہلے کچھ بولتی آبان نے اسی غصے سے اپنی انگلی سے چپ کرنے کی تنبیہ کی۔۔۔

بکواس بند اب۔۔۔

میں اور عائرہ تم جیسی عورت کے ساتھ ہرگز نہیں رہیں گے۔۔۔

کل ہی ہم دونوں یہاں سے فلائیٹ لے کر واپس چلے جائیں گے۔۔۔

اور جانے کے بعد سب سے پہلے تمہیں طلاق بھیجوں گا۔۔۔

آبان کے آخری الفاظ کسی بجلی سے کم نہ تھے جو انا کے کانوں پر گہرا اثر چھوڑتے گرے

تھے۔۔۔

وہ ایک دم سن ، ساکن سی ہو گئی۔۔۔

آبان کمرے میں چہل پہل کرتے ہوئے اپنے سامان کو سمیٹنے لگ گیا۔۔۔۔
عائزہ کو گود میں لیا اور سامان اٹھائے جیسے ہی کمرے سے جانے لگا تو ساکت کھڑی انا ایک
دم۔ اچھل پڑی اور جاتے آبان کی جانب بڑھی۔۔۔۔

آبان نہیں۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔

مجھے نہیں چھوڑنا۔۔۔۔

اور عائزہ کو کہیں نہ لے کر جائیں۔۔۔۔

دیکھیں میں آپ کے پاؤں پکڑتی ہوں۔۔۔۔

انا ایک دم جھکی اور آبان کو ٹانگوں سے تھام لیا۔۔۔۔

پلیز مت جائیں۔۔۔۔

انا روتے بلکتے بولی۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔

اگر ایسا ہی کرنا تھا تو مجھ سے شادی محبت کا ڈھونگ کیوں؟؟؟؟

میری محبت کا تماشا کیوں لگایا؟؟؟؟

اسی کے پاس جاتی جس کے گلے مل رہی تھی جس سے سہارے لے رہی تھی میرے دامن
کے ساتھ کیوں بندھی ہو؟؟؟

آبان کی آنکھوں میں بھی اپنی محبت کیلئے نمی اتر آئی تھی۔۔۔

وہ یہ سب بولنا نہیں چاہتا تھا لیکن حالات نے اسے یوں بولنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔

نہیں آبان ایسا کچھ نہیں ہے خدا کا واسطہ یقین کریں مجھ پر۔۔۔۔۔

انا ایک بار پھر گر گڑا کر بولی۔۔۔

لیکن آبان اپنی آنکھوں دیکھے کو جھٹلا نہیں پا رہا تھا لہذا اپنی ٹانگ چھڑواتا ہوا وہاں سے نکل

پڑا۔۔۔۔۔



آبان اپنا سامان تھامے جیسے ہی لاؤنچ میں پہنچا تو سامنے شیریں بی بی سمیت سمر اور زراب کو
کھڑا پایا جو اسے سوالیہ نظروں سے سامان تھامے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

آبان یہ سب؟؟؟؟

زراب اس کی جانب بڑھا ---

بیچھے رہو مجھ سے تم ---

جانتا ہوں تمہاری پہلی محبت ابھی بھی دل میں امنگیں جگا رہی ہے ---

تو فکر نہ کرو میں کانٹا نہیں بنوں گا ---

جلد ہی طلاق دے کر انا کو تمہارے حوالے کر دوں گا ---

آبان ناجانے غصے میں کیا کیا بولتا جا رہا تھا ---

بھائی آپ یہ کیا کہہ رہے ہو؟؟؟

سمر آبان کی باتیں سن کر اس کی جانب بڑھی ---

میں بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں ---

اگر تم نے واپس جانا ہے میرے ساتھ تو چل پڑو ورنہ رہو ان دو غلے انسانوں کے ساتھ ---

آبان اس کی جانب بڑھ کر بولا ---

جی نہیں بھئی ---

جاؤ آپ آپکی آنکھوں پر جو پٹی بندھی نہ میری آنکھوں پر نہیں ہے وہ ---

سمر بیچھے کو ہوتے ہوئے معذرت خواہ ہوئی ---

تو ٹھیک ہے میں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

آبان کہتے ساتھ ہی سامان تھامے باہر کھڑی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

انا دیوانہ وار بھاگتی ہوئی آبان کے پیچھے کو ہوئی۔۔۔۔

آبان پلیز۔۔۔۔۔

پلیز۔۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔

لیکن آبان تو بس اپنے غصے کو سر پر سوار گاڑی میں بیٹھ گیا اور گاڑی چلا دی۔۔۔۔

انا اس کی گاڑی کے پیچھے ہوئی تو زراب بھی اس کے پیچھے کو بھاگ پڑا۔۔۔۔

انا رکو۔۔۔۔۔

انا کچھ دیر تو بھاگی لیکن پھر بھاگتے بھاگتے وہیں سڑک پر بے ہوش ہو کر گر پڑی۔۔۔۔

زارب نے انا کو بے ہوش پایا تو اسے تھامتے ہوئے واپس خان ویلا میں لے آیا۔۔۔۔



□

سمر اور شیریں بی بی پریشانی سے دروازے پر کھڑی راستے پر نظر جمائے تھی۔۔۔
کہ تبھی زراب انا کو گود میں اٹھائے اندر کی جانب بڑھا جو اس وقت اپنے ہوش سے بے خبر اس
کی بانہوں میں جھول رہی تھی۔۔۔

السلام۔۔۔

السلام میری بچی۔۔۔

کیا ہوا ہے میری بچی کو؟؟؟

کس کا بری نظر کھا گیا اس کی خوشیاں؟؟؟

شیریں بی بی روتی پیٹتی ہوئی انا کو یوں مدہوش دیکھتے ہوئے اس کی جانب بڑھی۔۔۔

جبکہ سمر بھی ایک دم دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے صدمے سے دوچار چونک سی گئی۔۔۔

یا میرے السلام۔۔۔

انا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے اسے؟؟؟

شیریں بی بی انا کے سر پر اپنا شفقت بھرا ہاتھ رکھتے ہوئے پریشانی سے بولی۔۔۔۔

ہاں کیا ہوا ہے؟؟؟

اور۔۔

اور وہ آبان بھائی؟؟؟

سمر تنبلی سے گیٹ کی جانب نظر دوڑاتے ہوئے بولی۔۔۔

وہ چلا گیا ہے۔۔۔

انا کو چھوڑ کر۔۔۔۔

زراب سخت دبدبے لہجے سے انا کو ترس بھری نظروں سے دیکھتے بولا۔۔۔۔

اچھا چلو چلو اسے اندر لے کر۔۔۔۔

آرام چاہیے میرے بچی کو۔۔۔

اسلہ جانے کس کی نظر کھا گیا ان دونوں کی محبت کو؟؟؟

شیریں بی بی اونچی آواز سے دہائیاں بھرتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

اماں بس صبر کریں۔۔۔۔

میں اسے اندر لے کر جاتا ہوں اور آپ دونوں اس کے پاس رکھیں۔۔۔

زراب کہتے ساتھ ہی اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

جبکہ سمر اور شیریں بی بی دونوں ہی ان کے پیچھے چل پڑی۔۔۔۔



زراب نے انا کو بستر پر لٹایا تو سمر بیڈ پر چڑھ کر اس کی مدد کو بڑھی۔۔۔۔

شیریں بی بی انا کو اس حالت میں دیکھ کر مسلسل رو رہی تھی۔۔۔

زراب اب شیریں بی بی کی جانب بڑھا۔۔۔۔

اماں بس بھی مت روئے۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔

زراب نے شیریں بی بی کو خود سے لگایا اور حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیسا سب ٹھیک ہوگا؟؟؟؟

ابھی تو ان کی زندگی کا صحیح آغاز بھی نہ ہوا تھا اور طلاق؟؟؟؟

شیریں بی بی نے روتے ہوئے اپنا چہرہ زراب کے سینے میں چھپا لیا۔۔۔۔

سمر جو انا کے ماتھے پر اپنا ہاتھ رکھے سہلا رہی تھی شیریں بی بی کو یوں روتے دیکھ کر بہت پریشان ہو گئی۔۔

اگر آپ بہتر سمجھیں تو میں کروں آبان بھائی سے بات؟؟؟

وہ میری بات بخوبی سمجھیں گے۔۔۔۔

اور مانیں گے بھی۔۔۔۔

سمر بیڈ سے اترتے ہوئے زراب کے سامنے رو برو ہو کر بولی۔۔۔
نہیں۔۔۔۔

تم نہیں میں بات کروں گا اس سے۔۔۔۔

لیکن اس سے پہلے مجھے تم سے کچھ پوچھنا ہے۔۔۔۔

زارب گہری سوچ میں گم سنجیگی چہرے پر سجائے سمر کے چہرے کو دیکھتے بولا۔۔۔۔

کیا بات؟؟؟

سمر سوالی نظروں سے دیکھتے بولی۔۔۔۔

ابھی امی کو سنبھال لوں پھر کرتا ہوں بات----

تم انا کے پاس بیٹھو میں امی کو لے کر جاتا ہوں----

اور اسے ہوش دلاؤ۔۔۔۔

زراب شیریں بی بی کو خود سے لگائے باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

جبکہ سمر زراب کی کی جانے والی بات کو سوچ میں لیے واپس انا کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔۔۔



□

عائز اب اٹھ چکا تھا۔۔۔۔

اور انا کو اپنے پاس نہ پا کر زار و قطار رو رہا تھا۔۔۔۔

آبان بالاکوٹ سے نکل چکا تھا۔۔۔۔

اور راولپنڈی کے ہی کسی ہوٹل میں کمرہ لے رکھا تھا۔۔۔۔۔

ریسپشنسٹ سے بات کر کے جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو عائز کو بیڈ پر بیٹھے پایا جو اس کو

دیکھ کر مزید شدت اختیار کیے گلہ پھاڑ کر رونے لگ گیا۔۔۔۔

ارے ارے عائز بابا کیوں رو رہے ہو اتنا؟؟؟؟

کیا ہوا ہے بابا کی جان کو؟؟؟

آبان عائز کو گود میں اٹھائے اس کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

آبان اسے سہلا رہا تھا کہ تبھی اسے محسوس ہوا کہ عائز بول رہا ہے۔۔۔۔

آبان نے اس کا چہرہ اپنی جانب کیا تو وہ روتے ہوئے۔۔۔۔

ان۔۔۔۔

ان۔۔۔۔

پکار رہا تھا۔۔۔۔

آبان نے عائز کے منہ سے انا کے نام کے ٹوٹے الفاظ سنے تو اس کی آنکھوں میں آنسوں ابھر

آئے۔۔۔۔

مت بولو۔۔۔۔

مت بولو انا۔۔۔۔

بہت گندی بچی ہے انا۔۔۔۔

بابا کا دل دکھا دیا اس نے۔۔۔۔

توڑ دیا میرا غرور میرا اعتبار۔۔۔۔

آبان عاڑ کو خود سے ایک طرف خوشی سے چمک رہا تھا کہ عاڑ نے بولے کی کوشش کی اور
دوسری جانب وہ غمزہ تھا کہ جس کا پہلا نام اس نے بولا وہ انا کا نام تھا جسے وہ اب بے وفا
قرار دے چکا تھا۔۔۔۔۔

آبان ابھی میمی سوچ رہا تھا کہ تبھی اس کا فون جو اس کی جیب میں تھا وائبرٹ کرنے لگا۔۔۔
بس ابھی عاڑ کیا ہو گیا ہے کیوں رو رہے ہو اتنا؟؟؟؟

ایک جانب وہ عاڑ کو سہلا رہا تھا تو دوسری جانب فون نکالے وہ دیکھنے لگا۔۔۔۔
انا.....

انا کا نام فون کی سکرین پر چمکتا دیکھ کر آبان کے چہرے پر ناگواری چھا گئی۔۔
دل تو چاہا کہ جھٹ سے فون اٹھائے اور اسے بتائے کہ وہ کتنی محبت کرتا ہے۔۔۔
لیکن آنکھوں کے سامنے کا منظر دل کی زبان کو لبوں میں سیے بیٹھا تھا۔۔۔۔

فون پر ایک نظر ڈالی۔۔۔

آنکھ میں آنسو ابھرا۔۔۔

فون پر اپنی ایک انگلی پھیری اور بے دردی سے کال کاٹ دی۔۔۔۔

کوئی بات نہیں کرنی تم سے ----

سمجھ رہی ہوں ناں تم ---

بہت دور جاؤں گا تم سے اب ----

بہت دور -----

آبان کی آنکھ سے آنسو بہا جسے اس نے صاف کیے بناء عاڑ کو خود سے لگا لیا ----

جو کہ پہلے ہی انا کی جدائی سے رو رو پگھلایا ہوا تھا ----

ایک بار پھر سے فون بجا ----

جس کو آبان نے اگنور کیا اور عاڑ کو لے کر کمرے سے باہر چلا گیا ----



سمر ہاتھ میں کھانے کی ٹرے سجائے اندر کی جانب بڑھی ---

تو انا کو کان پر فون لگائے کمرے میں ٹہلتے ہوئے دیکھا ----

جو بہت ہی پریشانی سے عنقریب بھاگ رہی تھی ---

انا بھائی نہیں اٹھا رہے فون کیا؟؟؟

سمر آگے بڑھتے ہوئے کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھتے بولی۔۔۔۔

انا جو فون میں گھسی ہوئی تھی سمر کی آواز سن کر چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔

اور اس کے سوال پر روہانسی شکل بناتے ہوئے انکاری ہوئی۔۔۔۔

اچھا ادھر آؤ۔۔۔۔۔

سمر نے انا کو اپنے پاس آنے کا کہا۔۔۔۔۔

انا وہی کھڑی اسے چپ چاپ دیکھتی رہی۔۔۔۔۔

سمر خود اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔

ادھر آؤ میرے ساتھ بیٹھو۔۔۔۔۔

سمر اسے اپنے ساتھ بیڈ پر لے گئی۔۔۔۔۔

اور بیٹھا کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔۔۔۔۔

بہت مشکل وقت ہے تمہارے لیے انا۔۔۔۔

جانتی ہوں میں۔۔۔۔۔

لیکن حوصلے کے علاوہ میں اور کچھ نہیں دے سکتی۔۔۔۔

سمر اس کی اداس نظروں کو دیکھتے بولی۔۔۔۔۔

سمر وہ مجھے چھوڑ دے گا۔۔۔۔۔

وہ مجھے چھوڑ دے گا۔۔۔۔۔

انا روتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی۔۔۔۔۔

میں کیا کرونگی۔۔۔۔۔

میں تو مر جاؤں گی۔۔۔۔۔

میں کیسے جی پاؤں گی آبان اور عائر کے علاوہ۔۔۔۔۔

نہیں نہیں انا ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

ایسا مت سوچو۔۔۔۔۔

ہم ہیں ناں وہاں تک نوبت نہیں آئے گی۔۔۔

وہ تو بس غصہ ہیں ناراض ہیں اس لیے۔۔۔۔

سمر انا کو خود سے لگائے اس کو سمجھاتے بولی۔۔۔۔

نہیں سمر۔۔۔۔

وہ چلا جائے گا۔۔۔۔

وہ جیسی لڑکی مجھے سمجھ رہا ہے ناں۔۔۔۔

عائز کو بھی لے جائے گا۔۔۔۔

انا اس سے الگ ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

سمر کو کچھ نہ سوجھ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اب اس کو حوصلہ دینے کی سکت میں نہ تھی۔۔۔۔

اچھا اچھا بس۔۔۔۔

کچھ کھا لو پہلے۔۔۔۔

صبح سے بھوکی ہو۔۔۔۔

کچھ نہیں کھایا تم نے اب تک کچھ کھا لو۔۔۔۔

سمر نے چھوٹا سا نوالہ بنایا اور انا کے منہ کے قریب کیا۔۔۔۔

جس پر انا نے نفی میں سر ہلایا۔۔

نہیں کھایا جائے گا۔۔۔

کچھ نہیں کھایا جائے گا۔۔۔۔

وہ میرا فون بھی نہیں اٹھا رہا۔۔۔۔

باخدا وہ ایک بار میرا فون سن لے میں سب سمجھاؤ گی اسے۔۔۔۔

میں بہت پیار دوں گی اسے۔۔۔۔۔

میں سب ٹھیک کر لوں گی۔۔۔۔

انا اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامے بولی اور رونے لگ گئی۔۔۔۔

سمر مزید اسے یوں دیکھ نہ سکی اور خود بھی آبدیدہ ہوتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

کمرے سے باہر نکلی تو سامنے زراب کو کھڑا پایا جس کے چہرے پر افسردگی کے تاثرات عیاں

تھے۔۔۔۔

سمر اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی اور وہ یونہی بناء کچھ کھے اندر کمرے کی جانب بڑھ گیا اور
انا کے سامنے جا بیٹھا۔۔۔۔

سمر باہر کھڑی یونہی سب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

زراب نے کچھ باتیں انا سے بولی اور پھر جب نوالہ بنا کر اس کے منہ کے قریب کیا تو انا نے
بناء کچھ کھے اس کے بڑھائے ہوئے نوالے کو کھا لیا۔۔۔۔



صبح کی نیلی چادر آچکی تھی۔۔۔۔

ہر طرف سورج کی پیلی کرنیں پھوٹ کر اپنا سر پھیلا رہی تھی۔۔۔۔

سمر باہر کھڑی موسم سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔۔۔

کہ تبھی اسے پیچھے کسی کے چاپوں کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

مڑ کر دیکھا تو زراب کو اپنی طرف آتے پایا۔۔۔۔

السلام و علیکم گڈ مارنگ۔۔۔۔

زراب نے مسکرا کر سمر سے کہا جس پر سمر نے بھی بھرپور انداز سے جواب دیا۔۔۔۔

زراب اب سمر کے ساتھ کھڑا اگلے سورج کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ہلکی ہلکی ہوا میں سمر کے بھورے بال مسلسل ہوا میں لہرا رہے تھے۔۔۔

جس کو وہ ہاتھوں کی نازک انگلیوں سے مسلسل سمیٹ رہی تھی۔۔۔۔

ایک بات پوچھوں آپ سے؟؟؟

سمر نے بالوں کو بمشکل سمیٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زراب نے بناء دیکھے حامی میں سر ہلایا۔۔۔۔

جی پوچھیے؟؟

کیا آپ ابھی بھی انا سے محبت؟؟؟؟

سمر نے بمشکل اپنے دل میں چھپے تحفظات کو دھیمے لہجے سے زراب کے سامنے رکھتے ہوئے

پوچھا۔۔۔۔

زراب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

سمر نے اس کی نظروں کو خود پر بھرتے ہوئے دیکھا تو فوراً نظریں جھکالی۔۔۔۔

سوری میں نے بس یونہی۔۔۔۔

یہ آپکا پرسنل میٹر ہے۔۔۔۔

سو سوری۔۔۔۔

سمر ادا سی بھرے لہجے سے وہاں سے جانے کو ہوئی کہ زراب نے جاتی سمر کو اپنی آواز کے سحر سے روک دیا۔۔۔۔

محبت تو کرتا ہوں۔۔۔۔

ہاں کرتا ہوں۔۔۔۔

زراب نے سمر کی جانب دیکھا جو اس کے الفاظ سن کر سکتے میں آگئی تھی۔۔۔۔

اور اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

لیکن انا سے نہیں تم سے۔۔۔۔

زراب مسکرا کر سمر کے قریب آتے بولا۔۔۔۔

جو بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

مجھ سے؟؟؟؟

سمر نے حیرانگی سے خود کو اشارہ دیتے کہا۔۔۔۔

زراب نے مسکرا کر حامی۔ میں سر ہلایا۔۔۔۔

لیکن وہ انا سے؟؟؟؟

سمر ابھی بھی تذبذب کا شکار تھی۔۔۔۔

ادھر آؤ یہاں بیٹھو۔۔۔۔

سمر کا ہاتھ تھامے وہ وہاں موجود کرسیوں پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

اب سنو۔۔۔۔

زراب نے اس کو دیکھتے کہا۔۔۔۔

مانتا ہوں مجھے محبت تھی انا سے شاید شدت سے بڑھ کر

۔۔۔۔

خود سے بڑھ کر۔۔۔۔

لیکن جب وہ کسی کے نکاح میں گئی اور باؤ جی کی ڈیٹھ ہوئی۔۔۔۔

اس نے مجھے بہت کچھ سیکھا دیا۔۔۔۔

سمر مسلسل زراب کے چہرے پر بدلتے تاثرات کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

لازم نہیں صرف پانا ہی سب کچھ ہو۔۔۔۔

کبھی کبھی کھو کر بھی پایا جاسکتا ہے۔۔۔۔

اور میں نے اپنے باؤ جی کو کھو دیا۔۔۔۔

لیکن انا کی خوشی پالی۔۔۔۔

اور اس کی خوشی میں ہی خوش ہوں میں۔۔۔۔

اور اب بس اسے خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

زراب نے اپنی بات مکمل کرتے سمر کی جانب دیکھا۔۔۔۔

جو اسے ٹکر ٹکر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟؟

زراب نے اس کو یوں خود کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں وہ بس۔۔۔۔

میں نے انا کو کھانا کھلایا وہ نہیں کھا رہی تھی آپ نے کھلایا تو کھا لیا کیسے؟؟؟
سمر نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔

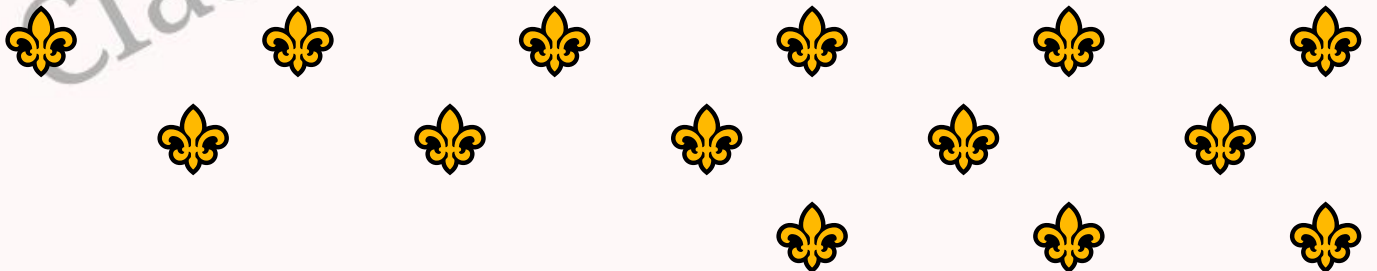
وہ!!!!!!

زراب نے مسکرا کر دیکھتے کہا۔۔۔۔

میں نے اسے آبان کی قسم دی تھی تبھی اس نے بناء کچھ کھے کھانا کھالیا۔۔۔۔

سمر نے بات سنی تو جیسے چہرے پر اطمینان ہی چھا گیا ہو۔۔۔۔

جبکہ زراب اس کو بس دیکھ کر مسکراتا جا رہا تھا۔۔۔۔



صبح تو ہو چکی تھی لیکن کمرے میں چاروں اطراف اندھیرے نے ڈھیرا جما رکھا تھا۔۔۔
انارات کا کچھ حصہ تو بے ہوشی میں سوئی رہی لیکن جب ہوش میں آئی تو بس آبان اور عائزہ کو
سوچ سوچ کر اپنی قسمت کو کوستی رہی۔۔۔۔۔

کمرے میں چھایا اندھیرا اسے اپنی زندگی کے اندھیرے کی عکاسی لگ رہا تھا۔۔۔
بیڈ پر دونوں ٹانگوں کو جمائے اپنا سر بازوؤں کے سہارے ٹکائے وہ خاموش بیٹھی تھی۔۔۔۔
سوچ کا محور ابھی بھی آبان اور اس کی محبت کا طواف کر رہی تھی۔۔۔۔۔
لیکن شاید اب انا میں اس کے بچھڑنے پر آنسوؤں بہانے کی ہمت نہ تھی یا شاید آنکھوں میں
اب آنسوؤں کا ذخیرہ معدوم ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

دروازے پر اسی اثناء میں دستک کی آواز سنائی دی۔۔۔
انانے بناء سر اٹھائے باہر والے سے اس کی شناخت دریافت کی۔۔۔۔
کون ہے؟؟؟ آواز میں افسردگی اور بے چینی صاف عیاں تھی۔۔۔
میں ہوں اناتائی ماں۔۔۔۔۔

بیٹا دروازہ کھولو ہم کو اندر انا ہے تم سے ملنا ہے۔۔۔۔۔

شیریں بی بی باہر کھڑی انا سے التجائی انداز اپناتے دروازے کو چھوتے بولی۔۔۔

نہیں تائی ماں۔۔۔

مجھے کسی سے نہیں ملنا۔۔۔۔

کسی سے بھی نہیں۔۔۔۔

انا سر اٹھائے دروازے کو دیکھتے روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

نہ میرا بچہ نہ۔۔۔۔

تائی اماں کا جان ہو تم ایسا نہ کرو۔۔۔۔۔

کھولو دروازہ ہم تم کو دیکھنا چاہتا ہے۔۔۔

شیریں بی بی بھی انا کے دکھ اور تکلیف کی نوعیت کو محسوس کرتے ہوئے آبدیدہ ہو گئی۔۔۔۔۔

انا نے شیریں بی بی کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔۔۔۔

انا تم کو اپنے مرے ہوئے باپ کا واسطہ دروازہ کھولو۔۔۔۔۔

ہم کیا جواب دے گا باؤ لالہ کو؟؟؟

کہ ہم اس کی بیٹی کو خوش نہ رکھ سکا؟؟؟

اسکا گھر نہ بچا سکا؟؟؟

شیریں بی بی اب باقاعدہ آنسوؤں بہانے لگ گئی تھی۔۔۔

کہ تبھی زراب اور سمر بھی ایک دوسرے سے بات چیت کرتے ہوئے وہاں آن پہنچے۔۔۔۔

کیا ہوا امی؟؟

آپ رو کیوں رہی ہیں؟؟؟

اور انا؟؟؟

زارب نے نارمل تاثرات چہرے پر اٹھائے پوچھا۔۔۔

زارب ہم کیا کرے اس لڑکی کا؟؟؟

خدا جانے کس کا بری نظر کھا گیا ان کی خوشیوں کو؟؟؟؟

شیریں بی بی دوہائیاں بھرتے ہوئے زراب کے سینے سے جا لگی جو اب ان کی پریشانی کو بخوبی

سمجھ چکا تھا۔۔۔۔

انا دروازہ کھولو۔۔۔۔۔

دیکھو بچوں والی حرکتیں نہ کرو۔۔۔۔

اس طرح ہمت ہار جانے سے صرف دل اور دماغ ہی بے سکون ہوگا اور کچھ نہیں۔۔۔۔

سمر دروازے پر اپنا ہاتھ بجاتے ہوئے اونچی آواز سے بولی۔۔۔۔

کہ تبھی مایوسی کی تصویر اجڑی حالت کا عکس لیے انا دروازہ کھولے سو جھی سرخ آنکھیں جھکائے
سامنے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

سب ہی ایک ہنسنے کھیلنے والی لڑکی کو اس حالت میں دیکھ کر اس پر افسوس کناں کر اٹھے۔۔۔۔
سمر آگے بڑھی اور اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔۔

بس انا اب مزید نہیں رونا۔۔۔۔

ہم ہیں ناں۔۔۔۔

ہم سب بات کریں گے آبان سے۔۔۔۔

اسے سمجھائیں گے کہ ایسا کچھ نہیں۔۔۔۔

سمر کے ساتھ لگی انا اب تھک چکی تھی۔۔۔۔

شیریں بی بی بھی اس کو حوصلہ دینے کو آگے کو بڑھی اور اس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔۔

انانے شیریں بی بی کے لمس کو محسوس کیا تو اب ان کی جانب بڑھی اور ان کی ممتا بھرے

آنچل میں خود کو سمیٹنے لگی۔۔۔۔

تو پھر ٹھیک ٹھہرا ہم آج ہی آبان سے ملنے جائیں گے اور جتنی بھی غلط فہمیاں ہیں ان سب کا
خاتمہ کر دیں گے۔۔۔۔

زراب مسکرا کر انا کی جانب دیکھ کر بولا۔۔۔۔

انا جو کہ شیریں بی بی کے ساتھ لگی تھی اچانک عجیب سے تاثرات سجائے ان سے الگ
ہوئی۔۔۔

اور پھر منہ پر اپنا ہاتھ رکھا اور فوراً اندر کی جانب تیزی سے بھاگی۔۔۔۔

سبھی انا کی اس حرکت کو اچھی نظر سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

جبکہ شیریں بی بی انا کو یوں جانتا دیکھ کر سب سمجھ چکی تھی۔۔۔



□

ہاں جی۔۔۔۔

کل کی ہی فلائیٹ کروا دیں۔۔۔۔

ہوا تو آج شام کی ہی کر دیں اگر ممکن ہو تو۔۔۔

جی جی بہتر۔۔۔۔۔

چلیں اگر کل کی ہی فلائیٹ کا ہے تو آپ کل کی ہی دو ٹکٹس بک کر دیں۔۔۔

جی بہتر۔۔۔۔۔

السلام حافظ۔۔۔۔۔

آبان فون پر فلائیٹ ایجنسی سے بات کرنے کے بعد واپس صوفے پر آ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

عائز جو کہ اب مزے سے سو رہا تھا اس کے پیچھے بھی آبان کی بھاگ دوڑ کا نتیجہ تھا۔۔۔۔۔

صبح سے الٹی پلٹی حرکتیں کرنے کے بعد اس نے عائز کو بمشکل کھلایا اور پھر زخم خشک کرنے کی دوائی پلا کر اسے سلا دیا۔۔۔۔۔

ابھی وہ سکھ کا سانس بھرے موبائل کا استعمال کر رہا تھا جب اچانک اس کی سکریں پر سمر کا نام جگمگ کرنے لگ گیا۔۔۔۔۔

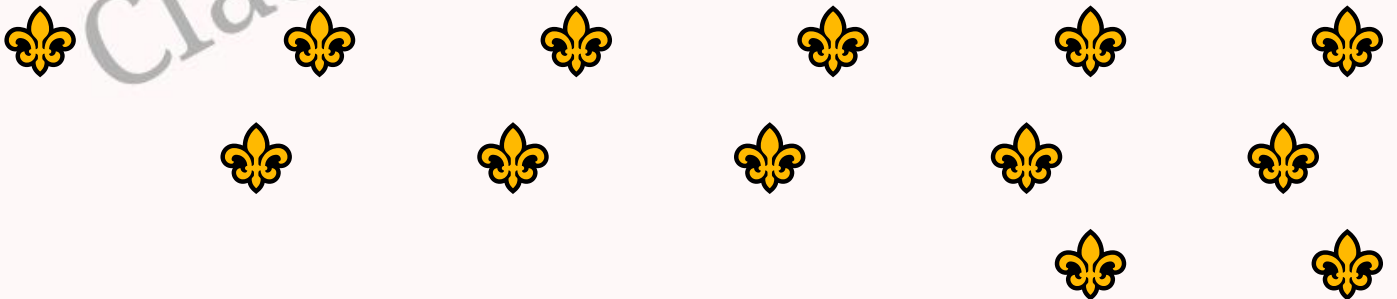
ضرور انا کی حمایت اور وکالت کرنے کو فون کر رہی ہے۔۔

لیکن میں نہیں مانوں گا۔۔۔۔۔

میں بے غیرت مرد نہیں ہوں کہ اپنی عزت کو کسی کے ساتھ یوں ہنستے کھیلتے دیکھوں۔۔۔
آبان زچ بھرے انداز سے بولا اور پھر فون کاٹ کر واپس اپنے کام پر مچو ہوا۔۔۔
کہ پھر سے سمر کا نام جگمگ کرنے لگ گیا۔۔۔

میں نے کہا ناں میں بات نہیں کرونگا۔۔۔
آبان اب شدت اختیار کر چکا تھا۔۔۔
لہذا ایک بار پھر سے سمر کی کال کاٹی اور پھر اپنا موبائل ہی بند کر ڈالا۔۔۔

کرتے رہو کال اب۔۔۔
نفرت ہے مجھے اس سے جس کی راہنمائی کو تم بے چین ہو رہی ہو۔۔۔
آبان موبائل وہی صوفے پر پھینکے خود عائر کے پاس جا کر لیٹ گیا۔۔۔
تاکہ رات بھر کی جاگیر آنکھوں کو کچھ سکون مہیا کر سکے۔۔۔



زراب ہاتھ میں قہوے کی پیالی تھامے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھر رہا تھا۔۔۔۔

جی لالہ۔۔۔۔

آپ نے بلاوا دیا تھا ہم کو؟؟؟

کیا حکم ہے ہمارے سر پر؟؟؟

ایک شخص بالکل پٹھانی لباس میں موجود سامنے کھڑا ہاتھ میں بندوق تھامے بولا۔۔۔۔

شیر دل۔۔۔۔

تمہارے ذمے ایک کام ہے۔۔۔

میں تمہاری چیل نما نظروں کا مظاہرہ دیکھنا چاہتا ہوں ان کی صلاحیت کو پرکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

زراب نے ایک بار پھر پیالی کو اپنے لبوں کا شرف بخشا۔۔۔۔

جی حکم۔۔۔۔

یہ تو میرے لیے کسی شرف سے کم نہ ہوگا لالہ۔۔۔

بولو کیا حکم ہے کیا کرنا ہے مجھ کو کیسے خوش کرنا ہے تمہارے یقین کو؟؟؟

وہ شخص پرچوش انداز سے بولا۔۔۔
ہمممممم

کام کی بات یہ ہے کہ تمہیں ایک شخص کا پتہ لگوانا ہے وہ بھی صرف دو گھنٹوں میں۔۔۔۔۔
زراب نے آبان کی تصویر شیر دل کے سامنے رکھتے کہا اور پھر قہوے کی پیالی میز پر رکھ دی اور
اپنی آنکھیں اس پر ٹکالی۔۔۔

شیر دل نے تصویر کو میز سے پکڑا اور اسی کا بغور جائزہ لینے لگ گیا۔۔۔۔

اب بتاؤ یہ کام ہو جائے گا کہ میں کسی اور پر بھروسے کی امید باندھوں؟؟؟؟

زراب نے شیر دل کی مہارت پر چوٹ لگاتے ہوئے جان بوجھ کر کہا۔۔۔۔

ارے ارے نہیں لالہ۔۔۔۔

ہم کافی ہے اس کام کیلئے۔۔۔۔

بس دو گھنٹے کا وقت۔۔۔

یہ بھی زیادہ ہے ہم جلد اس بندے کا سارا کچھا چھٹا تمہارے سامنے لاتا ہے۔۔۔۔

شیر دل نے بھرپور عزم ظاہر کیا اور پھر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

زراب شیر دل کے جانے کے بعد واپس اسی پوزیشن میں قہوے کی پیالی تمھارے بیٹھ گیا جیسے پہلے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

سمر چہرے پر تھکاوٹ لیے اس کی جانب بڑھتی ہوئی آئی۔۔۔۔

زراب سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔

سب خیریت ہے؟؟؟

کیسی ہے انا اب؟؟؟؟

طبیعت سنبھلی اس کی کہ نہیں؟؟؟؟

زراب نے ظاہری پریشانی ظاہر کرتے پوچھا۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔

بہت بری حالت ہے اس کی زراب۔۔۔۔

سمر نے ایک گہری سانس بھری۔۔۔۔

مطلب؟؟؟؟

زراب نے پوچھا۔۔۔۔

وہ مسلسل قے کر رہی ہے۔۔۔۔

آئی کو شک ہے کہ شاید وہ امید سے ہے۔۔۔۔

سمر نے زراب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جبکہ زراب بس خاموشی سے سن رہا تھا۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔

میں تو بھول ہی گئی۔۔۔۔

مجھے آئی نے بھیجا تھا کہ ڈاکٹر کو بلا لیں تاکہ کنفرم ہوسکے۔۔۔۔

اور ہوسکے تو آبان کو بھی اس بات سے آگاہ کر دیں۔۔۔۔

میں کافی دیر سے کال کر رہی تھی لیکن کوئی جواب نہ ملا۔۔۔۔

جبکہ اب فون بند جا رہا ہے اسکا۔۔۔۔

سمر مایوسی اپنائے زراب کو دیکھتے بولی۔۔۔۔

میں ابھی لاتا ہوں کسی لیڈی ڈاکٹر کو ساتھ۔۔۔۔

اور رہی بات آبان کی تو اس کی فکر نہ کرو۔۔۔

چند گھنٹوں میں ساری معلومات سامنے ہوگی اس کی۔۔۔

زراب کہتے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن آپ کہاں جا رہے ہو؟؟؟

سمر اس کو اٹھتے دیکھ کر بولی۔۔

اففففف سمر۔۔۔۔۔

کتنی بھولکر ہو۔۔۔۔۔

زراب ہنستے ہوئے سمر کے قریب ہوتے بولا۔۔۔۔۔

کیا مطلب آپکا اس بات سے؟؟؟؟

سمر منہ بسورے اس کی جانب ناراضگی ظاہر کرتے بولی۔۔۔۔۔

ابھی خود ہی تو کہا تھا کہ ڈاکٹر کاپتہ کرو اور اب خود بھول گئی ہو؟؟؟

سمر اس کی بات سن کر چونک سی گئی۔۔۔ لیکن پھر اپنی ہی بات پر خود ہنس پڑی۔۔۔۔۔

نہیں وہ بس میں۔۔۔۔۔

ہاں ہاں سوچ لو کوئی بہانہ -----

زراب اس کی معصومیت کو دیکھتے ہوئے اس کے قریب ہوا ----

ایک بات یاد رکھنا بھولنا مت ----

کہ زراب خان تم سے بہت محبت کرتا ہے ----

یہ نہ ہو ہم عاشق آپکے سامنے جھولی پھیلائے کھڑے رہیں جبکہ محبوبہ رقیبوں کو یاد کرتے ہنستی
رہے ----

زراب کی قربت اور گہرے سانس کے گرم لمس کو اپنے کان کے قریب محسوس کر کے سمر کی
گالیں سرخ ہو گئی اور وہ زراب کو اپنے قریب دیکھ کر شرما سی گئی ----

نہیں وہ ایسا!!!!

میرا مطلب ----

سمر زراب کو یوں قریب دیکھ کر تذبذب کا شکار ہو گئی جبکہ اس کی سوچ اس کی آنکھوں کو دیکھ
کر وہی ٹھٹک سی گئی اور وہ اس بات سے بے خبر ہو گئی کہ وہ کیا بولنا چاہ رہی ہے ----

ہاں ہاں اب تو جواب بھی نامکمل سا ہی دوگی۔۔۔۔

میری محبت کا لگتا ہے کافی جادو سر چڑھ گیا ہے تمہارے۔۔۔۔

زراب اپنے سفید دانت نکالے سمر کو مزید کنفیوژ کر رہا تھا۔۔۔۔

اچھا بس کمریں آپ۔۔۔۔

جائیے ڈاکٹر کو بلا کر لائیے۔۔۔۔

سمر اس کی چالاکي کو بخوبی سمجھتے ہوئے زراب کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھوں کے زور لگاتے

ہوئے پیچھے کو ہی۔۔۔۔

اور ہنستے ہوئے واپس انا کے کمرے کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔۔

جبکہ زراب کچھ پل یوں ہی کھڑا ہنستا رہا اور پھر وہ بھی باہر کو چلا گیا۔۔۔۔



انا جو کہ الٹیاں کر کر کے آدھ موہی ہو چکی تھی۔۔۔۔

بناءً ڈوپٹے کی حالت میں چکر کھاتی اپنے بیڈ کی جانب بڑھی۔۔۔۔

کہ تبھی دروازے پر بناء دستک دیے۔۔۔

شیریں بی بی اپنے ساتھ ایک لیڈی ڈاکٹر کو اندر کی جانب لیے انا کو آواز لگاتی آئی۔۔۔

انا بیٹا۔۔۔۔

اٹھو دیکھو ہم ڈاکٹر کو لایا ہے اپنے ساتھ۔۔۔

شیریں بی بی نے انا کی جانب بڑھتے ہوئے اس کو اسکا ڈوپٹہ اوڑھایا۔۔۔

انا بمشکل ہی خود کو سیدھا کرتے ہوئے بیڈ پر براجمان ہوئی۔۔۔

کیسی ہو انا؟؟؟

لیڈی ڈاکٹر مسکراتی ہوئی انا کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔

میں ٹھیک ہوں وہ بس طبیعت بوجھل سی ہے شاید تبھی ایسی حالت ہو رہی۔۔۔

انا آنکھیں موندے آہستگی سے سانس بھرتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں خیر کوئی بات نہیں میں ابھی دیکھ کر بتاتی ہوں۔۔۔۔
ڈاکٹر نے انا کا چیک اپ کرنا شروع کیا۔۔۔

سمر بھی اب انا کی خبر گیری کرنے کی خاطر کمرے میں آگئی۔۔۔۔
ڈاکٹر چیک اپ کرنے کے بعد واپس اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

انا ابھی بھی ویسے ہی نیم بے ہوش حالت میں تکیے پر سر گرائے بیٹھی تھی۔۔۔

کیا ہوا میرے بچی کو ڈاکٹر صاحبہ؟؟؟
شیریں بی بی پریشانی کی حالت میں آگے کو بڑھ کر بولی۔۔

سب ٹھیک ہے ناں؟؟
کوئی مسئلہ تو نہیں؟؟؟

سمر جو دروازے کے پاس کھڑی تھی ڈاکٹر کو یوں کھڑا دیکھ کر اس کی جانب بڑھی۔۔۔۔

ارے نہیں نہیں۔۔۔

ایسا کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔

بلکہ مسئلے کی تو بات ہی نہیں ہے۔۔۔

خوشخبری ہے۔۔۔

انا امید سے ہے۔۔۔

اور جلد ہی ایک ننھی سی جان کو جنم دے گی۔۔۔۔

ڈاکٹر نے مسکرا کر شیریں بی بی کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

انا جو کچھ دیر پہلے مایوسی کی تصویر بنی آدھ موہی پڑی تھی۔۔

ڈاکٹر کی بات سن کر چونکتے ہوئے آنکھیں کھولے بیٹھ گئی۔۔۔۔

کیا؟؟؟

م---م---میں اور ماں؟؟؟؟

وہ بے یقینی کی صورت بنے سامنے کھڑے ہر شخص کو دیکھ رہی تھی---

جو اس وقت انا کو مسکراہٹ سجائے خوشی کی نوید سنارہے تھے---

سمر فوراً انا کی جانب بڑھی---

بہت بہت مبارک ہو انا---

اسلا پاک ہر خوشی دے میری پیاری سی بہن کو---

دیکھو اسلا پاک کتنا رحم و کرم کرنے والا ہے---

سمر انا کو اپنے ساتھ لگائے اسے خوشی کا پیغام سنارہی تھی---

جو اس وقت بھی آنکھوں میں آنسوں لیے مسلسل رو رہی تھی---

سکینہ!!!!

سکینہ!!!!

شیریں بی بی نے ملازمہ کو آواز لگانا شروع کی۔۔۔

آپ نے تو ہمارا دل خوش کر دیا ہے۔۔۔

ہم آپکو ایسے نہیں جانے دے گا۔۔۔

شیریں بی بی خوشی کے عالم میں پھولے نہ سماتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

نہیں نہیں اس کی۔۔۔ یہ تو بس اس کی رضا ہے اور کچھ نہیں۔۔۔

باقی آپ سب ان کا بہت خیال رکھیے گا۔۔

یہ بہت کمزور ہے۔۔۔

اور اب انہیں ناصرف خود کیلئے بلکہ اپنی ہونے والی ننھی سی جان کیلئے خود کی بھوک سے بڑھ

کر کھانا ہے۔۔۔

ڈاکٹر شیریں بی بی کو تفصیلات سے آگاہ کر رہی تھی۔۔۔

جبکہ انا کو اس خوشخبری میں ایک امید کی کرن نظر آئی تھی۔۔۔



زراب اپنے عوام خانے میں روایتی لباس پہنے موجود تھا۔۔۔

جہاں وقتاً فوقتاً لوگ آکر اپنے مسائل کا اس کے سامنے خلاصہ کر رہے تھے۔۔۔

کہ تبھی سامنے دروازے سے بھاگتا ہوا شیر دل اس کے سامنے آن کھڑا ہوا۔۔۔

سانس پھولائے چہرے پر سپاٹ تاثرات لیے شیر دل کو زراب نا سمجھی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

زراب نے ایک خاص بندے کو اشارہ کیا جس پر وہ بھاگتا ہوا زراب کے پاس آیا۔۔۔

سنوائی کی بیٹھک ابھی برخاست کی جائے۔۔۔

میں جلد دوبارہ بیٹھک میں ان سب کے مسائل سنوں گا۔۔۔

ابھی ان سب کو سنبھالو۔۔۔۔

زراب کہتے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

اور وہاں سے چلتا بنا۔۔۔

شیر دل بھی اپنی بندوق کو بازو میں پکڑے اس کے پیچھے چل پڑا۔۔۔



سمر۔۔۔۔۔

انا جو سمر کی گود میں سر رکھے کسی سوچ میں گم لیٹی تھی بولی۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔

سمر انا کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے سہلا رہی تھی۔۔۔

اگر میں آبان کو بتاؤں تو وہ آجائیں گے نہ واپس؟؟؟
وہ خالی آنکھوں کی چھاپ یلے سمر کو ٹکڑ ٹکڑ دیکھ کر بولی۔۔۔

کیوں نہیں۔۔۔۔

کیوں نہیں آئیں گے واپس؟؟؟

وہ تو اُلے پاؤں بھاگے ہوئے آئیں گے۔۔

دیکھنا تو ذرا۔۔۔

وہ عائر کو کتنا چاہتے ہیں تو اپنی اولاد کو تو وہ سر آنکھوں پر بٹھائیں گے۔۔۔۔

سچ کہہ رہی ہوناں؟؟؟

انا اس کو بیگانگی سے دیکھتے ہوئے سوالیہ ہوئی۔۔۔

بلکل سچ۔۔۔۔

سمر اس کے چہرے کو چھوتے ہوئی۔۔۔

ایسا کرو تم آرام کرو۔۔۔۔

میں کچھ چٹپٹا سا کھانے کو لے کر آتی ہوں۔۔

سنا ہے اس حالت میں چٹخوڑے بہت مارے جاتے ہیں۔۔۔۔

سمر انا کو آنکھ مارتے ہوئے بولی اور پھر کمرے سے باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

انا وہیں بیٹھی اس کی باتوں سے حوصلہ لینے کے بعد اپنے فون کی جانب بڑھی۔۔۔

اور آبان کو کال ملا دی۔۔۔



ہاں تو کیا خبر لائے ہو؟؟؟

کیا میری امید پوری ہوئی ہے تم سے؟؟؟

کہ جو کچھ سن رکھا تمہارے بارے میں وہ بس محض ایک افواہ کے علاوہ کچھ نہیں؟؟؟

زراب اپنی پگ کو سر سے اتار کر ایک اونچی لکڑی کی سلیپ پر رکھتے ہوئے بولا۔۔۔

لالہ ہم خود کو اچھے سے ثابت کرنا جانتا ہے۔۔۔

یہ لوپتہ اس بندے کا جس کا تم نے ذکر کیا تھا۔۔۔

یہ ایک ہوٹل میں موجود ہے اور کل کی فلائٹ پر اپنے بچے کے ساتھ واپس ولایت جانے کی تیاری میں مصروف ہے۔۔۔

شیر دل زراب کے سامنے آبان کی تصویر رکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔
جبکہ زراب بس خاموشی سے سن رہا تھا۔۔۔۔

واہ شیر دل تم تو بہت ہی کام کے کامیاب بندے ہو۔۔۔۔۔

پسند آیا ہم کو تمہارا طریقہ۔۔۔۔۔

تمہارا انعام تمکو۔ جلد مل جائے گا۔۔۔۔۔

زراب نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔



□

آبان اب اٹھ چکا تھا۔۔۔

موبائل کھولا تو انا کے نام کی کئی کالز پائی۔۔۔

ابھی وہ اس کی کالز کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ پھر سے اسکا نام جگمگ کرنے لگ گیا۔۔۔

آبان ایک دم پھر سے اس کے نام کو دیکھ کر چونک گیا۔۔۔
انا کا نام مسلسل چمک رہا تھا جبکہ آبان بناء فون اٹھائے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

فون بند ہو گیا۔۔۔۔۔

آبان نے فون واپس بیڈ پر رکھا اور واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔
واپس ہاتھ میں تولیہ تھامے آیا تو ابھی بھی انا کا نام فون پر چمک رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ پاگل ہو گئی ہے کیا؟؟؟

اتنی کالز کی کیا وجہ ہے؟؟؟

آبان خود سے بوٹے ہوئے فون کو کان پر لگا لیا۔۔۔

بولو کیا مسئلہ ہے اب کس بات کی دہائی بھرنے کیلئے کال کی ہے؟؟؟؟
آبان کا لہجہ ابھی بھی تلخ اور چھبن سے بھرا تھا۔۔۔

جو انا کے دل کو چیرنے کے لیے کافی تھا۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔
میں نے بتانا تھا کہ!!!!!!
انا سمیتے ہوئے ٹوٹے پھوٹے الفاظوں کی لڑی سنبھالے بولی۔۔۔

وہ میں کیا؟؟؟؟
دیکھو میں جلد طلاق نامہ بھیج دوں گا۔۔۔۔
لہذا بار بار مجھے پریشان مت کرو۔۔۔۔

آبان کا لہجہ اجنبیت کی عکاسی کر رہا تھا۔۔۔۔

انا نے جب سنا تو بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔۔۔

میں امید سے ہوں۔۔۔۔

انا کی آواز میں لرزش تھی۔۔۔۔

طلاق کا نام اس کے حواس کو اڑا چکا تھا۔۔۔۔

جب کہ جس خوشی اور امید سے اس نے آبان کو کال کی تھی وہ اب بس ایک خاک کے مانند
ہوا میں اڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

آبان بھی سن کر ایک دم چپ سا دھ گیا۔۔۔۔

سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ وہ خوشی کا اظہار کس طرح کرے۔۔۔۔

تم سچ کہہ رہی ہو؟؟؟

میں----

میں باپ بننے والا ہوں؟؟؟؟

وہ چمکتے لہجے سے انا کی بات پر یقین نہ رکھتے ہوئے فون پر بولا-----

ہمم

انا بس اتنا سا کہہ سکی-----

کس قدر مجھے خوشی!!!!!!

آبان بوٹے بوٹے چپ ہو گیا۔۔

انا کی آنکھوں کی امید اب آنسوؤں کی نذر ہو گئی-----

ابھی طلاق نہ دیں-----

میں اپنے بچے کو آپکے نام سے جہنم دے دوں-----

تو بے شک مجھے اپنے نام سے لا تعلق کر دیجئے گا۔۔۔۔
شاید ٹھیک ہی کہتے ہیں لوگ۔۔۔

جب محبت میں اعتبار کی جگہ بے یقینی اور شک کا بیج اپنا پودا اگائے تو وہ رشتہ محض ایک سفاک
کھوکھلی لکڑی کے مانند ہو جاتا ہے۔۔۔۔

جس کو دیک اس قدر چاٹ چکی ہوگی کہ دنیا کی کوئی بھی دوائی اس کو محفوظ نہ کر سکے
گی۔۔۔۔

انا روتے ہوئے لفظ کو بہت ہی مضبوطی سے ادا کر رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ آبان تذبذب کا شکار دو باتوں میں خود کو پھنسا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

فی ایمان اللہ۔۔۔۔

انا نے کہتے ساتھ ہی کال بند کر دی۔۔۔۔

جبکہ آبان کئی دیر تک یونہی فون کو کان کے ساتھ لگائے کھڑا سوچ میں گم تھا۔۔۔۔



زرا ب تیز قدم بڑھاتے ہوئے سیدھا اپنے کمرے کی جانب بڑھا وہ لمحہ بھر بھی تاخیر کرنے کے حق میں نہ تھا۔۔۔۔

فورا اپنے روایتی کپڑوں سے چھٹکارا حاصل کیا اور اپنے روٹین کے لباس میں ملبوس باہر کی جانب بڑھا۔۔۔

جہاں پہلے سے ہی سمر انا کیلئے کچھ کھانے کا سامان ٹرے پر سجائے کیچن سے نکل کر لاؤنچ کے راستے سے گزر کر انا کے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

سمر جلدی چلوں مجھے آبان کا پتہ چل گیا ہے۔۔۔
زراب کان کے ساتھ فون لگائے اس کو دیکھتے ساتھ ہی اس کی جانب بڑھ کر بولا۔۔

لیکن کیسے؟؟؟

آپ کو کیسے پتہ کہ وہ کہاں ہے؟؟؟
سمر حیرانگی سے اس کی جانب دیکھتے بولی۔۔۔

وہ بعد میں بتاؤں گا۔۔۔
ابھی چلو بلکہ انا سے بھی کہو کہ ہمارے ساتھ چلے۔۔۔

مل کر اسے منائیں گے۔۔۔۔

دیکھنا جلد مان جائے گا وہ۔۔۔۔

زراب کی بات سن کر سمر نے حامی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

اور زراب سمر کو ساتھ لیے انا کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔



انا جو کہ اب تک الٹیوں کی نذر تھی طبیعت میں بوجھل پن لیے وہ مسلسل واش روم کے چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔

اندر آتے زراب کو دیکھا تو فوراً اپنے ڈوپٹے کی جانب لپکی اور ڈوبٹا اوڑھتے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

سمر آگے کی جانب بڑھی اور انا کے سامنے جا بیٹھی۔۔۔

چلوں انا کچھ کھا لو اب۔۔۔

صبح سے طبیعت کی وجہ سے اوازار ہو۔۔۔

کچھ کھاؤ گی تبھی ذرا حوصلہ لے گا اور سفر پر بھی تو جانا ہے۔۔۔

سمر اس کے سامنے پے در پے پلیٹیں سجاتے ہوئی بولی۔۔۔

انا نے سمر کی بات سنی تو اس کی جانب حیرت سے دیکھتے بولی۔۔۔

سفر؟؟؟

کونسا سفر؟؟

کہاں جارہے ہیں ہم؟؟

ہاں سفر۔۔

ہم آبان کو منانے کیلئے جارہے ہیں وہ بھی کچھ ہی دیر میں۔۔۔

دیکھنا انا سب ٹھیک ہو جائے گا وہ بھی بہت جلد۔۔۔

زراب جو دونوں کے سامنے کھڑا سب سن رہا تھا بولا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔

اب نہیں۔۔۔۔

انا دوسری جانب منہ کیے بولی۔۔۔۔

سمر اور زراب بناء کچھ سمجھے اس کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

مطلب؟؟؟

کیا نہیں؟؟؟؟

سمر اس کے ہاتھوں کو تھامتے بولی۔۔۔

سمر اس کو خوشی نہیں ہے۔۔۔

اس کو میری امید سے ہونے کی خوشی نہیں ہے۔۔۔

انا آنکھوں میں بھر بھر آنسوں لیے اس کی جانب دیکھتے بولی۔۔۔

مطلب؟؟؟

تم کیسے جانتی ہو؟؟

کیا بات ہوئی ہے تمہاری آبان سے؟؟؟

اس نے خود کہا ہے کیا؟؟؟

زراب اس کی جانب سن کر لپکا ---

ہاں ---

انا نے ٹوٹے بکھرے لہجے سے جواب دیا ---

جب اس کو خوشی نہیں تو میں کیوں جاؤں اس کے پاس ---

وہ تو ابھی بھی مجھے طلاق دینے کی ضد پر ڈٹا کھڑا ہے ---

وہ اس بات پر بھی نہ پگھلا کہ میں اس کے بچے کو جنم دینے والی ہوں ---

تو کیوں میں زبردستی اس کو اپنے ساتھ باندھوں ---

کیوں میں اپنی انا کا گلہ گھونٹوں ---

کیا؟؟؟؟؟

آبان بھائی اتنی بڑی خوشی جان کر بھی؟؟؟
سمر افسوس بھرے لہجے سے انا کو دیکھتے بولی----

سمر نے انا کو روتے دیکھا تو اٹھ کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا----

زراب کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے ----
لہذا خاموشی سے باہر کی جانب بڑھ گیا----

سمر نے زراب کو باہر جاتے دیکھا تو وہ بھی فوراً اس کے پیچھے ہو گئی----

زراب جو ابھی کمرے سے نکل کر کچھ آگے بڑھا ہی تھا----
سمر کی آواز سن کر رک گیا اور پلٹ کر اسے دیکھنے لگا----

زراب-----

رکے پلیرز-----

سمر تیز قدم بڑھاتی اس کے پاس آگئی۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟

زراب اس کو دیکھ کر بولا۔۔۔

اب کیا کرنا ہے؟؟؟

سمر اپنی ہاتھوں کی انگلیوں کو دیکھتے بولی۔۔۔

میری خود سمجھ سے باہر ہے۔۔۔۔

سوچ رہا ہوں کہ میں خود جا کر آبان سے بات کروں۔۔۔

زراب پریشانی اور بے سکونی کے تاثرات سجائے اس کی جانب دیکھتے بولا۔۔۔۔۔

ہممممم۔۔۔۔۔

اگر کچھ سوچے تو بتائیے گا ضرور۔۔۔۔۔

سمر نامیدی سے بوٹے ہوئے واپس پلٹ گئی۔۔۔۔۔

زراب اس کی بات سن کر ایک سوچ میں کھٹکا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے سمر کمرے میں داخل ہوتی اس نے سمر کو پیچھے سے آواز دے ڈالی۔۔۔۔۔

سمر۔۔۔۔۔

سمر نے نام سنا تو لاپرواہی سے پلٹی۔۔۔۔۔

مجھ سے شادی کروگی؟؟؟؟

زراب خیالی کیفیت چہرے پر سجائے اس کو پر امیدی انداز سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

سمر کو اس سوال کی بالکل بھی امید نہ تھی۔۔۔
جو اس کے سوال کو سن کر ایک دم چونک سی گئی۔۔۔

زراب نے سمر کی جانب سے جب کوئی جواب نہ پایا تو افسردگی سے سر گرائے وہ پلٹ گیا۔۔۔۔

کرونگی۔۔۔۔
ہاں میں کرونگی۔۔۔۔
سمر کی آواز سن کر زراب کے قدم رک گئے۔۔۔۔
تیزی سے پلٹ کر سمر کی جانب دیکھنے لگ گیا۔۔۔۔

جو دور کھڑی شرم رہی تھی۔۔۔۔
زراب کے چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ ابھر آئی۔۔۔۔

چھوٹے چھوٹے قدم۔ اٹھاتا ہوا وہ سمر کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔۔

جبکہ سمر زراب کو اپنے قریب آتے دیکھ کر مزید سرخی میں ڈوبتی جا رہی تھی۔۔۔۔

اب زراب سمر کے نزدیک کھڑا اس کی جھکی ہوئی خوبصورت آنکھوں میں موجود شرمابٹ اور ہچکچاہٹ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جس کو دیکھ کر اس کا دل اند اند باہر آ رہا تھا۔۔۔۔

زارب نے اپنا ہاتھ سمر کی جانب بڑھایا۔۔۔۔

جس پر سمر نے اس کے ہاتھ کی جانب دیکھا اور پھر زراب کے چہرے کی جانب جہاں اس کی خوشی کے عکس صاف نمایاں تھے۔۔۔۔

جبکہ اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

سمر نے آہستگی سے اپنا ہاتھ زراب کے ہاتھ میں تھما دیا۔۔۔۔

زراب نے سمر کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھاما۔۔

تو مطلب مسسز زراب خان بننے کو تیار ہو؟؟؟
زراب اس کے چہرے کی جانب جھکتے ہوئے بولا۔۔۔

سمر بس شرماتے ہوئی حامی میں سر ہلا بیٹھی۔۔۔

تو پھر چلوں۔۔۔۔

زراب نے سنگین مسکراہٹ دی اور اس کے چہرے کو چھوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور پھر اپنے ساتھ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے چلنے لگ گیا۔۔۔۔

جبکہ سمر بھی اس کے سنگ اس کو دیکھتے ہوئے بس یہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔

ہاں زراب اب میں تمہاری ہوں۔۔۔

تمہاری ہونا چاہتی ہوں۔۔۔

بس تمہاری صرف تمہاری۔۔۔۔

سمر دل میں محبت کی ہزار پتنگے اڑائے اس کے سنگ اڑ رہی تھی۔۔۔



آبان کی بات جب سے انا سے ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ مسلسل بے چینی کا شکار ایک جگہ سے دوسری جگہ گھوم رہا تھا۔۔۔

دماغ میں ہزار وسوسوں نے جھم لے لیا۔۔۔

مجھے انا کی بات سن لینی چاہیے تھی اس دن۔۔۔

ناجانے وہ مجھے کیا بتانا چاہتی تھی۔۔۔

لیکن میری ہٹ دھرمی اور غصے نے میرے دماغ کو سن کر دیا تھا۔۔۔

وہ مسلسل اسی سوچ میں گم خود کو کوس رہا تھا۔۔۔

پلیز آبان میری بات تو سنیے۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ سمجھ رہے ہیں۔۔۔

پلیز۔۔۔۔

انا کی دلیلوں اور اس کی تڑپ کی آواز آبان کے کانوں میں اپنا سسبہ پگلا رہی تھی۔۔۔۔

آبان سر کو دونوں ہاتھوں میں تھامے بیٹھا تھا۔۔۔

کہ تبھی اسے عائر کے رونے کی آواز آئی۔۔۔۔

آبان نے عائز کی آواز سنی تو تڑپ کر اس کی جانب لپکا۔۔۔

اور پھر اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔۔

تم بھی تڑپ رہے ہو نہ میری طرح؟؟؟

ہینا؟؟؟

آبان نے جب سے خبر سنی تھی پچھتاوے کی آگ میں خود کو جلا رہا تھا۔۔۔۔

میں کیا کروں؟؟؟

عائز میں اسے سمجھ ہی نہیں پایا۔۔۔۔

وہ روئی تڑپی۔۔۔۔

لیکن وہ سب جو میں نے دیکھا تھا؟؟؟

آبان کی آنکھوں میں پھر سے وہی منظر اپنی لکیر کھینچنے لگا۔۔۔۔

اور آبان عائز کو اپنے ساتھ لگائے کشمکش کی تلوار پر کھڑے خود کو محسوس کرنے لگا۔۔۔۔۔



شیریں بی بی اپنی کمرے میں موجود نماز کی ادائیگی کر رہی تھی۔۔۔۔۔

جب دعا مانگتے ہوئے محسوس ہوا کہ کوئی ان کے پیچھے کھڑا ہے۔۔۔۔۔

دعا کی ادائیگی کے بعد شیریں بی بی نے مڑ کر دیکھا تو سامنے زراب کو سمر کے ساتھ کھڑا

پایا۔۔۔۔۔

سمر کا ہاتھ زراب کے ہاتھ میں تھا مے دیکھ کر شیریں بی بی ذرا سا چونک سی گئی۔۔۔۔۔

اور جائے نماز کو سمیٹتے ہوئے ان دونوں کو سامنے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

اور خود ان کے سامنے آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔

اب تینوں ایک دوسرے کو اضطراب بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔۔۔

سمر نے زراب کی جانب آنکھ سے اشارہ کیا جس کو شیریں بی بی نے دیکھ لیا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے تم دونوں کو؟؟؟

کیا کوئی خاص بات کرنا چاہتا ہے تم؟؟؟

شیریں بی بی اپنے پاندان کا ڈھکن کھولتے ہوئے پتے چنتے ہوئے بولی۔۔۔۔

جی امی۔ بہت ہی خاص بات کرنی ہے ہم دونوں نے آپ سے۔۔۔۔

زراب نے حوصلہ مندی سے لفظ کو دبا دبا کر کہا۔۔۔۔

ہاں تو تم بولو نہ ہم سنتا ہے۔۔۔۔

بلکہ ہم۔ سننا چاہتا ہے کہ تم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتا ہے۔۔۔۔

شیریں بی بی نے پتے چنتے ہوئے ایک بہت ہی پتے کی بات کر ڈالی جو دونوں کی ہی دل کی
امنگوں کو کھلانے کا سبب بنی۔۔۔۔

اور دونوں ایک دوسرے کو حیرت انگیز نظروں سے دیکھنے لگے۔۔۔۔

امی۔۔۔۔

زراب ان کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔

آپکو یہ سب؟؟؟؟

زراب ابھی ابھی ان کو حیرت کی مورت بنے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

شیریں بی بی نے بات سنی تو مسکرا دی۔۔۔

ہم ماں ہے تمہاری۔۔۔۔

تمہارے چہرے اور دل کا حال ہم نہیں سمجھے گا تو کون سمجھے گا۔۔۔

ہم بھی یہی چاہتا ہے جو تم چاہتا ہے۔۔

ہم کو سمر بہت پسند ہے۔۔۔

شیریں بی بی اٹھ کھڑی ہوئی اور بوٹے ہوئے اپنی الماری کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

سمر جو زراب کے ساتھ بیٹھی تھی شرما شرما کر پانی پانی سی ہو گئی۔۔۔۔

زارب نے سمر کا ہاتھ ابھی بھی تھام رکھا تھا۔۔۔

اور اب اماں کی بات سن کر اس کے ہاتھ کو اپنی جانب کھینچ رہا تھا۔۔۔

جس پر سمر اسے آنکھیں دکھا رہی تھی۔۔۔

شیریں بی بی نے مڑتے ہوئے زراب کی حرکت کو دیکھا تو بولی۔۔۔۔

زراب نہ تنگ کرو ہماری بہو کو تم۔۔۔۔

بیچھے ہو اس سے۔۔۔۔

شیریں بی بی کی آواز سن کر دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ چھوڑ دیا اور تھوڑے سے دور ہو کر بیٹھ گئے۔۔۔۔

شیریں بی بی نے ہاتھ میں ڈبیہ تھامی اور سمر کی جانب بڑھی۔۔۔۔

سمر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما اور ہاتھ میں موجود ڈبیہ سے کنگن نکال کر اس کے ہاتھ میں پہنا دیے۔۔۔۔

زراب سمر کے چہرے کو دیکھ رہا تھا جو رشتوں کی کمی کی وجہ سے مرجھا گیا تھا لیکن اب خوشی سے چمک رہا تھا۔۔۔۔۔

آج سے تم ہمارا بہو نہیں بلکہ بیٹا ہے جیسے انا ہمارا بچہ ہے ویسا ہی تم۔۔۔۔

شیریں بی بی نے سمر کے ماتھے پر اپنے لب رکھے اور محبت بھرا بوسہ دیا۔۔۔۔۔

سمر کنگن پہنے زراب کو دکھانے لگی۔۔۔

جبکہ شیریں بی بی دونوں کی نظر اتارنے لگ گئی۔۔۔۔۔



انا کمرے میں بیٹھ بیٹھ کر تھک چکی تھی۔۔

طبیعت بھی بوجھل تھی اور آبان سے بات کرنے کے بعد وہ خود کو ایک عجیب سی تنگ گرفتہ کیفیت میں محسوس کر رہی تھی۔۔

جس انسان کو انا نے اس قدر چاہا کہ سب کچھ بھولا بیٹھی وہ انسان اسے دھتکار کر جا چکا

تھا۔۔۔

اپنے آپ کو اس سوچ کی دیوار سے آزاد کروانے کیلئے وہ کھلی ہوا میں سانس لینے کو کمرے سے باہر نکل آئی اور لاؤن کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔

کہ تبھی لاؤنچ میں سے گزرتے ہوئے اسکا سامنا سمر اور زراب سے ہوا جو ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ تھامے مسکراتے ہوئے شیریں بی بی کے کمرے سے باہر کو آرہے تھے۔۔۔

انا نے دونوں کو یوں آتے دیکھا تو ایک دم رک سی گئی اور دونوں کو چہرے پر حیرت کے بادل سجائے دیکھنے لگی۔۔۔

سمر اور زراب دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ دونوں کے چہرے پر ایک خاص نوعیت کی شرماہٹ تھی جو ان کی محبت کی نوید سنارہی تھی۔۔۔

تم بتاؤ اسے۔۔۔۔

زرا ب نے سمر کو ہلکا سا دھکا دیتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے میں کیوں بتاؤں آپ بتاؤ اسے۔۔۔

میں لڑکی ہوں ناں مجھے شرم آتی ہے۔۔۔

سمر نے بھنوں کو چڑھاتے ہوئے زرا ب کو شرارت بھرے انداز سے کہا۔۔

انا جو سامنے کھڑی دونوں کو الجھتے دیکھ رہی تھی دونوں کی توں توں میں میں سن کر بولی۔۔۔

ارے بابا کوئی کچھ نہ بولے۔۔۔

مجھے سب سمجھ میں آگیا ہے۔۔۔

انا مسکرا کر آگے کی جانب بڑھی اور پھر سمر کو تھامتے ہوئے اپنے لب اس کے ماتھے پر

رکھے۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو۔۔۔

اللہ میری پیاری سہیلی کو ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔

انا نے اپنی آنکھ میں موجود کاجل کو اپنی انگلی سے لگاتے ہوئے سر کے کان کے پیچھے ٹپکے کی شکل میں سجا دیا۔۔۔

بہت شکریہ۔۔۔۔۔ سمر بوٹے ہوئے انا کے گلے لگ گئی۔۔۔

ارے بھائی کوئی مجھے بھی پوچھ لے۔۔۔۔۔
میں بھی ہوں یہاں جس کی بات پکی ہوئی ہے۔۔۔
زراب اپنے کالر کو جھاڑتے ہوئے ڈرامائی انداز سے منہ پھولائے بولا۔۔۔

ارے کیوں نہیں کیوں نہیں۔۔۔۔۔
بھائی تم تو میرے سب سے اچھے کزن ہو۔۔۔۔۔
بہت بہت مبارک ہو۔۔۔۔۔

انا نے زراب کی بات سنی تو اس کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرائی۔۔۔۔۔

اور پھر سمر کا ہاتھ زراب کے ہاتھ میں تھما دیا۔۔۔

بہت خوش رکھنا میری سہیلی کو زراب۔۔۔

بہت نازک ہے یہ۔۔۔

بہت معصوم۔۔۔

انا سمر کے گالوں کو چھوتے ہوئے آنکھوں میں پیار بھرے بولی۔۔۔

بلکل انا یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے بھلا۔۔۔
اپنی محبت کو میں خود سے بڑھ کر چاہوں گا خود سے بڑھ کر اس کا خیال رکھوں گا۔۔۔
زارب نے سمر کو دیکھتے ہوئے ایک بار پھر اپنی محبت کا براہ راست انا کے سامنے اعتراف کرتے کہا۔۔

اچھا یہ بتاؤ کہاں جا رہی تھی تم؟؟؟

سمر اپنی خوشی سے ہٹی تو انا کو دیکھ کر بولی۔۔۔

کہیں نہیں بس باہر جارہی تھی۔۔۔

کمرے میں رہ رہ کر دل گھبرا رہا تھا سوچا ہوا میں بیٹھ کر کچھ تازگی لے لو۔۔۔

انا نے بناوٹی مسکراہٹ سجائی۔۔۔

اچھا چلو میں بھی چلتی ہوں ساتھ مل کر باتیں کرتے ہیں اور ساتھ چائے بھی پییں گے۔۔۔۔

سمر نے انا کی جانب دیکھ کر کہا۔۔۔

اچھا تو تم دونوں جاؤ گپ شب لگاؤ۔۔

مجھے ایک ضروری کام ہے میں رات تک آجاؤں گا۔

زباب دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔

کہاں جارہے ہیں آپ؟؟؟

سمر اس کی جانب خیر کی خبر لینے کو بڑھی۔۔

ارے بابا کہنا ایک ضروری کام ہے بس آتا ہوں تب تک خیال رکھو اپنا بھی اور انا کا بھی --
زراب نے اسے جواباً کہا اور پھر تیز قدم بڑھاتے ہوئے باہر کو نکل پڑا۔۔۔

زراب کے جانے کے بعد سمر اور انا دونوں باہر کو آگئی اور ہوا کی تازگی کو خود میں بھرنے لگی --



آبان پیکنگ کرنے میں مصروف تھا جب اسے کسی انجان نمبر سے کال آنے لگ گئی۔۔۔

عائز اپنے کورٹ میں موجود کھلونوں سے کھیلنے میں مصروف تھا۔۔۔

سامان کو وہیں بیڈ پر پھینکتے وہ موبائل کی جانب بڑھا۔۔۔

جی السلام وعلیکم !!!

آبان نے فون اٹھایا اور کہا۔۔۔

اچھا تو ٹکٹس ہو گئی ہیں۔۔۔

کب کی؟؟؟

مطلب کل تین بجے کی فلائٹ؟؟

پلے بہتر بہت شکریہ۔۔۔۔

آبان نے مؤدبانہ انداز سے جواب دیتے کہا اور کال بند کر دی۔۔۔

فون بند ہونے کے بعد وہ پھر سوچنے کے انداز میں بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

سر پیچھے گرائے وہ آنکھیں موندے سوچ میں مبتلا تھا اچانک اسے دروازے پر دستک سنائی

دی۔۔۔

اس وقت کون؟؟؟

میں نے تو کوئی آرڈر نہیں دیا۔۔۔

تو پھر کون آیا؟؟؟

آبان خود سے بڑبڑاتے ہوئے لاپرواہی سے اٹھ کھڑا ہوا اور دروازے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

دروازہ کھولا تو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر ایک دم سن سا ہو گیا اور خون کی گردش اس قدر

تیز ہوئی کہ چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔۔

تم یہاں کیسے؟؟؟؟

جاؤ یہاں سے زراب۔۔۔۔

آبان غصے سے لفظوں کو دانتوں میں دباتے ہوئے بولا اور دروازے کو بند کرنے کی غرض سے

دھکا دیا۔۔

ایک منٹ آبان۔۔۔۔

ایسے نہیں۔۔۔

بات سنو پہلے۔۔۔۔

زراب نے دروازے کو اپنی طاقت سے پرزور انداز سے دھکا دیتے ہوئے کہا۔۔۔

دیکھو زراب مجھے کسی بھی قسم کا کوئی تماشہ نہیں کرنا۔۔۔

کہا نہ مل جائے گی طلاق اسے۔۔۔

بس میری اولاد اس دنیا میں آجائے۔۔۔

پھر اپنی اولاد کو لے کر تمہاری انا کو تمہارے حوالے کر دوں گا۔۔۔

آبان کڑوے لہجے سے چہرے پر بے زاری کے تاثرات سجائے زراب کو پیچھے کرتے بولا۔۔۔

تم اس قدر گندی سوچ کیسے رکھ سکتے ہو؟؟؟۔۔۔

وہ بھی اپنی محبت اپنی بیوی کے حوالے سے؟؟؟

حیرت ہے تم جیسے مردوں پر۔۔۔

محبت تو کر لیتے ہو لیکن۔ یقین کرنا تمہارے خون میں شامل نہیں ہوتا۔۔

مجھے ہی دیکھ لو اپنی بچپن کی محبت کو کس طرح تمہارے نکاح میں دے دیا یہ میں ہی جانتا ہوں۔۔۔

لیکن مجھے اس سے کئی بہتر اور مجھ سے محبت کرنے والی لڑکی ملی جس طرح کی خواہش میں نے خدا سے کی تھی۔۔

زراب آبان کی بات سن کر تیر کے نشتر چلاتے اس کو نشانہ بناتے بولا۔۔۔

بکو اس بند کرو تم۔۔۔

اور کیا کہنا چاہ رہے ہو تم ہاں؟؟؟

میں مزید بے وقوف نہیں بنوں گا اب۔۔۔۔

دیکھ چکا ہوں میں سب کچھ۔۔۔

کس طرح وہ تمہاری بانہوں میں لیٹی میرے ظلم کی داستانوں کو گھسیٹ رہی تھی۔۔۔۔

آبان اونچی آواز سے عنقریب طیش بھرے انداز سے چلا کر بولا۔۔۔

جس سے اردگرد گزرتے لوگ آبان کی جانب مڑ کر حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔۔۔
زراب نے جب اردگرد کے لوگوں کو خود کی جانب دیکھتے پایا تو بولا۔۔

ہم اندر بیٹھ کر بھی بات کر سکتے ہیں آبان یوں تماشا نہ بناؤ۔۔۔۔
نہ اپنی عزت کا نہ انا کی محبت کا۔۔۔۔

آبان نے سنا تو ایک پل کو سوچا اور پھر دروازہ کھول کر راستے سے ہٹ گیا۔۔۔

زراب بناء کچھ کے سیدھا اندر کی جانب بڑھا۔۔۔۔
جبکہ آبان نے دروازہ بند کر دیا۔۔۔



میں بہت خوش ہوں سمر کہ تمہیں زراب جیسا جیون ساتھی ملا۔۔۔

یقین جانو خود سے بڑھ کر تمہیں چاہے گا تمہارا خیال رکھے گا وہ۔۔۔
انا چائے کی پیالی تمہارے اس کو اس کی خوش قسمتی کا پیغام سناتے بولی۔۔۔

جانتی ہوں انا۔۔۔

وہ بہت اچھے اور محبت بھرے انسان ہیں۔۔۔

خود کی قسمت پر رشک آ رہا ہے مجھے بھی۔۔۔

اور اب تو لگتا ہے پاکستان آنے کی وجہ ہی یہی تھی۔۔۔

کہ مجھے زراب سے ملنا تھا اس سے محبت ہونی تھی۔۔۔

اور پھر اسکا ہونا تھا۔۔۔

سمر خود کی خوشی میں چائے کی چسکی بھرتے ہوئے زراب کی محبت کو سوچ کر بولی۔۔۔

انا نے سنا تو اسے آبان کی یاد آنکھوں میں رقص کرتی نظر آئی۔۔۔

سمر چائے کی پیالی میز پر رکھتے ہوئے انا کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

جس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات جھلک رہے تھے۔۔۔

سمر اس کی مایوسی کو دیکھ کر سمجھ گئی کہ وہ اس وقت آبان کو یاد کر رہی ہے۔۔۔۔

انا۔۔۔۔۔

منہ نہ لٹکاؤ یار۔۔۔۔

سب ہو جائے گا نہ ٹھیک۔۔۔۔ سمر اٹھ کر انا کی جانب بڑھی اور اس کو اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔

بس دیکھنا جیسے ہی آبان بھائی کو میری اور زراب کی محبت کا پتہ چلے گا تو وہ گھٹنوں کے بل بیٹھے معافیاں مانگیں گے۔۔

سمر انا کے چہرے کو چھوتے ہوئے بولی۔۔۔

انا اس کی بات پر مزید کچھ نہ بولی اور سمر کی خوشی کی خاطر تلخی بھری مسکراہٹ سجا کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔



زراب آبان کو سب کچھ بتا چکا تھا۔۔۔

زراب صوفے پر بیٹھا جبکہ آبان اس کے سامنے ایک ہاتھ باندھے اور دوسرے سے ٹھوڑی کو
سہارا دیتے ہوئے سب کچھ سن کر خاموش کھڑا تھا۔۔۔
جیسے سوچ سوچ گئی ہو اور دل دھڑکنا بھول گیا۔۔۔

زراب اس کی خاموشی کو کچھ دیر دیکھتا رہا۔۔۔
کچھ بولو گے آبان؟؟؟

میں تمہارے جواب کا منتظر ہوں۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔

آبان نے زراب کی بات سنی تو چونکتے ہوئے اس کی جانب دیکھتے ہوئے ہڑبڑا کر بولا۔۔۔۔

کل میرا اور سمر کا نکاح ہے۔۔۔

اگر تمہیں اپنی محبت پر یقین ہو تو کل ضرور ہمارے نکاح میں شریک ہونا۔۔۔

سمر بھائی کہتی ہے تمہیں اور مجھے امید ہے بھائی کے فرائض نبھانے کو تم ضرور آؤ گے۔۔۔

زراب آبان کے کندھے پر ہاتھ جھاتے ہوئے بولا۔۔۔

آبان خالی ہاتھ وہی کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔۔

روکو زراب۔۔۔۔

آبان نے اسے پیچھے سے پکارا۔۔۔

تو وہ سب کیا تھا؟؟؟

وہ تمہارے ساتھ کیا کر رہی تھی اس رات؟؟؟

آبان اپنے دل کے اندر چھپے ڈر کو زبان پر لاتے ہوئے بولا۔۔۔

اپنے دل سے پوچھوں؟؟؟

اگر جواب اپنی محبت کے حق میں آیا تو سمجھ جانا تمہاری انا تمہاری ہی ہے۔۔۔ زراب نے پلٹ کر سنجیدگی سے کہا۔۔

لیکن اگر حق میں نہ آیا تو؟؟؟؟ آبان اضطرابی کیفیت طاری کرتے بولا۔۔۔

تو سمجھ جانا تمہاری محبت میں کھوٹ ہے اس کے کردار میں نہیں۔۔۔

زارب کہتے ساتھ وہاں سے نکل گیا۔۔۔

جبکہ آبان وہیں کھڑا اپنی محبت کے قلعے کو واپس ہچکولوں سے گرتے ہوئے محسوس کر رہا تھا۔۔۔

سر تھا مے وہ اضطرابی کیفیت سے دوچار اپنی محبت کو اعتبار کے پیمانے میں تول رہا تھا۔۔۔

جہاں ہر بار اسے اپنی محبت میں ہی کھوٹ نمایاں نظر آرہی تھی جبکہ انا کی محبت سمیت اس کا
کردار بلند و بالا مقام پر نظر آرہا تھا۔۔



شام کی چادر ڈھل چکی تھی۔۔
خنکی اب اپنی جوبن پر ناچ رہی تھی۔۔۔

انا اور سمر کو باتیں کرتے معلوم بھی نہ ہوا کہ وقت کس قدر بیت گیا۔۔۔

زراب جو گیراج سے گزرتا ہوا اندر کی جناب بڑھ رہا تھا۔۔۔

دونوں کو وہی بیٹھا دیکھا تو ان کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

انا یہ دیکھو یہ ڈریس۔۔۔

میں سوچ رہی ہوں کہ ایسا ڈریس سلواؤں۔۔

کیسا رہے گانکاح پر ایسا رنگ اور ایسا ڈریس؟؟؟

سمر کئی سٹائز کو دیکھ کر الجھن کا شکار بنی میگزین کے اوراق کو بدل بدل بول رہی تھی۔۔۔

ارے سمر دکھاؤ ادھر میں کرتی ہوں کچھ مدد۔۔۔

دکھاؤ میگزین مجھے۔۔۔

انا نے ہاتھ بڑھا کر سمر سے میگزین پکڑ لیا۔۔۔

اور پھر خود بھی میگزین کے اوراق کو الٹ پلٹ کر کے سمر کی الجھن کو ختم کرنے کی کوشش کرنے لگ گئی۔۔۔

دونوں ہی اپنے آپ میں لگن اس قدر میگزین میں مشغول تھیں کہ انہیں زراب کے آنے کی خبر تک نہ ہوئی کہ کب وہ آیا اور ان کے پیچھے کھڑا انہیں حیرانگی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

آپ لوگ ابھی تک یہیں بیٹھے ہیں؟؟؟

میں جا کر واپس بھی آگیا اور آپ؟؟؟

زراب دونوں کی جانب اپنی آنکھوں کو گول مول کرتے ہوئے دگمگا کر بولا۔۔۔

سمر اور انا دونوں ہی زراب کی یوں یکدم آمد پر چونک سی گئی۔۔۔

سمر تو عنقریب ڈر ہی گئی تھی کہ نہ جانے کون سی بلا ان کے سر پر مسلط بول اٹھی ہو۔۔۔

خدا کی پناہ زراب؟؟

میری جان نکل جاتی تو؟؟؟

اس طرح کوئی اچانک آتا ہے بھلا؟؟؟

سمر زراب کی جانب چونکتا انداز اپناتے دل پر ہاتھ رکھتے بولی جیسے اپنی سانس کو واپس بحالی کی

جانب لارہی ہو۔۔۔

بابا بابا بابا بابا

مطلب یہ کہ تم دونوں ڈر گئی وہ بھی مجھ سے۔۔۔

زراب قہقہہ مارتے ہوئے ان کے پاس موجود کرسی پر براجمان ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

دیکھا انا دیکھا۔۔۔

ابھی سے ہی تنگ کرنے لگ گئے یہ مجھے۔۔۔

سمر ناک پر غصہ جمائے منہ پھولائے انا کو شکایت بھرے انداز سے بولی۔۔۔

بہت بری بات ہے زراب۔۔۔

بہت بری بات۔۔۔

مت تنگ کرو اسے۔۔۔

اور صحیح ہی تو کہہ رہی وہ۔۔۔۔

پتہ نہ میں کس حالت میں ہوں میرا بھی دم نکل جاتا تو۔۔

انا اس کو بھنویں جھکائے ہاتھ باندھے دیکھتے بولی۔۔۔

ارے ارے دونوں مجھے کیوں بول رہی ہو؟؟؟

تم دونوں ہی میگزین میں مشغول اور ڈوبی ہوئی تھیں بھلا میرا کیا قصور کہ اس قدر سہم گئی

دونوں میرے وجود کی نموداری پر؟؟؟

زراب سنگینی انداز سے ان دونوں کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔

لیکن دونوں تب بھی اسے گھورے جارہی تھیں۔۔۔

جن کی نظر سے تنگ آکر زراب ہنس پڑا۔۔۔

اچھا نہ بابا۔۔۔

ایم سوری۔۔۔

میری غلطی سب۔۔۔

آپ دونوں خواتین صحیح ہیں اپنی جگہ۔۔۔

یہ ہوئی نہ بات ---

مان گئے نہ غلطی اپنی اور اب شادی کے بعد بھی ایسے ہی ماننا ہمیشہ ---

آئی سمجھ !!!

سمر فاتحانہ انداز سے آنکھوں میں چمک لیے زراب کو مستقبل کی منظر کشی ظاہر کرتے
بولی ---

اچھا چلوں دونوں اب اندر ---

تائی ماں نے کھانا تیار کروا دیا ہونا اب تک تو ---

اور مجھے بہت بھوک بھی لگی ہے ---

انا نارمل انداز سے بوٹے کھڑی ہوئی ---

ہاں ہاں چلو مجھے بھی بہت بھوک لگی ہے انا ---

سمر نے جب کہا اور اٹھنے لگی تو زراب نے اسے رکے کا اشارہ دیا ---

جس پر سمر واپس اٹھتے اٹھتے بیٹھ گئی۔۔۔

ارے بیٹھ کیوں رہی ہو واپس؟؟؟

جانا نہیں اندر کیا؟؟؟

انا نے اس کو بیٹھتے دیکھا تو بولی۔۔۔

تم چلوں انا میں بس آتی ہوں۔۔۔

سمر نے آنکھ کا اشارہ اسے زراب کی جانب کرتے کہا جیسے بتلانا چاہ رہی ہو۔ کہ وہ زراب کے پاس رکنا چاہتی ہے۔۔۔

انا اس کی بات کو سمجھ گئی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے جلدی آنا کھانے پر انتظار کر رہی ہوں تمہارا۔۔۔

انا کہتے ساتھ ہی مسکرا کر اندر چلی گئی جبکہ اب زراب اور سمر آمنے سامنے بیٹھے ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے تھے۔۔۔

کچھ دیر یونہی خاموشی کی چادر خود پر اوڑھنے کے بعد بالآخر زراب نے بول کر چپ کی چادر چاک کی۔۔۔

سمر۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ سمر اپنا نام زراب کے لبوں سے سن کر سر اٹھائے اس کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔

میں آج آبان سے مل کر آیا ہوں۔۔۔

زراب لفظوں کو جوڑ جوڑ بات مکمل کرنے کی کوشش میں تھا۔۔۔

کیا؟؟؟؟

آپ آبان بھائی سے؟؟

کب کیسے کہاں؟؟؟

کیا وہ مان گئے؟؟؟

سمر نے اتنی سی بات سن کر ہی کئی باتیں گھڑ دی۔۔۔

سمر حوصلہ بتا رہا ہوں۔۔۔۔

اتنے سوال ایک ساتھ؟؟؟

زراب سمر کی بے چینی کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اوہ سوری سوری۔۔۔

وہ بس میں چاہتی ہوں کہ سب ٹھیک ہو جائے وہ بھی بہت جلد۔۔۔۔۔

سمر بہتری کی خواہش آنکھوں میں سمیٹے زراب کو دیکھتے بولی۔۔۔

بہممم جانتا ہوں۔۔

اور میں بھی یہی چاہتا ہوں۔۔۔
تبھی گیا تھا آج اس کے پاس۔۔۔
بلکہ اس سے مل کر ہی آ رہا ہوں۔۔۔
زراب مزید تفصیل بیان کرتے بولا۔۔۔

سمراب کی بارچپ زراب کی بات توجہ سے سن رہی تھی۔۔۔

میں نے اسے بتا دیا کہ ہمارا نکاح جلد ہونے والا ہے۔۔۔

ہاں پھر کیا کہا بھائی نے کیا وہ آرہے ہیں واپس؟؟

سمر خود کو روک نہ سکی اور بول اٹھی۔۔۔

زراب نے سمر کی بات سنی تو ایک سرد بھری ٹھنڈی آہ بھری۔۔۔

وہ بضد ہے طلاق پر۔۔۔

کہتا ہے کہ انا سے اپنا بچہ لے کر اسے طلاق کا قیمتی تحفہ دے گا۔۔۔

بچے کی پیدائش پر۔۔۔

زراب کے لہجے میں نمی چاہ گئی۔۔۔

سمر کے چہرے پر امید کا بادل اچانک مایوسی کے نظر ہو گیا۔۔۔

اور پھر وہ بناء کوئی سوال کیے خاموشی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

اور اندر کی جانب چلی گئی۔۔۔

جبکہ زراب اس کو یوں جاتا دیکھ کر سر گرائے بیٹھ گیا۔۔۔

یہ رشتہ جس قدر مضبوط دھاگے کے مانند سمجھا جاتا ہے اتنا ہی کچے پن کا شکار بھی معلوم ہوتا

ہے۔۔۔

امید ہے کہ میں سمر کو ہمیشہ خوش رکھو گا۔۔۔

اس پر ہمیشہ بھروسہ کروں گا یقین رکھو گا۔۔۔

زراب خود سے عہد کرتے ہوئے بولا۔۔۔

اور پھر وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا اور اندر کی جانب بڑھ پڑا۔۔۔



کھانے کی میز پر بیٹھے سب خاموشی سے کھانا نوش کر رہے تھے۔۔۔

سب اپنی اپنی پلیٹ پر متوجہ نوالہ بن نوالہ کھا رہے تھے۔۔۔

جب زراب نے سب کے چہروں کی جانب دیکھا اور پھر سب کو اپنی جانب متوجہ کرنے کیلئے

خاص انداز سے۔۔۔۔

کھانسی کی۔۔۔۔

پانی دو اسے سمر ----

لگتا ہے کھانا اٹک گیا اس کے حلق میں --- شیریں بی بی جو دور بیٹھی تھی زراب سے بناء
دیکھے بولی ---

سمر نے سنا تو فوراً پانی گلاس میں انڈیلے ہوئے زراب کی جانب بڑھایا ----

زارب نے ہلکی سی مدہم مسکراہٹ دیتے گلاس تمھارا اور ایک چھوٹا گھونٹ بھرا ---
شکریہ ----

زارب نے کہتے ساتھ انا کی جانب اشارہ کیا ----

انا جو کھانے میں مشغول تھی زراب کے بے جا اشاروں کو دیکھ کر اس کی جانب دیکھنے لگی ---

زراب نے جب اس کی نظر کو پکڑ لیا تو فوراً موبائل کی جانب دیکھنے کو کہا اور خود بھی موبائل میں کچھ لکھ کر انا کو میسج کر دیا۔۔۔

انا زراب کی اس حرکت پر حیرت زدہ ہوئی اور پھر اس کے اسرار پر موبائل کی جانب دیکھنے لگ گئی۔۔

زراب کا میسج سکرین پر چمک رہا تھا۔۔۔
کھولا اور پڑھنے لگی۔۔۔

انا پلیز۔۔۔

اماں سے میرے اور سمر کی نکاح کی بات کرو نا۔۔۔۔۔
پلیز پلیز۔۔۔ زراب نے میسج کے ساتھ معصومیت والے ایوجی بھیجے تھے جسے دیکھ کر انا کی ہنسی نکل آئی۔۔۔

شیریں بی بی جو انا کے ساتھ براجمان تھی اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

کیا ہوا تم کو بھی کھانسی لگ گیا ہے کیا انا؟؟؟

اگر ایسا ہے کچھ تو ہم کو بتاؤ۔۔۔

ایسی حالت میں یہ سب ہونا اچھی بات نہیں۔۔۔

شیریں بی بی بوٹے بوٹے اسے پانی پکڑانے لگی۔۔۔

جبکہ زراب بھی اب سیدھے ہو کر بیٹھ گیا اور سمر تو ان دونوں کے رویوں کو دیکھ کر کچھ سمجھ نہ پا رہی تھی۔۔۔

نہیں نہیں تائی امی۔۔۔۔

وہ مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی۔۔۔

انا کے بوٹے پر سب ہی اس کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔۔

وہ میں کہہ رہی تھی کہ کیوں نہ ہم کل زراب اور سمر کے نکاح کی تقریب رکھ لیں۔۔۔۔

انا کے کہنے کی دیر تھی سمر تو شرما کر لال پہلی ہو گئی۔۔۔

لیکن زراب انا کی ہاں میں ہاں ملانے کیلئے پرہوش انداز میں بولنا شروع ہو گیا۔۔۔

یہ تو بہت اچھا سوچا تم نے انا۔۔۔۔

لیکن اتنا جلدی یہ سب کیسے ہو گا؟؟؟

شیریں بی بی ان کی جانب دیکھتے بولی۔۔۔۔

تائی ماں اس کی فکر نہ کریں آپ ہم ہیں ناں سب ہو جائے گا۔۔۔۔

انا نے شیریں بی بی کو پر اعتماد انداز سے کہا تو وہ بھی مان گئی۔۔۔

زارب اور سمر جو کہ آس پاس بیٹھے تھے ڈنر کے دوران ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراتے

رہے۔۔۔

جبکہ ایک آدھ بار زراب نے ہمت کر کے سمر کا ہاتھ بھی پکڑ لیا لیکن پکڑے جانے کے خوف

اور ہچکچاہٹ سے سمر اپنا ہاتھ فوراً چھڑوا لیتی۔۔۔۔



صبح سے تیاریاں عروج پر تھی۔۔۔

زراب باہر لاؤنچ میں موجود سارے انتظامات کو سنبھال رہا تھا۔۔۔

جبکہ انا اور شیریں بی بی اندر کے انتظامات کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ دیکھو سمر تمہارے نکاح کا جوڑا اور جیولری آگئی ہے۔۔۔

وہی سب چیزیں ہیں جس کے بارے میں تم سوچ رہی تھی اور چاہ رہی تھی۔۔۔

انا سمر کے کمرے میں داخل ہوتے اسے سامان دیکھاتے بولی۔۔۔

سمر ہاتھوں میں مہندی سجائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

سامان دیکھ کر بس مسکرا سی گئی۔۔۔

سمر کا چہرہ آج خوشی سے چمک دمک رہا تھا۔۔۔

انا نے ملازمہ کو سامان رکھنے کا کہا اور خود سمر کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو ابھی سے ہی۔۔۔

ماشاء اللہ بہت روپ آرہا ہے بناء دلہن بنے ہی تو ناجانے کیا قیامت گراؤ گی تم زراب پر دلہن بن کر۔۔۔

انا نے سمر کے چہرے کو چھوتے ہوئے کہا اور بالائی لیتے بولی۔۔۔

محبت کا شاید یہی روپ ہے جو انسان کو مزید خوبصورت بنا دیتا ہے۔۔۔

انا اس کو کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

انا خوش رہا کرو اچھا۔۔۔

سمر جاتی انا کو دیکھ کر بولی۔۔۔

اور مہندی بھی لگواؤ آئی سمجھ۔۔۔۔

سمرانا کی جانب دیکھتے بولی جس پر وہ حامی میں سر ہلا کر باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔



تیا ریاں مکمل۔ ہو چکی تھی۔۔۔

زرا ب اپنے روائتی لباس میں ملبوس کسی شہزادے سے کم نہ لگ رہا تھا۔۔۔

شیریں بی بی تو اس کی بالائی لیتی نہ تھک رہی تھی اور پھر اس کے نام کے بکرے صدقے

میں دیے۔۔۔۔

انا ہاتھوں میں مہندی سجائے کانوں میں سرخ رنگ کے بوندیں پہنے۔۔۔

سفید اور سرخ رنگ جیسا وہی جوڑا زیب تن کیے تیار تھی جو اس نے اپنے نکاح میں پہنا تھا۔۔۔

تیار ہوتے مسلسل وہ صرف آبان کو سوچ رہی تھی جس نے نکاح کے وقت اسکے ساتھ رہنے اور ہمیشہ محبت کرنے کا وعدہ کیا تھا۔۔۔

انا کی آنکھ نم ہو گئی تھی لیکن پھر خود کو سنبھالے اور خوشی بھرے ماحول کو مد نظر رکھتے ہوئے شیشے میں خود کو دیکھ کر ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے بناوٹی مسکراہٹ سجانے لگی۔۔۔

اور پھر سیدھا سمر کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

جہاں سمر بالکل ایک نو نوبلی دلہن کی مانند سچی سنوری بیٹھی خود کے آنے والے خوبصورت مستقبل کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

سمر کو دیکھ کر انا اس کی جانب بڑھی۔۔۔۔

ماشاء اللہ۔۔۔۔

ماشاء اللہ۔۔۔۔

بہت ہی خوبصورت سمر -----

انا نے سمر کو خود سے لگایا اور پھر اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھ دیے ---

اسلا پاک تمہیں ہمیشہ خوش رکھے بہت ہی پیاری لگ رہی ہو جیسے پیاری لگ رہی ویسی ہی زندگی
نصیب کرے ---

انا دعائیں بالائی بھرتی بولی ---

کہ تبھی ایک ملازمہ اندر کی جانب بڑھی ---

انا بی بی مائی بلا رہا ہے تم کو اور دلہن کو نکاح کا وقت آگیا ہے آجاؤ ---

تم جاؤ ہم آرہی ہیں ---

انا نے سنا تو اس کو جواباً کہا ---

انا بھائی نہیں آئے کیا؟؟؟؟

سمر افسردگی سے اس کی جانب دیکھتے بولی ---

انا کے پاس اس کے سوال کا کوئی جواب نہ تھا۔۔

لہذا خاموشی سے اس کی جانب بڑھی اور سمر کو لے کر باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

زراب اور شیریں بی بی جو کہ دونوں کا ہی انتظار کر رہے تھے باہر آتا دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔

زراب نے سمر کو تیار دیکھا تو ٹھٹک سا گیا۔۔۔۔

پہلی بار سمر کو اتنا سجا وہ بھی خود کیلئے دیکھ کر وہ ہوا میں اڑ رہا تھا۔۔۔۔

نظروں کو تو جیسے سمر کے چہرے کے علاؤہ اور کچھ دکھائی نہ دے رہا تھا۔۔۔۔

انا جو سمر کو ساتھ لے کر زراب کے سامنے کھڑی تھی زراب کو ہوش میں لانے کو بولی۔۔۔

زراب ہوش میں آؤ لڑکے۔۔۔۔

انا سمر کو تنگ کرتے بولی۔۔۔۔

زراب نے ہڑبڑا کر سب کی جانب دیکھا اور پھر اپنا ہاتھ سمر کے زمانے بڑھا دیا۔۔۔۔

سمر بناء کچھ کہے اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیکھ کر اس کے ساتھ چل پڑی۔۔۔۔

جبکہ انا شیریں بی بی کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

نکاح کا آغاز ہوا۔۔۔۔

لڑکی کی جانب سے گواہان کا پوچھا گیا تو تبھی کسی جانی پہچانی آواز انا کی سماعت سے
ٹکرائی۔۔۔۔

میں بنوں گا گواہ۔۔۔۔

اپنی بہن کی جانب سے۔۔۔۔

انا نے مڑ کر دیکھا تو آبان کو کھڑا پایا جو گود میں عائر کو تمھامے سامنے کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

انا کے دل میں آبان کو دیکھ کر ایک خوف نے جنم لے لیا۔۔۔۔

کہیں یہ مجھے طلاق دینے کو یہاں تو نہیں؟؟؟؟

نہیں نہیں----

ایسا نہیں ہو سکتا-----

انا پیچھے قدم بڑھاتی وہاں سے نکل گئی----

آبان نے انا کو جاتا دیکھ لیا تھا----

لیکن کچھ نہ کہہ سکا اور سامنے سٹیج پر بیٹھے زراب اور سمر کی جانب بڑھ گیا----

جو خوشی اور حیرت کے لئے جلتے تاثرات لیے اسے دیکھ رہے تھے----

آبان زراب کے گلے لگ گیا اور اسے مبارکباد دی اور پھر سمر کے سر پر محبت بھرا ہاتھ رکھا اور

یوں نکاح کا آغاز ہوا----



انا کمرے میں خود کو بند کیے اندر ہی اندر گھٹ رہی تھی----

اسی سوچ کی کشمکش میں شکار کہ وہ اسے یہاں طلاق دینے کو آیا ہے----

نہیں نہیں۔۔۔۔

وہ مجھے نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔

مجھے نہیں ہونا آبان سے دور۔۔۔۔

مجھے نہیں ہونا عائر سے دور۔۔۔۔

وہ ابھی خود سے ہی بات کرتے کوفت کا شکار تھی کہ دروازے پر اسے دستک کی آواز آئی۔۔۔۔

آواز سننے ساتھ ہی انا مزید پریشان ہو گئی۔۔

انا کے حواس اڑنے لگے اور رنگ بھی سفید پڑنے لگا۔۔۔۔

ہاتھ پاؤں خوف اور ڈر سے تیخ ٹھنڈے پڑ گئے۔۔۔۔

ایک بار پھر دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔

انا اب کی بار صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور دگمگاتے قدموں سے دروازے سے سہارا لیے کھڑی

ہوئی۔۔۔۔

ک۔۔۔۔ک۔کون؟؟؟؟

انا بمشکل اکھڑتی سانسوں کو تمھارے بولی۔۔۔۔

آبان۔۔۔۔

باہر سے لیے گئے نام نے اسے جھنجھوڑ سا دیا اور اب وہ دروازے کے ساتھ گے بیٹھ گئی۔۔۔۔

نہیں آبان۔۔۔۔

پلیز مجھے چھوڑنا نہیں۔۔۔۔

مجھے چھوڑ نہیں دینا۔۔۔۔

میں مر جاؤں گی میں نہیں رہ سکتی آپ کے بناء۔۔۔۔

انا اپنے اندر کے خوف اور ڈر کو لفظوں سے بیان کرتے بولی۔۔۔۔

آبان جو باہر کھڑا خود ایک اضطرابی کیفیت سے دوچار تھا انا کی بے بسی سن کر رو پڑا۔۔۔۔

نہیں میری جان ----

بلکل نہیں ---

انا آبان اور اور آبان انا سے کیسے دور ہو سکتے ہیں ----

انا نے آبان کا نرم لہجہ سنا تو حیران ہو گئی ---

نہیں نہیں یہ سب آپ مجھے بھکاوا دے رہے ہیں ----

کیوں کر رہے ہیں ایسا؟؟؟

کیوں تکلیف دے رہے مجھے آبان ----

انا بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا بولتی جا رہی تھی ----

آئی لو یو ----

آئی لوو یو انا ----

آبان انا کی روداد سن کر اور اس کی بے یقینی کی کیفیت کو ختم کرنے کیلئے بولا ----

انا نے سنا تو دروازہ کھولے اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

نکاح جیسے لباس میں انا کو ملبوس دیکھ کر آبان خود پر قابو نہ رکھ پایا۔۔۔۔

اور آگے بڑھ کر انا کو خود سے لگایا لیا۔۔۔۔

خود کو آبان کی مضبوط بانہوں کی گرفت میں پا کر انا کے دل کے تمام خدشات دھیرے
دھیرے ٹٹنے لگے۔۔۔۔

مجھے معاف کر دو انا۔۔۔۔

میں سب کچھ غلط کر دیا۔۔۔۔

مجھے اپنی محبت پر اعتبار کرنا چاہیے تھا لیکن جیسی کی آگ میں خود ہی جھلس گیا اور اپنے رشتے
کو بھی جلانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

جس وقت میں مجھے تمہارے ساتھ ہونا چاہیے تھا اسی وقت میں تمہیں تنہا چھوڑ دیا

آبان بول رہا تھا اپنی غلطی کا اعتراف پر پشیمان تھا۔۔۔۔

لیکن انا تو بس اس کی بانہوں میں ملنے والے سکون سے لطف اٹھا رہی تھی اسے آج سب سے
بڑی خوشی مل رہی تھی۔۔۔۔

انا کچھ تو بولو۔۔۔۔

کچھ تو کہو۔۔۔۔

آبان انا کی چپ دیکھ کر آنکھیں موندے بولا۔۔۔۔

نہیں مجھے کچھ نہیں بولنا۔۔۔۔

بس یونہی آپ کے ساتھ رہنا آپکو سننا ہے۔۔۔۔

انا بولی تو آبان نے اسے اپنے سے الگ کیا۔۔۔۔

انا ٹکٹی باندھے اسے دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں چھلکتے محبت کے ابھرتے فواروں کا عکس
محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

آبان اس کے مزید قریب بڑھا اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔۔۔۔

اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھے۔۔۔۔

انا آبان کی قربت کو بہت اچھے سے محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

آبان مزید انا کے چہرے پر جھکا جبکہ انا آنکھیں موندے اس کے عصار میں گم ہو گئی۔۔۔۔



کچھ ماہ بعد۔۔۔۔

سمر اور زراب کی رخصتی ہو گئی تھی جبکہ اس کے خیر سے وہ بھی اب خوشخبری سنانے والی

تھی۔۔۔۔

آبان ہسپتال میں موجود پریشانی سے ٹھل رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ عائز شیریں بی بی کی گود میں اٹکیاں کر رہا تھا۔۔۔۔

زراب نے آبان کو پریشان دیکھا تو اس کی جانب بڑھتا کہ اسے حوصلہ دے سکے۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوگا آبان پریشان نہ ہو۔۔۔۔

ہاں جانتا ہوں۔۔۔۔

بس یونہی۔۔۔۔ آبان خود کی پریشانی کو چھپاتے ہوئے بناوٹی چہرہ بناتے کہا۔۔۔۔

وہ سمر کہاں ہے؟؟؟

آبان نے زراب کی جانب فکر کا اظہار کرتے پوچھا۔۔۔۔

اس کی طبیعت خراب تھی تو میں اسے چھوڑ آیا ہوں کچھ دیر میں واپس لے آؤں گا۔۔۔۔

زراب نے جواب دیا۔۔۔۔

صحیح کیا ----

آبان نے جواب دیا ----

آبان ڈاکٹر ----

زراب نے ڈاکٹر کی جانب دیکھا تو آبان کو متوجہ کیا جس پر وہ فوراً ڈاکٹر کی جانب لپکا ----

ڈاکٹر کیسی ہے میری انا؟؟؟ - اور میرا بچہ؟؟؟

سب ٹھیک ہے نا؟؟؟

آبان بے حد پریشانی ظاہر کرتے بولا ----

جی جی سب ٹھیک ہے پریشانی کی کوئی بات نہیں ----

بلکہ مبارک ہو آپ کی بیٹی ہوئی ---

زچہ و بچہ دونوں صحت مند ہے کچھ دیر میں دونوں کو دوسرے وارڈ میں شفٹ کر دیا جائے گا۔۔۔۔

ڈاکٹر کہتے ساتھ ہی آگے کو بڑھ گئی۔۔۔۔

جبکہ زراب آبان کو مبارکباد دینے کی غرض سے اس کی جانب بڑھا اور اس کو گلے لگا لیا۔۔۔۔

بہت مبارک ہو تمہیں۔۔۔۔

شیریں بی بی بھی آگے کو بڑھی اور آبان کو کندھے پر تھپکی دیتے مبارکباد دی۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں آبان انا کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

جہاں انا بیڈ پر لیٹی اونگھ رہی تھی جبکہ ننھی پری اپنے جھولے میں موجود ان کی زندگی میں کئی خوشیوں کی نوید لے کر آئی تھی۔۔۔۔

آبان آہستگی سے ننھی پری کی جانب بڑھا اور اس کو دیکھتے ہوئے آبدیدہ ہو گیا۔۔۔۔

انا نے کسی آہٹ کی آواز سنی۔۔۔

تو آنکھیں کھولے اس کو دیکھنے لگ گئی جو اب خوبصورت سی مسکراہٹ سجائے اس کی جانب

بڑھ رہا تھا اور اب اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔۔

اور انا کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔۔۔۔

انا بھی اس کو مسکرائے دیکھ رہی تھی۔۔۔

بہت شکریہ انا بہت شکریہ۔۔۔۔

بہت بڑی خوشی دی آج تم نے مجھے۔۔۔

سوچتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ میں نے کچھ نہیں دیا آج تک تمہیں۔۔۔۔ آبان پشیمانی سے سر

جھکائے بول رہا تھا۔۔۔۔

انا نے اسے یوں اداس دیکھا تو اس کے چہرے کو تھامتے بولی۔۔۔

بس بھی ناں آج تو بہت خوشی کا دن ہے کیوں اداس ہو رہے ہیں آپ۔۔۔۔

مجھے آپ سے محبت تھی ہے اور رہے گی۔۔۔

انا آبان کی ناک کو اپنی ناک سے چھوتے بولی۔۔۔۔

آبان مسکرا کر اٹھ کھڑا ہوا اور جھولے میں موجود ننھی پری کو تھامے انا کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

زراب اور شیریں بی بی بھی عائز اور سمر کے ساتھ کمرے میں داخل ہو گئے۔۔۔۔

انا نے گود میں ننھی پری کو تھاما جبکہ عائز کو آبان نے اپنی گود میں بٹھا لیا۔۔۔۔

اور یوں ایک نئے سفر کا آغاز ہوا۔۔۔۔۔

ختم شد